سکتر صاحب ممدوح و جناب کرنیل اسٹیو دیوس ریلی صاحب موصوف بیکے بتہر کے چھاپے خانے مین طبع کیا تہا مگر اکثر صاحبان دوراندیش اسکو پسند نہین کرتے اسی باعث جو احقر بندگان درگاہ اله فیض گیر دستگاہ سخنوران آگاہ محمد فیض الله نے دیکھا کہ یہہ کتاب کم یاب ہو گئی ہی لہذا واسطے صاحبان پروفا اور اخوان باصفا کے اپنے مطبع محمدی مین

کہ واقع مچھوا بازار ہی مولوی اکرام احمد

صاحب کی تصحیح سے چھاپا

سنہ ۱۸۵۲ عیسوی مطابق

سنہ ۱۲۶۸ ہجری *

* شہر کلکتہ *

** ** ** ** **

۳۰۹

فہرست اخوان الصفا

** ** ** ** ** ** ** ** ** **

* نسخہ اخوان الصفا *

سپاس بے قیاس اُس واجب الوجود کو لائق ہی جسنے اجسام ممکنات مین باوجود وحدت ہیولا کے مختلف صورتین بخشین * اور ماہیت انسانی کو جنس و فصل سے ترکیب دیکر ہر ایک فرد کو علیحدہ علیحدہ قوتین عطا کین * حمد بیحد واسطے اُس خالق کے سزاوار ہی جسنے نوع انسان کو نہانخانۂ عدم سے عرصہ گاہ وجود مین لاکر تمام مخلوقات پر مرتبہ فضیلت کا بخشا * اور وجود بشر کو زیور نطق سے آراستہ کر کے خلعت علم کا پہنایا * انسان ضعیف البنیان کی کیا طاقت کہ اُسکی نعمتونکا شکر بجا لاوے * اور قلم شکستہ رقم مین کتنی قدرت کہ اس عہدے سے برآوے * ابیات *

بھلا حمد اُسکی ہم سے کب ادا ہو * جہان قاصر زبانِ انبیا ہو * یہان سب عارفانِ بزم ادراک * نہین کہتے ہین بغیر از ماعرفناک * پھر اس

ممکن نے کب یہہ عقل پائی * کہ واجب تک کرے اپنی رسائی *
بھلا انسان مین کیا تاہی مقدور * کہ ہووے حمد اسکی اسسے محصور *
درود نامحدود واسطے سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفی عم کے
لائق ہی جسنے گمراہونکو وادی ضلالت سے نکالکر منزل ہدایت
پر پہنچایا اسیکے سبب ہمنے ہر ایک امت پر بموجب آیہ کریمہ *
کنتم خیر امة کے مرتبہ فضیلت کا پایا * ابیات * محمد مرد کون
و مکان ہی * محمد پیشوائے انس و جان ہی * اسی سے عاصیون کی
ہی شفاعت * وہی ہی حامی روز قیامت * صلواة وسلام
اسکی آل و اصحاب پر جنکے سبب دین و اسلام نے قوت پائی اور
انھون نے ہمکو راہ ہدایت کی دکھائی * بعد اسکے عاصی سراپا معاصی
[illegible] م علی یہہ کہتا ہی کہ جب مین بموجب حسن ایماء جناب صاحب
[illegible] * عالی منزلت والا اقتدار * حکمت مین تمام حکماء زمانسے برتر
[illegible] ئی مین عقلا حاوی عمر خداوند نعمت مستر ابراہم لاکٹ صاحب
[illegible] ر دام اقبالہ کے اور موافق طلب اخی و استاذی جناب بھائی
صاحب قبلہ مولوی تراب علی صاحب دام ظلہم کے شہر کلکتے مین
آیا اور رہنمونی طالع سے بعد حصول شرف ملازمت کے مورد
عنایت و مرحمت کا ہوا ازبسکہ صاحب موصوف کو کمال پرورش

عجب بہار ہی کہ رنگ برنگ کے پھول اور پھل بھرا ایک درخت ہین لگے نہرین ہر طرف جاری جیوانات ہرا ہرا سبزہ چر چگ کر بہت موٹے تازے آپس مین کاولین کر رہے ہین از بسکہ آب وہوا وہان کی نہت خوب اور زمین نہایت شاداب تھی کسی کا دل نہ چاہا کہ اب یہان سے پھر جاے آخر مکانات طرح طرح کے بنا بنا اس جزیرے مین رہنے لگے اور جیوانات کو دام مین گرفتار کر کے بدستور اپنے کاروبار مین مشغول ہوئے وحشیون نے جب یہان بھی مصیبت کا دیکھا راہ صحرا کی لی آدمیون کو تو یہی گمان تھا کہ یہ سب ہمارے غلام ہین اس لئیے انواع واقسام کے پھندے بنا کر بطور سابق قید کرنے کی فکر مین ہوئے جب حیوانون کو یہ زعم فاسد انکا معلوم ہوا اپنے رئیسونکو جمع کر کے دارالعدالت مین حاضر ہوئے اور بیوراسب حکیم کے سامھنے سارا ماجرا ظلم کا کہ انکے ہاتھون سے اٹھایا تھا مفصل بیان کیا جس وقت بادشاہ نے تمام احوال حیوانو نکا سنا وہین فرمایا کہ ہان جلد قاصد ونکو بھیجین آدمیون کو حضور مین حاضر کرین چنانچہ ان مین سے ستر آدمی جدے جدے شہرون کے رہنے والے کہ نہایت فصیح وبلیغ تھے بمجرد طلب بادشاہ کے حاضر ہوئے ایک مکان اچھا سا انکے رہنے کے لئیے تجویز ہوا

بعد دو تین دن کے جب ماندگی سفر کی رفع ہوئی اپنے عاملہنے
بلوایا جب اُنھون نے بادشاہ کو تخت پر دیکھا دعائین دے
اداب و کورنش بجالا اپنے اپنے قرینے سے کھڑے ہوئے یہہ
بادشاہ تو نہایت عادل و منصف جوان مردی اور سخاوت مین
اقران و امثال سے سبقت لے گیا تھا زمانے کے غریب و غربا یہان
آن کر پرورش پاتے تھے تمام قلمرو مین کسی زبردست عاجز پر
کوئی زبردست ظالم ظلم نکر سکتا جو چیزین کہ شرع مین حرام ہین
اُسکے عہد مین بالکل اُٹھہ گئی تھین ہمیشہ سواے رضامندی اور
خوشنودی خدا کے کوئی امر ملحوظ خاطر نہ تھا اسنے نہایت اخلاق سے
انسے پوچھا کہ تم ہمارے ملک مین کیون آئے ہمارے تمھارے
تو کبھی خط و کتابت بھی نہ تھی کیا ایسا سبب ہوا کہ تم یہانتک
پہنچے ایک شخص اُن مین سے کہ جہاندیدہ اور فصیح تھا تسلیمات
بجالا کر کہنے لگا کہ ہم عدل و انصاف بادشاہ کا سنکر حضور مین حاضر
ہوئے ہین اور آج تک اس آستانۂ دولت سے کوئی دادخواہ
محروم نہین پھرا ہی امید یہہ ہی کہ بادشاہ ہماری داد کو پہنچے
فرمایا کہ غرض تمھاری کیا ہی عرض کیا کہ اے بادشاہ عادل بے حیوانات
ہمارے غلام ہین ان مین سے بعضے متنفر اور بعضے اگرچہ جبراً

تابع ہین لیکن ہماری ملکیت کے منکر بادشاہ نے پوچھا کہ اس دعوے پر کوئی دلیل بھی ہی کیونکہ دعوی بے دلیل دار العدالت مین سنا نہین جاتا اُسنے کہا ای بادشاہ اِس دعوے پر بہت سی دلایل عقلی و نقلی ہین فرمایا بیان کر وُن مین سے ایک شخص کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اؤلاد مین تھا منبر پر چڑھکے اس خطبے کو فصاحت اؤر بلاغت سے پڑھنے لگا * حمد اُس معبود حقیقی کو لایق ہی جسنے پرورش عالم کے لئے عرصۂ زمین پر کیا کیا کچھ مہیا کیا اؤر کتنے اسباب بنائے اؤر انسان ضعیف البنیان کے واسطے کیسے کیسے حیوانات پیدا کئے خوشحال اُن کا جو اُسکی رضامندی مین راہ عاقبت کی سنوارتے ہین کیا کہئے اُن لوگون کو جو نافرمانی کرکے ناحق اتنے برگشتہ ہوتے ہین اؤر درود بیحد واسطے نبی برحق محمد مصطفیٰ عم کے سزاوار ہی جسکو اللہ تعالی نے پیچھے سب پیغمبرون کے خلق کی ہدایت کے لئے بھیجا اؤر سب کا اُسے سردار بنایا تمام جن و بشر کا وہی بادشاہ ہی اؤر روز آخرت مین سب کا پشت و پناہ صلواۃ و سلام اُسکی آل پاک پر جنکے سبب دین و دنیا کا انتظام ہوا اؤر اسلام نے رواج پایا غرض ہر آن مین شکر ہی اُس صانع بیچون کا جسنے ایک پانی کے قطرے سے آدم کو پیدا کیا اؤر اپنی

قدرت کاملہ سے اُسکو صاحب اؤلاد بنایا اؤر اُنسے جو اکو پیدا کر کے ہزارون انسان سے روے زمین کو آباد کیا اؤر ساری مخلوقات پر ان کو شرف بخشا تمام خشکی وتری مین مسلط کیا طرح طرح کا پاکیزہ کھانا کھلایا چنانچہ آپ ہی قرآن مین فرمایا ہی وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُونَ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ حاصل اس کا یہہ ہی کہ سب حیوانات تمھارے لئے مخلوق ہوئے ہین اُنسے فائدے اٹھاؤ اؤر کھاؤ اؤر اُنکی کھال اؤر بال سے پوشش گرم بناؤ صبح کے وقت چراگاہ مین بھجوانا اؤر شام کو پھر گھرون مین لے آنا تمھارے واسطے زیب و آرایش ہی اؤر ایک مقام پر یون فرمایا ہی وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ یعنی خشکی اؤر تری مین اُونٹون اؤر کشتیون پر سوار ہو اؤر ایک جا یون ارشاد کیا ہی وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا یعنی گھوڑے خچر گدھے اس واسطے پیدا ہوئے ہین کہ ان پر سواری کرو اؤر ایک موضع مین یون کہا ہی لِتَسْتَوُوا عَلَى ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ یعنی ان کے پیٹھو پر سوار ہوا اؤر اپنے خدا کی نعمتون کو یاد کرو اسکے سوا اؤر بھی بہت آیات قرآنی اس مقدمے مین نازل ہین اؤر توریت و انجیل سے بھی یہی

مفہوم ہوتا ہی کہ حیوانات ہمارے لئے پیدا ہوئے ہیں بہرصورت
ہم ان کے مالک ہے ہمارے مملوک ہیں تب بادشاہ نے حیوانون
کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اس آدمی نے آیات قرآنی اپنے
دعوے پر گذرانیں اب جو کچھ تمھارے خیال مین آوے اس کا
جواب دو یہہ سنکر شحرّ نے زبان حال سے یہہ خطبہ پڑھا * حمد ہی
اُس واحد پاک قدیم بے نیاز کی شان مین کہ موجود تھا قبل ایجاد
عالم کے نہ زمان مین نہ مکان مین ایک کن کے کہنے مین تمام کاینات کو
پردۂ غیب سے ظاہر کیا افلاک کو آب و آتش سے ترکیب دے
مرتبہ بلندی کا بخشا ایک پانی کے قطرے سے آدم کی نسل ظاہر
کرکے آگے پیچھے دنیا مین بھیجا کہ اسکی آبادی مین مشغول ہون
خراب نکرین اور محافظت حیوانات کی کماینبغی بجالاکر فائدہ اُٹھاوین
نہ یہہ کہ ان پر ظلم کرین اور ستاوین بعد اسکے یون کہنے لگا کہ اے
بادشاہ یے آیتین جو اس آدمی نے پڑھین ان سے یہہ نہین مفہوم
ہوتا ہی کہ ہم ان کے مملوک ہین اور یے ہمارے مالک کیونکہ ان
آیتون مین ذکر اُن نعمتون کا ہی کہ اللہ تعالی نے انکو بخشی ہین
چنانچہ یہہ آیت قرآنی اس پر دال ہی سَخَّرَهَا لَكُم كَمَا سَخَّرَ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ وَالرِّيَاحَ وَالسَّحَابَ یعنے اللہ تعالی نے حیوانات کو تمھارے

تابع کیاہی جیسا کہ تابع کیاہی آفتاب و ماہتاب اوٗر ہوا اوٗر ابر کو
اسّے یہہ نہین معلوم ہوتا ہی کہ یے ہمارے مالک اوٗر ہم ان
کے غلام ہین بلکہ اللہ تعالی نے تمام خلایق کو آسمان و زمین مین
پیدا کرکے ایک کو دوسرے کا تابع کیا اِس لیئے کہ اِس مین ایک
دوسرے سے منفعت اُٹھاوے اوٗر نقصان دفع کرے پس ہمکو جو
اللہ تعالی نے اُنکے تابع کیا ہی صرف اِسواسطے کہ فائدہ ان کو پہنچے
اوٗر نقصان ان سے دفع ہو نہ جیسا کہ اُنھون نے گمان کیاہی اوٗر
مکر و بہتان سے کہتے ہین کہ ہم مالک اوٗر یے غلام ہین قبل اسکے کہ یے
آدمی پیدا نہ ہوئے تھے ہم اوٗر ماباپ ہمارے بے مزاحمت رُوئے
زمین پر رہتے تھے ہر ایک طرف چرتے جہان جی چاہتا پھرتے اوٗر
ایک ایک اپنی معاش کی تلاش مین مشغول تھا غرض پہاڑ جنگل
بیابان مین آپس مین ملے جلے رہتے اوٗر اپنے بال بچون کو پرورش کرتے
جو کچھ خدا نے مقدر کیا تھا اس پر شاکر ہو رات دن اُسکی حمد مین
گذارتے اُسکے سوا کسی کو نجانتے تھے اپنے اپنے گھرون مین چین
سے رہتے کوئی پوچھنے والا نہ تھا جب اسپر ایک زمانہ
گذرا اللہ تعالی نے حضرت آدم کو مٹی سے بنایا اوٗر تمام رُوئے
زمین کا خلیفہ کیا جب کہ آدمی بہتایت سے ہوئے جنگل بیابان مین

پھرنے لگے پھر تو ہم غریبون پر دست ستم دراز کیا گھوڑے گدھے
بچھڑیاں اونٹ پکڑ کر خدمت لینے لگے اور وے مصیبتین کہ ہمارے
باپ دادے کے بھی دیکھنے مین نہ آئی تھین بزور تعدی وقوع مین
لائے کیا کرین ہم لاچار ہو کر جنگل و صحرا مین بھاگے پھر بھی ان
صاحبون نے کسی طرح پیچھا نہ چھوڑا کن کن حیلون سے پھندے اور
جال لیکر در پے ہوئے اگر دو چار تھکے ماندے کہین ہاتھ لگ گئے
انکا احوال نہ پوچھئے کہ باندھ چھاندھ کر لے آتے ہین اور کیا کیا دکھ
دیتے ہین علاوہ اسکے ذبح کرنا پوست کھینچنا ہڈیون کو توڑنا رگون
کو نکالنا پیٹ چاک کرنا پرا کھاڑنا سیخ مین پرونا آگ مین جلانا بھونکر
کھانا انکے کام ہین ساتھ اسکے یہہ کہ پھر بھی راضی نہین یہی دعویٰ
ہی کہ ہم مالک ہے غلام ہین جو ان مین سے بھاگا گنہگار ہوا اس
دعوے پر نہ کوئی دلیل نہ حجت ہی مگر سراسر ظلم و بدعت ہی *

* یہہ فصل قضیہ انسان و حیوان کے فیصلے کے لئے
بادشاہ جنات کے متوجہ ہونے کے بیان مین *

جس وقت بادشاہ نے یہہ احوال حیوانون کا سنا اس قضئے کے
انفصال کے لئے بدل مصروف ہوا ارشاد کیا کہ قاضی مفتی اور تمام
اعیان و ارکان جنون کے حاضر ہون وہ ہین بموجب حکم کے سبکے

سب بارگاہ سلطانی مین حاضر ہوئے تب انسانون سے فرمایا کہ
حیوانون نے تمھارے ظلم کی حکایت و شکایت سب بیان کی اب
اس کا تم کیا جواب دیتے ہو ایک شخص ان مین سے تسلیمات بجا
لا کر یون عرض کرنے لگا کہ ای جہان پناہ یہ سب ہمارے غلام اور
ہم ان کے مالک ہین ہمکو سزاوار ہی کہ حکومت خداوندانہ ان پر
کرین اور جو کام چاہین ان سے لین ان مین سے جسنے ہماری اطاعت
قبول کی مقبول خدا کا ہوا اور جو ہمارے حکم سے پھرا گویا خدا سے
پھرا بادشاہ نے فرمایا کہ دعوی بے دلیل محکمہ قضا مین مسموع نہین
ہوتا کوئی سند اور دلیل بھی بیان کرو اُسنے کہا بہت دلائل عقلی
و نقلی سے ہمارا دعوی ثابت ہی فرمایا کہ وے کون سی دلیلین
ہین تب وہ کہنے لگا کہ اللہ تعالی نے ہماری صورتون کو کس پاکیزگی
سے بنایا ہر ایک عضو مناسب جیسا چاہیے عطا کیا بدن سڈول
قد سیدھا عقل اور دانش جسکے سبب نیک و بد مین امتیاز
کرین بلکہ تمام آسمان کا احوال جانین اور بناوین یے خوبیان ہمارے
سوا کسی مین نہین اسّے یہہ معلوم ہوا کہ ہم مالک اور یے غلام ہین
بادشاہ نے حیوانون سے پوچھا کہ اب تم کیا کہتے ہو اُنھون نے التماس
کیا کہ ان دلیلون سے دعوی ثابت نہین ہوتا فرمایا کہ تم نہین جانتے

کو درستی نشست و برخاست کی خصلت بادشاہون کی ہی اور
بد صورتی و خمیدگی علامت غلامون کی ان مین سے ایک نے جواب
دیا کہ اللہ تعالی بادشاہ کو توفیق نیک بخشے اور آفات زمانے سے
محفوظ رکھے غرض یہہ ہی کہ خالق نے آدمیون کو اس صورت اور
ڈیل ڈول پر اس واسطے نہین بنایا ہی کہ ہمارے مالک کہلاوین
اور نہ ہمکو اس شکل اور چال ڈھال پر پیدا کیا کہ اُنکے غلام ہووین
وہ حکیم ہی اُس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہین جسکے واسطے جو
صورت مناسب جانی عطا کی *

* یہہ فصل صورتون اور قدون کے اختلاف کے بیان مین *

بیان اسکا یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے جس گھری انسانون کو پیدا کیا
عریان محض تھے بدن پر کچھہ نہ تھا کہ سردی اور گرمی سے محافظت مین
رہین پھل پھلاری جنگل کی کھاتے اور درختون کے پتون سے
تن کو ڈھانپتے اسی واسطے ان کے قدون کو سیدھا اور لنبا بنایا کہ
درختون کے پھل پاتے تور کر بآسانی کھاوین اور اپنے تصرف
مین لاوین اور غذا ہماری گھاس ہی اس لیئے ہمارے قدون کو
تیرھا بنایا کہ بخوبی چرین اور کسی نوع کا دکھہ نہ اُٹھاوین بادشاہ نے
کہا یہہ جو اللہ تعالی فرماتا ہی * لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ *

یعنے انسان کو ہمنے نہایت سُڈَول بنایا اس کا کیا جواب دیتے ہو
اُسنے عرض کیا جہان پناہ کلام ربانی مین ظاہری معنون کے سوا بہت
سی تاویلین ہین کہ بغیر اہل علوم کے کوئی نہین جانتا تفسیر اسکی
عالمون سے پوچھا چاہئے چنانچہ ایک حکیم دانشمند نے بموجب حکم
بادشاہ کے مطلب اس آیت کا یون ظاہر کیا کہ جس دن اللہ تعالی نے
آدم کو پیدا کیا اُسوقت گھڑی نیک ساعت تھی ستارے اپنے اپنے
برج شرف مین جلوہ گر اور ہیولے عناصر کے واسطے قبول کرنے
صورتون کے آمادہ و مستعد تر تھے اس لئے صورتین اچھی قد سیدھے
ہاتھ پانون درست بنے اور احسن تقویم کے ایک معنے اور بھی
اس آیت سے ظاہر ہوتے ہین * فعدلک فی اي صورة ما شاء رکبک *
یعنے اللہ تعالی نے انسان کو حد اعتدال پر پیدا کیا نہ بہت لنبا بنایا نہ
چھوٹا بادشاہ نے کہا اس قدر اعتدال اور مناسبت اعضا کی
واسطے فضیلت کے کفایت کرتی ہی حیوانون نے عرض کی کہ
ہمارا بھی یہی حال ہی اللہ تعالی نے ہمکو بھی ساتھ اعتدال کے جیسا
مناسب تھا ہر ایک عضو بخشا اس فضیلت مین ہم اور روے
برابر ہین انسان نے جواب دیا کہ تمھارے لئے مناسبت اعضا کی
کہان ہی صورتین نپٹ مکروہ قد بے موقع ہاتھ پانون بھدے سلے کیونکہ

تم مین سے ایک اونٹ ہی وہان بڑا گردن لنبی دم چھوٹی اور ہاتھی
ہی جس کا ڈیل ڈول بہت بڑا اور بھاری دو دانت لنبے منہہ
سے باہر نکلے ہوئے کان چوڑے چکلے آنکھین چھوٹی چھوٹی پتیان اور
بھینسے کی دم بڑی سینگ موتے اوپر کے دانت نہین دنبے کے سینگ
بھاری چوڑ موتے بکرا ہی جسکی ڈاڑھی بڑی چوڑ نہ دار خرگوش
کا قد چھوٹا کان بڑے اسی طرح بہت سے درندو چرندو پرندہین
کہ قد و قامت ان کا بے موقع ایک عضو کو دوسرے سے کچھ
مناسبت نہین اس بات کے سنتے ہی ایک حیوان کہنے لگا افسوس
کہ صنعت الہی کو تو نے کچھہ نہ سمجھا ہم مخلوق ہین خوبی اور درستی
ہمارے اعضا کی اسی سے ہی پس عیب ہمارا کرنا حقیقت مین
اسکا عیب ظاہر کرنا ہی یہہ نہین جانتا ہی کہ اللہ تعالی نے ہر ایک
شی کو اپنی حکمت سے واسطے ایک فائدے کے پیدا کیا ہی اس
بھید کو سوا اسکے اور اہل علوم کے کوئی نہین جانتا ہی اس آدمی نے کہا
اگر تو حکیم حیوانون کا ہی تو بتلا کہ اونٹ کی گردن لنبی بنانے مین کیا
فائدہ ہی اسنے کہا اس واسطے کہ پاؤن اسکے لنبے تھے پس اگر
دن چھوٹی ہوتی گھاس چرنا اس پر دشوار ہوتا اس لئے گردن
ہی بنائی کہ بخوبی چرے اور اسی گردن کے زور سے زمین سے

اُتھے اوٗر ہونٹھون کو تمام بدن پر پہنچا سکے اوٗر کھجلاوے اسی طرح ہاتھی کے سونڈھ گردن کے بدلے لنبی بنائی اوٗر کان بڑے کہ کھیون اوٗر مچھرون کو اُڑاوے کوئی آنکھ مُنہ مین گھسنے نہ پاوے کیونکہ مُنہ اُسکا ہمیشہ دانتون کے سبب کھلا رہتا ہی بند نہین ہوتا اوٗر دانت لنبے اس واسطے ہین کہ درندون کی مضرت سے آپ کو بچاوے اوٗر خرگوش کے کان اِس لئیے بڑے ہوئے کہ بدن اُسکا نہایت نازک کھال پتلی ہی انہین کانون کو جاڑون مین اوڑھے اوٗر گرمیون مین بچھاوے غرض کہ اللہ تعالی نے ہر ایک جاندار کے واسطے جیسا عضو مناسب جانا بخشا چنانچہ زبانی حضرت موسی کی فرماتا ہی رَبُّنَا الَّذِي اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى یعنی عطا کی اللہ نے ہر ایک شی کو خلقت اُسکی بعد اُسکے ہدایت کی حاصل یہہ ہی کہ جسکے واسطے جو عضو مناسب تھا بخشا اوٗر راہ نیک دکھلائی جس چیز کو تم خوب صورتی سمجھکر فخر کرتے اوٗر اپنے زعم مین جانتے ہو کہ ہم مالک ہے غلام ہین سو غلط ہی خوب صورتی ہر ایک جنس کی وہی ہی کہ ہم جنس مین مرغوب ہو جسکے سبب آپس مین الفت کرین اوٗر یہی موجب توالد و تناسل کا ہی کیونکہ خوش اسلوبی ایک جنس کی

ہی جنس کی مرغوب نہین ہوتی ہر ایک جانور اپنے ہی جنس کی مادہ پر دل لگاتا ہی دوسرے جانور کی مادہ اگرچہ اُسسے کہین بہتر ہو نہین چاہتا اِسی طرح آدمی بھی اپنی ہی جنس پر رغبت کرتے ہین وے لوگ کہ سیہ فام ہین گورے بدن والون کو نہین چاہتے اور جو گورے ہین سیہ فامون پر دل نہین لگاتے بعضے آدمی جو لونڈے باز ہین اگر کیسی ہی رنڈی خوب صورت ہو اُسکی طرف خواہش نہین کرتے اور جو رنڈی باز ہین لونڈون کی طرف دھیان نہین دھرتے بس تمھاری خوبصورتی موجب بزرگی کا نہین ہی کہ ہم سے آپ کو بہتر جانو اور یہہ جو کہتے ہو کہ جودت حواس کی ہم مین بہت ہی یہہ بھی غلط ہی. بعضے حیوان تم سے ہوش و حواس زیادہ رکھتے ہین چنانچہ اُونٹ ہی کہ پاؤن برے گردن لنبی سر ہوا سے باتین کرتا ہی باوجود اسکے اندھیری راتون مین اپنے پاؤن رکھنے کی جگہہ دیکھکر اُن راہون مین کہ گذرنا وہان سے محال ہی چلتا ہی اور تم مشعل و چراغ کے محتاج ہوتے ہو اور گھوڑا دور سے چلنے والے کی آہٹ سنتا ہی بیشتر ایسا ہوا کہ حریف کی آہٹ سن کر سوار کو اپنے جگایا اور دشمن سے بچایا ہی اگر کسی نے بیل یا گدھے کو ایک بار کسی بن دیکھے رستے

مین لیجا کر چھوڑ دیا ہی وہان سے چھٹ کر بجو بی اپنے مکان مین چلا
آتا ہی مطلق بھولتا نہین تم اگر کسی راہ مین کئی بار گئے ہو پھر
جب کبھی اُس رستے جانے کا اتفاق ہوتا ہی گھبراتے اور
بھول جاتے ہو بھیڑین بکریان ایک رات مین سیکڑون بچے
جن کر صبح کو چراگاہ مین جاتی ہین شام کو جس وقت وہان سے پھرتی
ہین بچے اپنی ماؤن کو اور وے اپنے بچون کو پہچان
لیتی ہین تم مین سے اگر کوئی چند مدت باہر رہ کر گھر مین آیا ماں بہن باپ
بھائی کو بھول جاتا ہی پھر تمیز و جودت جو اس کہان ہی
جس پر اتنا فخر کرتے ہو اگر کچھ بھی عقل ہوتی تو اُن چیزون پر
کہ اللہ تعالی نے تم کو بے محنت و مشقت عطا کی ہین فخر نکرتے
کیونکہ دانشمند و صاحب تمیز اسی کو فخر جانتے ہین جو کسب و
محنت سے حاصل کرین اور اپنی سعی و کوشش سے علوم دینی
اور خصلتین اچھی سیکھین تم مین تو یہہ ایک بات بھی نہین ہی
کہ جسے ہم پر فخر کرتے ہو مگر دعوی بے دلیل اور خصومت بے
معنی ہی

* یہہ فصل انسان کی شکایت مین *

کہ ہر ایک حیوان نے جدی جدی بیان کی ہی بادشاہ نے
انسانون کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تمنے جواب اسکا سنا اب

تم کو جو کچھ کہنا باقی ہو بیان کرو اُنھوں نے کہا ابھی بہت سی
دلیلین باقی ہین کہ اُن سے دعوی ہمارا ثابت ہوتا ہی بعضے اُنمین
سے یے ہین کہ مول لینا بیچنا کھلانا پلانا لباس پہنانا سردی گرمی سے
محفوظ رکھنا قصوروں سے انکے چشم پوشی کرنا درندونکی مضرت
سے بچانا جب کہ بیمار ہون شفقت سے دوا کرنا یے سلوک ہمارے
ان کے ساتھ بنظر شفقت و مرحمت کے ہین تمام مالکو نکا یہی
دستور ہی کہ غلاموں پر ہر حال مین نظر شفقت و مرحمت کی
رکھتے ہین بادشاہ نے یہہ سن کر حیوان سے فرمایا کہ تو اسکا جواب
دے اُسنے کہا یہہ آدمی جو کہتا ہی کہ حیوانون کو ہم مول لیتے اور
بیچتے ہین یہہ طور آدمیون مین بھی جاری ہی چنانچہ فارس کے
رہنے والے جب کہ روم پر فتح پاتے ہین رومیون کو بیچ ڈالتے ہین
اور رومی جس گھڑی فارس پر غالب ہوتے ہین فارسیونسے
یہی سلوک کرتے ہین ہند کے رہنے والے سندھیونسے اور سندھ
والے ہندیون سے عرب ترکونسے اور ترک عربون سے یہی معاملہ
وقوع مین لاتے ہین غرض کہ ایک دوسرے پر جب غالب ہوتا
اور فتح پاتا ہی غنیم کی قوم کو اپنا غلام جانکر بیچ ڈالتا ہی کیا جانئے
کہ حقیقت مین کون غلام ہی اور کون مالک یے دور اور نوبتین

ہین کہ موافق احکام نجوم کے آدمیون مین جاری ہین جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَتِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُھَا بَیْنَ النَّاسِ یعنی نوبت بنوبت پھیرتے ہین ہم زمانے کو آدمیون مین اسبات کو جاننے والے جانتے ہین اور یہہ جو اُسنے کہا کہ ہم اِن کو کھلاتے پلاتے ہین اسکے سوا اور سلوک کرتے ہین سو یہہ شفقت و مہربانی سے نہین ہی بلکہ اس خوف سے کہ اگر ہم ہلاک ہون انکے مال مین نقصان آوے سوار ہونے بوجھہ لادنے اور بہت سے فائدون مین خلل پڑے بعد اسکے ہر ایک حیوان نے بادشاہ کے روبرو شکوہ اُنکے ظلم کا جدا جدا بیان کیا گدھے نے کہا کہ ہم جس گھڑی ان آدمیون کی قید مین ہوتے ہین پیٹھون پر ہماری اینٹ پتھر لوہا لکڑی اور بہت سا بوجھہ لادتے ہین ہم کس محنت اور مشقت سے چلتے ہین اور اِن کے ہاتھون مین چھڑیان اور کوڑے رہتے ہین چوتڑون پر ہمارے مارتے ہین اسوقت اگر بادشاہ ہمکو دیکھے تا سمت اور رحم کرے ان مین شفقت و مہربانی کہان جیسا اس آدمی نے گمان کیا ہی پھر بیل نے کہا جسوقت ہم انکی قید مین ہوتے ہین ہلون مین بندھے اور چکیون کولھوؤن مین جکڑے ہوئے منہہ مین چھیکے آنکھین بند انکے ہاتھون مین کوڑے اور لکڑیان منہہ پر اور

جو تڑ ون پر مار تے ہین بعد اسکے د ہیے نے کہا کہ ہم جسگھڑی انکی قید مین ہو تے ہین کیا کیا مصیبتین اُٹھاتے ہین اپنے لڑکو نکے دودھ پینے کے لئے ہمارے ہتھو تے چھوتے بچونکو اُنکی ماؤنسے جدا کر کے ہتھ پاؤن باندھ کر مسلخ مین لے جاتے ہین ہرگز اُن مظلوموں کی فریاد و زاری نہین سنتے وہان بن دانے پلانی ذبح کر کے کھال کھینچتے پایت پھاڑتے کھوپریون کو توڑتے جگر کو چاک کرتے قصائیون کی دوکانون مین لے جاکر پتھریون سے کاٹتے ہین اور سیخ مین پروکر تنور مین بھونتے ہین ہم یے مصیبتین دیکھ کر چپ رہتے ہین کچھ نہین کہتے اُونٹ نے کہا جس وقت ہم ان کے ہاتھون اسیر ہوتے ہین ہمارا یہہ حال ہوتا ہی کہ رسیان نتھنون مین پہنا کر مہاربان کھینچتے ہین اور بہت سا بوجھ پیٹھون پر لادکر اندھیری راتون مین تیلون اور پہاڑون کی راہ سے لے جاتے ہین عرض پیٹھین ہماری کجاوُن کے ہچکولون سے لگ جاتی ہین پاؤن کے تلوے پتھرون سے زخمی ہوتے ہین اور بھوکھے پیاسے جہان جی چاہتا ہی لئے پھرتے ہین ہم بیچارے لاچار فرمان برداری انکی کرتے ہین ہاتھی نے کہا جسوقت ہم ان کے قیدی ہوتے ہین گلون مین رسیان پانون مین بیکڑے ڈال کر

ہاتھون مین آنکس لوہے کے لیکر دا ہینے بائین اور سر پر مارتے ہین گھوڑے نے کہا جس گھڑی ہم انکے مقید ہوتے ہین ہمارے منہون مین لگام پیٹھون پر زین کمر مین تنگ باندھکر لڑائیون اور معرکون مین زرہ بکتر پہن کر سوار ہوتے ہین ہم بھوکھے پیاسے آنکھین گرد و غبار سے آلودہ رن مین جاکر تلوار ین منہہ پر نیزے اور تیر سینون پر کھاتے ہین اور خون کے دریا مین پیرتے ہین خچر نے کہا جس گھڑی ہم انکی قید مین گرفتار ہوتے ہین عجب طرح کی مصیبتین اُٹھاتے ہین پاؤن مین رسیان منہون مین لگامین اور دہانے لگاکر باندھ رکھتے ہین ایک دم نہین چھوڑتے کہ اپنی ماداؤن کے پاس جاکر کچھ ہوس اپنے جی کی مٹاوین سائیس و نفر پیٹھون پر پالان لادکر سوار ہوتے ہین لکڑیان اور کوڑے ہاتھون مین لیے جوتا اور منہہ پر مارتے ہین او جو منہہ مین آتا ہی گالیان اور فحش بکتے ہین مرتبہ سفاہت کا یہان تک ہی کہ بیشتر اپنے تئین اور اپنی بہن بیٹی کو گالیان مغلظہ سناتے اور کہتے ہین کہ اسکے مالک اور مول لینے والے اور بیچنے والے کی جورو کی فلان مین گدھے کا فلان یے سب گالیان اُن پر اور اُن کے مالکون پر ہوتی ہاین سچ ہی کہ وے لایق بھی اسی کے ہین اگر بادشاہ

اس جہالت و سفاہت اور فحش بکنے پر انکے غور کرے تو معلوم
ہو کہ تمام جہان کی برائی و بدذاتی اور جہل و نادانی ان مین بھری ہی
پھر بھی ان بدذاتیون سے خبر نہین رکھتے خدا اور رسول کی وصیت
ونصیحت کو کان مین ہرگز جگہہ نہین دیتے حالانکہ آپ ہی ان آیتونکو
پڑھتے ہین * ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم * حاصل
اسکا یہہ ہی اگر مغفرت اپنی خدا سے چاہتے ہو تو اورونکی بھی گناہون
سے درگذر کرو قل للذین امنوا یغفروا للذین لا یرجون ایام اللہ
یعنے حکم کر ای محمد مومنون سے کہ کافرون کے قصورون سے درگذرین
وما من دابۃ فی الارض ولا طایر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم
یعنے جتنے درند و چرند و پرند ہر روے زمین پر پھرتے چلتے
اور ہوا پر اڑتے ہین انکا بھی جتھا تمھارا سا ہی لتستووا علی
ظہورہ ثم تذکروا نعمۃ ربکم اذا استویتم علیہ وتقولوا سبحان
الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون
یعنے جس گھڑی اونٹون پر سوار ہوا پنے خدا کی نعمتون کو یاد
کرو اور کہو پاک ہی وہ اللہ جسنے ایسا جانور ہمارے تابع کیا
کہ ہم ہرگز اس پر قادر نہو سکتے تھے اور ہم خدا کی طرف رجوع
کرنے والے ہین جس گھڑی پھر اس کلام سے فارغ ہوا

اُونت نے سوّر سے کہا کہ بیری گروہ ہے جو ظلم آدمیون کے ہاتھہ سے اُتھایا ہو تو بھی کہہ اؤر ایسے بادشاہ عادل کے سامھنے بیان کر شاید شفقت و مہربانی کر کے ہمارے اسیرون کو ان کے ہاتھون سے مخلصی بخشے کیون کہ تیرا بھی گروہ چرندون سے ہی ایک حکیم نے کہا کہ سوّر چرندون سے نہین ہی بلکہ درندون سے ہی نہین جانتا ہی تو کہ اُسکے دانت باہر نکل ہوئے ہین اؤر مردار بھی کھاتا ہی دوسرے نے کہا یہہ چرند ہی کیونکہ کھر رکھتا ہی اؤر گھاس بھی کھاتا ہی تیسرے نے کہا یہہ درند و چرند و بہایم سے مرکّب ہی جس طرح شتر گاو مرکب ہی بیل اؤر اُونت اؤر چیتے سے اؤر شتر مرغ کہ شکل اُسکی طایر اؤر اُونت دونون مین ملتی ہی سوّر نے اُونت سے کہا مین کچھہ نہین جانتا ہون کیا کہون اؤر کسکا شکوہ کرون مجھہ مین بہت سا اختلاف کرتے ہین جو کہ مسلمان ہین ہمکو مسخ و ملعون سمجھہ کر ہماری صورتون کو مکروہ اؤر گوشت ناپاک جانتے ہین اؤر ہمارے ذکر سے پرہیز کرتے ہین اؤر رومی ہمارا گوشت رغبت سے کھاتے اؤر متبرک سمجھتے ہین اؤر قربانی کرنا بہت ثواب جانتے ہین اؤر یہودی ہمسے بغض و عداوت رکھتے ہین

بے گناہ ہمین گالیان دیتے اور لعنت کرتے ہین اسلیے کہ اُن کو
نصارا اور رومیون سے عداوت ہی اور ارمنی ہمکو بیل
بکرے کی مانند جانتے ہین فربہی اور موٹے گوشت کے سبب
اور کثرت توالد کے باعث بہتر سمجھتے ہین اور یونانی طبیب
ہماری چربی کو اکثر دوا مین ستعمال کرتے ہین بلکہ اپنی دواؤن
مین بھی رکھہ چھوڑتے ہین چرواہے اور سائیس ہمکو اپنے
جانورون اور گھوڑون کے پاس اصطبل اور چراگاہ مین رکھتے
ہین کیونکہ ہمارے وہان کے رہنے سے گھوڑے اور جانور اُنکے بہت
بلاؤن سے محفوظ رہتے ہین منتری اور جادوگر ہماری کھال کو
اپنی کتابون اور جادوؤن کے جنترون مین دھرتے ہین موچی
اور موزے ساز ہماری گردن اور موچھون کے بالون کو بہت
چاہ اور خواہش سے اُکھاڑ رکھتے ہین کیونکہ وے اُنکے بہت کام آتے
ہین ہم حیران ہین کچھہ کہہ نہین سکتے کس کا شکر کرین اور کس کا
شکوہ جس گھڑی سوّر یہہ سب کہہ چکا گدھے نے خرگوش کی
طرف دیکھا تو یہہ اُونٹ کے پاس کھڑا تھا کہا کہ تیرے
ابنا جنس پر جو کچھہ انسانون کا ظلم ہوا ہو بادشاہ کے سامھنے
بیان کر شاید بادشاہ مہربان ہوکر ہمارے اسیرون کو اُنکے ہاتھون

سے مخلصی بخشے خرگوش نے کہا کہ ہم اسے دور رہے ہین انکے
دیس کا رہنا چھوڑ کر گڑھون اۋر جنگلون مین رہنا اختیار کیا ہی
اس لئے ان کے ظلم سے محفوظ رہتے ہین لیکن کتون اۋر شکاری
جانورون سے سخت حیران ہین کہ ہمارے پکڑنے کے لئے
آدمیون کی مدد کو کے ہماری طرف لے آتے ہین ہرن بیل اونٹ
بکرے اۋر وحشی جو ہمارے بھائی بند پہاڑون مین پناہ پکڑے
ہوئے ہین سب کو انکے ہاتھون گرفتار کروا دیتے ہین پھر خرگوش
نے کہا کہ کتے شکاری اسمین معذور ہین اونکی مدد کیا چاہین کہ وے
بھی ہمارے گوشت کھانیکی رغبت رکھتے ہین ہمارے ہم جنس
نہین بلکہ درندون سے ہین لیکن گھوڑے تو ہما ہم سے ہین اۋر
ہمارا گوشت بھی نہین کھاتے ہے کیون ان کی مدد کرتے ہین مگر
مرا مر اونکی نادانی اۋر جہالت ہی *

* یہہ فصل گھوڑے کی تعریف مین *

آدمی نے جس گھڑی خرگوش سے یے سب باتین سنین کہا بس
چپ رہ گھوڑے کی تو نے بہت مذمت کی اگر یہہ جانتا کہ وہ
سب حیوانون سے بہتر اۋر آدمی کے تابع ہی تو اتنا بیہودہ نہ
بکتا بادشاہ نے اس آدمی سے پوچھا کہ اسمین کیا بہتری ہی اسنے

کہا غضنفر گھوڑے میں نیک خصلتین اور خوبیان بہت سی
ہین صورت اچھی ہر ایک عضو مناسب ویال ڈول خوشنما
حواس درست رنگ صاف شعور مین بہتر دوڑنے مین چست
سوار کے تابع دہنے بائین آگے پیچھے جدھر وہ پھیرے جلد پھرے
دوڑ دھوپ مین منہہ نہ موڑے باادب ایسا کہ جب تلک
سوار پیٹھہ پر بیٹھا رہتا ہی پیشاب لید نہین کرتا اگر دم کہین
کیچڑ یا پانی مین بھیگ جاے نہین ہلاتا اسواسطے کہ سوار پر چھینٹ
نہ پڑے ہتھی کا ساز ور سوار کو معہ خود بکتر و زرہ اور اپنی لگام
و زین اور پاکھر سمیت پانسو من کا بوجھہ اٹھا کر دوڑتا ہی
صابر و متحمل ایسا کہ لڑائیون مین نیزے اور تیر کے زخم سینے
اور جگر پر کھا کر چپ رہتا ہی دانت ڈپٹ مین ایسا کہ ہوا
اسکی گرد کو نہ پہنچے اگر ٹکر مین جیسے بھالا ساند کو دپھاند چیتے کی سی
اگر سوار نے شرط لگائی تو اسنے جلدی دوڑ کر اپنے ہی سوار کو آگے لے
پہنچایا یے سب خوبیان گھوڑے کے سوا کس مین ہین خرگوش
نے کہا ان خوبیون کے ساتھہ ایک عیب بھی بڑا ہی کہ یے
سب خوبیان اسمین چھپ جاتی ہین بادشاہ نے پوچھا وہ کیا عیب
ہی اسے بیان کر اسنے عرض کیا کہ نہایت احمق اور جاہل ہی دوست

اور دشمن کو ہرگز نہین پہچانتا اگر دشمن کی ران نیچے گیا تو پھر اُسی کا تابع ہوا جسکے یہان پیدا ہوتا اور تمام عمر پرورش پاتا ہی لڑائی مین دشمن کے اشارے سے اسی پر دوڑتا اور حملہ کرتا ہی یہہ خصلت اسمین تلوار کی سی ہی وہ تو پہچان ہی دوست اور دشمن مین امتیاز نہین کرسکتی جس طرح اپنے دشمن اور مخالف کو کاٹتی ہی ویسا ہی اگر مالک یا بنانیوالے کی گردن پر پڑے بے تامل اسکا سرتن سے جدا کرے اپنے اور بیگانے مین کچھ فرق نہین جانتی یہی خصلت آدمیون مین ہی کہ ماباپ بھائی بہن اور اقربا کے ساتھہ دشمنی کرتے ہین اور کیا کیا مکر و فریب وقوع مین لاتے ہین جو سلوک کہ دشمن سے کیا چاہیئے وہی اپنے یگانون سے کرتے ہین چھٹپن مین ماباپ کا دودھہ پیتے اور گود مین پرورش پاتے ہین جوانی کے عالم مین دشمن بن جاتے ہین جس طرح حیوانون کا دودھہ پیتے اور انکی کھال اور بالون سے لباس بناکر فائدہ اٹھاتے ہین پھر آخر انھین حیوانون کو ذبح کرکے کھال کھینچتے ہین اور پیٹ چاک کرکے آگ کا مزا چکھاتے ہین بے مروتی اور بے رحمی سے احسان اور فائدے جو [illegible]نسے اُٹھاتے ہین یکسر بھول جاتے ہین *

جس وقت خرگوش آدمی اور گھوڑے کی مذمت سے فارغ ہو چکا گدھے نے اُسسے کہا بس اتنی مذمت بجا ہے کون ایسا شخص ہی کہ جسکو اللہ تعالی نے بہت سی فضیلتین اور نعمتین بخشین اور ایک نعمت سے کہ اُن فضیلتون سے زیادہ ہو محروم نہ رکھا اور کون ایسا ہی کہ سب نعمتون سے ایسے بے نصیب رکھا اور ایک نعمت کہ کسیکو نہ دی اسے نہ عطا کی ایسا دنیا مین کوئی نہین کہ جس مین سب بزرگیان اور نعمتین ہون مہربانیان اس واہب بے منت کی کسی جنس مین منحصر نہین بخششین اسکی سب پر ہین مگر کسی پر بہت کسی پر تھوڑی جسکو مرتبہ خاوندی کا بخشا اسکو داغ غلامی کا بھی دیا آفتاب و ماہتاب کو کیسا کچھ مرتبہ بخشا نور ظہور بزرگی برتری یے سب خوبیان اور بزرگیان عطا کین یہان تک کہ بعضی قومون نے اُن کو جہالت سے اپنا خدا سمجھا پھر بھی گہن کے عیب سے محفوظ نہ رکھا اسواسطے کہ عقلمندون کے نزدیک یہہ دلیل ہو کہ اگر یے خدا ہوتے تو کبھو تاریک نہوتے اور نہ گھٹتے اسیطرح تمام ستارون کو روشنی اور چمک بخشی ساتھ اسکے یہہ بھی ہی کہ آفتاب کی روشنی مین چھپ جاتے ہین اور رات دن گردش مین رہتے ہین کہ آثار

مخلوقیت کے ان سے نمایان ہون یہی حال جن ۰ انس و ملک کا ہی اگر کسی مین بہت سی بزرگیان ہین تو ایک آدھہ عیب بھی ہی کمال اُسی اللہ تعالی کو ہی اور کسی کو نہین * جب کہ گدھا اس کام سے فارغ ہوا بیل نے کہا جس کسی کو اللہ نے بہت سی نعمتین عطا کی ہین اور دوسرے کو نہین دین اسکو لائق ہی کہ شکر ادا کرے یعنے اُن نعمتون مین دوسرے کو شریک کرے جسطرح کہ اللہ تعالی نے آفتاب کو روشنی بخشی ہی یہہ اپنی روشنی سے تمام خلق پر فیض پہنچاتا ہی اور کسی پر منت نہین رکھتا ایسے ہی مہتاب اور تمام ستارے موافق اپنے اپنے مرتبے کے خلق کو روشنی پہنچاتے ہین اور کسی پر احسان نہین دھرتے اسیطرح آدمیونکو بھی لازم ہی کہ اللہ تعالی نے انکو بہت سی نعمتین دی ہین یے حیوانون پر بخشش کرین اور بہرہ ور رکھین * جسوقت کہ بیل یہہ کہہ چکا سب حیوان دھاڑ مار کر رو دئے اور کہنے لگے ای بادشاہ عادل ہم پر رحم کر اور ان ظالم آدمیون کے ظلم سے ہماری مخلصی کر جتنے حکیم اور عالم جنون کے حاضر تھے بادشاہ نے سنکر اُنکی طرف دیکھا اور کہا کہ حیوانون نے جو ظلم اور بے رحمی اور تعدی آدمیون کی بیان کی سنی تمنے اُنھون نے

عرض کی کہ ہمسے سبھی اور سب سچ ہی رات دن دیکھتے ہی
ہین کسی عاقل و ہوشیار پر انکا ظلم چھپا نہین ہی اسی لئے جن
بھی ان کا ملک چھوڑ کر جنگل و بیابان مین بھاگے اور ٹیلے پہاڑ دن
دریاؤن مین جا چھپے انکی بدفعلی اور بداخلاقی کے سبب آبادی
کا جانا بالکل چھوڑ دیا جس پر بھی انکی خباثت سے مخلصی نہین
پاتے یہان تک ہمسے بدگمان اور بداعتقاد ہین اگر کوئی لڑکا یا
عورت یا کوئی مرد جاہل احمق بیمار ہو تو یہی کہتے ہین کہ جن کا
آسیب یا سایہ ہوا ہمیشہ دل مین وسواس رکھتے ہین اور جنون
کے شر سے پناہ مانگتے ہین حالانکہ کبھی کسی نے نہین دیکھا کہ کسی
جن نے آدمی کو مارا ہو یا زخمی کیا ہو کپڑے چھینے ہون یا چوری
کی ہو گھر مین کسی کے سیندھ دی ہو جیب کتری آستین
پھاڑی ہو کسی کی دوکان کا قفل توڑا ہو مسافر کو مارا ہو بادشاہ
پر خروج کیا ہو کسی کو لوٹا ہو قید کیا ہو بلکہ یے سب خصلتین انہین
مین ہین ایک دوسرے کی فکر مین رات دن رہتا ہی اس پر
بھی ہرگز توبہ نہین کرتے اور نہ خبردار ہوتے ہین جب یہہ بھی
کہہ چکا چوبدار نے پکار کر کہا صاحبو اب شام ہوئی دربار برخاست
رخصت ہوا اپنے اپنے مکانون مین جاؤ صبح کو پھر حاضر ہونا *

یہہ فصل بادشاہ اۆر وزیر کے مشورے ہیْن

جسگھری بادشاہ مجلس سے اُٹھا یہ اروزیر سے خلوت ہیْن کہا کہ
سوال وجواب ان آدمیون اۆرحیوانونکا سنا توْنے اب کیا صلاح
دیتاہی اسکا انفصال کیونکر کیاچاہیئے کونسی بات تیرے نزدیک
بہتر ہی وزیر نہایت مردعاقل وہوشیار تھا بعد اداب و
تسلیمات کے دعائین دے کر کہنے لگا کہ میرے نزدیک یہہ بہتر
ہی کہ بادشاہ جنون کے قاضیون اۆرمفتیون اۆرحکیمون کو اپنے
پاس بلواکراس مقدمے ہیْن مشورہ کرے کیونکہ یہہ قضیہ بڑا ہی
معلوم نہین کہ حق کس کی طرف عاید ہی ایسے امرون ہیْن مشورت
ضرور ہی دو چار کی صلاح ہیْن ایک بات منقح ہوجاتی ہی عاقل
و دور اندیش کو لازم ہی کہ ایسے مشکل امرون ہیْن بے صلاح
و مشورت کے کچھ دخل نہ کرے بادشاہ نے بموجب اسکے کہنے کے
حکم کیا کہ ہان تمام اعیان وارکان جنون کے حاضر ہون چنانچہ موافق
اس تفصیل کے کہ قاضی آل برجیس مفتی آل ناہید دانشمند
اۆلادبیدار حکماء گروہ لقمان صاحب تجربہ بنی ہامان عقلاء بنی کیوان
اہل عزیمت آل بہرام کے حاضر ہوئے بادشاہ نے ان سے فرمایا
کہ بے انسان وحیوان ہمارے یہان نالشی آئے ہین اۆر ہمارے

ملک میں آکر پناہ لی ہی تمام حیوان آدمیون کے ظلم و تعدی کا
شکوہ کرتے ہیں یہہ صلاح بتاؤ کہ ان کے ساتھہ کیا کیا چاہئے اور
معاملہ ان کا کس طرح فیصل کیجئے ایک عالم آل ناہید سے حاضر
تھا اُسنے عرض کی کہ میرے نزدیک یہہ صواب ہی کہ یے
سب جانوار اپنا احوال اور جو ظلم کہ آدمیون کے ہاتھہ سے اُٹھایا
ہو لکھیں اور عالمون سے اِس کا فتوا لیوین اگر کوئی صورت
مخلصی کی ان کے واسطے ٹھہریگی قاضی مفتی حکم کر دینگے کہ ان کو
بیچیں یا آزاد کرین یا تکلیف دینے مین تخفیف اور احسان کرین
اگر آدمیون نے حکم قاضیون کا نہ مانا اور حیوان اُنکے ظلم سے بھاگے
تو پھر اُن کا کچھہ قصور اور گناہ نہین ہی بادشاہ نے یہہ سن کر
سب سے پوچھا کہ تم اسمین کیا کہتے ہو سب نے کہا نہایت
خوب اور یہی مصلحت وقت ہی مگر صاحب عزیمت
نے اِس بات کو پسند نہ کیا اور کہا کہ یے آدمی اگر حیوانون کے بیچنے
پر راضی ہوئے قیمت اُن کی کون دیویگا اس فقیہ نے کہا بادشاہ
اُسنے کہا اتنا روپیا کتھا بادشاہ کہان سے پاویگا فقیہ نے کہا
بیت المال سے دیا جائیگا پھر اس صاحب عزیمت نے کہا بیت
المال مین اتنا خزانہ کہان ہی جو اُنکی قیمت کو کفایت کرے اور

ہمسے آدمی بیچینگے بھی نہین حیوانون سے بہت سی احتیاج رکھتے
ہین اور قیمت کی کچھ پروا نہین رکھتے چنانچہ بادشاہ و وزیر
اور بہت سے بھلے آدمی کہ بے سواری چل نہین سکتے ہرگز انکا
بیچنا قبول نہ کرینگے اور اس حکم سے منکر ہو جاوینگے بادشاہ نے کہا
پھر تیرے نزدیک کیا بہتر ہی اُسنے کہا میرے نزدیک
یہہ صلاح ہی کہ بادشاہ حیوانونکو حکم کرے کہ یے سب متفق ہوکر
ایک ہی رات قید سے بھاگ کر اُنکے ملک سے دور نکل جاوین
جس طرح ہرن بارھے اور بہت سے وحشی اور درند ان کا
ملک چھوڑ کر بھاگ گئے ہین صبح کو جب کہ یے آدمی اُنھین
پاوینگے کس پر اسباب لادینگے اور سوار ہونگے لاچار ہوکر دور کی
مسافت کے باعث انکی تلاش مین نہ جاسکین گے چپکے ہوکر بیٹھ رہینگے
اس مین ان حیوانون کی مخلصی ہوجاویگی بادشاہ نے اس بات کو
پسند کیا اور سب سے پوچھا کہ اسنے جو کہا تمھارے نزدیک
بہتر ہی ایک حکیم لقمان کی اولاد مین تھا اُسنے عرض کی کہ یہہ
بات کچھ خوب نہین اور یہہ امر نہایت خلاف عقل ہی کسی طرح
ہو نہین سکتا اس واسطے کہ اکثر حیوانات راتون کو اُن کی
قید مین بندھے اور قید خانے کے دروازے بند ہوکیے اور وہان متعین

رہے ہیں یے سب کیونکر بھاگ سکینگے صاحب عزیمت نے کہا
کہ بادشاہ اس رات کو تمام جنون کو حکم کرے کو وہان جا کر قید خانے
کے دروازے اور دیوانون کے پانون کی رسیان کھول کر نکال
دین اور سب چوکیدارون کو گرفتار کرلین اور نہ چھوڑین
جبتک کو وے سب اُن کے ملک سے دور نکل جاوین اس مین
بادشاہ کو نہایت ثواب عظیم ہوگا مین نے اُن کے حال پر رحم کر کے
بطور نصیحت کے حضور مین گذارش کی ہی اگر حسن نیت
سے بادشاہ اِس احسان کا قصد کرے اللہ تعالی بھی بادشاہ
کی مدد اور اعانت کریگا خدا کی نعمتون کا یہی شکر ہی کہ مظلومون
کی مدد اور خلاصی کرے لوگ کہتے ہین کہ بعضے پیغمبرون کی کتابون
مین لکھا ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی ای بادشاہ مین نے تجھے روے
زمین پر اِسواسطے نہین مسلط کیا ہی کہ مال جمع کرے اور دنیا
کی حرص و ہوس مین مشغول رہے بلکہ اِس لئے کہ مظلومون کی
داد کو پہنچے کہ مین بھی اُن کی داد کو پہنچتا ہون اگرچہ وے کافر ہون
بادشاہ نے پھر سب سے پوچھا کہ تم اِسمین کیا کہتے ہو سب نے اسکو
پسند کیا اور کہا یہی مناسب ہی مگر ایک حکیم کیوانی اس بات
پر راضی نہ ہوا بعد دعا و تسلیمات کے کہنے لگا کہ یہہ کام بہت مشکل

ہی کسی وجہ سے ہو نہین سکتا اسمین مفسدے اور خطرے بہت سے ہین کہ پھر وے کسی طرح اصلاح پذیر نہین ہو سکینگے بادشاہ نے کہا بھلے اسمین کس چیز کا خوف ہی بیان کر کہ ہم بھی معلوم کرین اسنے عرض کی کہ حضرت جسنے یہہ مخلصی کی صورت حیوانون کے واسطے بیان کی نہایت غلطی کی جس گھڑی یے آدمی صبح کو اُٹھکر حیوانون کو نہ پاوینگے اور اُنکے بھاگنے سے خبردار ہونگے یہی جانینگے کہ یہہ کام کسی انسان کا نہین اور حیوانون کی تدبیر سے بھی ممکن نہین ہی بلکہ یہہ مکر و فریب جنون کا ہی بادشاہ نے کہا سچ ہی اس مین کچھ شک نہین یے ہمین پر گمان کرینگے حکیم نے عرض کی جہان پناہ جس وقت یے حیوان انکے ہاتھون سے نکل گئے اور ان کے فائدون مین خلل آیا نہایت غم و تاسف کرینگے اور جنون کے دشمن ہو جاینگے آگے سے تو دشمن ہئین ہین اب زیادہ بغض و دشمنی رکھینگے حکیمون نے کہا ہی کہ مرد عاقل وہی ہی کہ دشمنون مین صلح کروادے اور آپ اُنکی عداوت سے محفوظ رہے یہہ بات سنکر سب جنون نے کہا کہ یہہ سچ کہتا ہی بعد اسکے ایک حکیم نے کہا کہ ہم انکی عداوت سے کیون خوف کرین دشمنی انکی ہم سے پیش نہ جائیگی جسم ہمارے آتشی

اور نہایت لطیف و سبک ہین کہ آسمان پر اُڑ جاتے ہین اور
آدمیون کے جسم مٹی کے ہین نیچے ہی رہتے ہین اوپر نہین جاسکتے
ہم ان مین بے تکلف چلے جاتے اور دیکھتے ہین یے ہمین نہین
دیکھہ سکتے پھر کس چیز کا خوف ہی حکیم کیوانی نے اسکا جواب
دیا کہ افسوس تو کچھہ نہین سمجھتا انسان اگرچہ خاکی ہین پر انمین
بھی ارواح فلکی اور نفوس ملکی ہین کہ ہم پر فضیلت رکھتے ہین
اور بہت سے مکر و حیلے جانتے ہین اگلے زمانے مین آدمیون اور
جنون مین بہت سے معرکے ہوئے ہین کہ اُنکے سننے سے عبرت آتی
ہی بادشاہ نے کہا اُس احوال سے ہمین بھی مطلع کر کہ حقیقت
اسکی کیا ہی ہم بھی معلوم کرین حکیم نے کہا آدمیون اور جنون
مین عداوت طبیعی اور مخالفت جبلی قدیم سے چلی آتی ہی کہ
بیان اُسکا نہایت طول طویل ہی بادشاہ نے فرمایا کچھہ تھوڑا اسا
جو بیان ہو سکے ابتدا سے بیان کر *

* فصل انسان اور جنون کی مخالفت کے بیان مین *

حکیم نے بموجب حکم بادشاہ کے احوال اسکا یون ظاہر کیا کہ اگلے
زمانے مین کہ خدا نے آدم کو پیدا نہ کیا تھا تمام روئے زمین پر جن رہتے
تھے جنگل و آبادی اور دریا سب انکے عمل مین تھا جب کہ بہت

تون گذرے سوت و شریعت و دین و ملک اور بہت سی نعمتین
حاصل ہوین نافرمانی اور گمراہی کرنے لگے نبیون کی وصیت و
نصیحت کو نہ مانا اور تمام روئے زمین پر فساد برپا کیا اُنکے ظلم سے
زمین اور جو رہنے والے زمین کے تھے خدا کی درگاہ مین نالشی ہوئے
اور فریاد و زاری کرنے لگے جب کہ ایک زمانہ اور گذرا اور
انکے نفاق و ظلم نے روز بروز ترقی کی تب اللہ تعالی نے ایک
فوج ملایک کی روئے زمین پر بھیجی انھون نے یہان آکر جنون کو
مار کر نکال دیا اور بہتون کو قید و اسیر کر لیا اور آپ زمین پر
رہنے لگے چنانچہ عزازیل ابلیس لعین جسنے حضرت آدم و حوا کو
فریب دیا انھین قیدیون مین تھا عمر اسکی بہت تھوڑی تھی کچھ
جانتا نہ تھا انھین فرشتون مین پرورش پائی اور سب رسم و
رسومات انکی اختیار کی جب کہ انکا علم سیکھ کر جوان ہوا
اس قوم کا سردار و رئیس بنا ہمیشہ امر و نہی کے احکام جاری کرتا
جب کہ اسپر بھی ایک زمانہ گذرا اللہ تعالی نے ان فرشتون
سے جو روے زمین پر رہتے تھے کہا اِنِّي جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيفَةً مِنْ
غَيْرِكُمْ وَاَرْفَعُكُمْ اِلَى السَّمَاءِ یعنی خلیفہ زمین کا مین اسکو کرونگا جو
تم مین سے نہین ہی اور تمھین آسمان پر بلا لونگا یے فرشتے جو

ایک مدت سے یہاں رہے تھے یہاں کی جدائی کے سبب اس بات کو مکروہ جان کر خدا کو یوں جواب دیا اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَیَسْفِکُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ یعنی کیا پیدا کیجیے گا آپ اس شخص کو جو روئے زمین پر فساد اور خونریزی کرے جیسا کہ جن کرتے تھے حالانکہ ہم تسبیح کرتے اور تجھے پاک جانتے ہیں اللہ تعالی نے فرمایا اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی جس فائدے کو ہم جانتے ہیں تمہیں اسکی کچھ خبر نہیں اور قسم ہے مجھکو اپنی کہ آدم اور اُسکی اولاد کے بعد کسی ملک و جن اور حیوان کو زمین پر نہیں رکھنے کا غرض کہ جس گھڑی آدم کو اللہ تعالی نے پیدا کر کے روح کو اُنکے جسم میں پھونکا اور اُن سے حوا کو پیدا کیا اُسوقت تمام فرشتوں سے فرمایا کہ تم سب ملکر آدم کو سجدہ کرو اُنھوں نے بموجب حکم الہی کے سجدہ کیا اور آدم کے تابع ہوئے مگر عزازیل نے سجدہ نہ کیا جہالت و حسد کے باعث خدا کے حکم سے منکر ہوا یہہ سمجھا کہ آگے میں رئیس و مالک تھا اب اُن کا تابع بنونگا اس لئے حسد و بغض سے آدم کا دشمن ہوگیا پھر اللہ تعالی نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو جنت میں داخل کرو غرض جسوقت آدم بہشت میں پہنچے جناب الہی

فرمایا یون ارشاد ہوا یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ وکلا منھا رغدا حیث شئتما ولا تقربا ھذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین

حاصل اس آیت کا یہہ ہی کہ ای آدم تم اپنے قبیلے سمیت اس بہشت مین رہو اور جو تمھارا جی چاہے خوشی سے کھاؤ مگر اس درخت کے پاس نجائیو اگر اسکے نزدیک جاؤگے تو گنہگار ہوگے پھر جنت جو اللہ تعالی نے حضرت آدم کو رہنیکے لئے عطا کی ایک باغ ہی پورب طرف یاقوت کے پہاڑ پر وہان کسی آدمی کا مقدور نہین کہ جاکر اُس پر چڑھ سکے زمین وہان کی اچھی ہوا معتدل ہمیشہ ایام بہار کے رہتے ہین نہرین بہت سی جاری درخت ہرے ہرے میواجات بکثرت پھلے اور اقسام اقسام کے پھول پھل لگے حیوانات وہان کے کیا کوستانے نہین طایر خوش الحان خوبصورت رنگ برنگ ڈالیون پر بیٹھے چہچہے کیا کرتے ہین آدم وحوا وہان پر بخوشی رہنے لگے اُن دونو کے سرپر بال بہت بڑے بڑے پاؤن تک لٹکتے تھے تمام بدن اُنکا بالون سے چھپا رہتا اُسسے نہایت زیب وجمال اُنکا تھا نہرون کے کنارے چمن مین بخوبی سیر کرتے پھرتے انواع اقسام کے میوے کھاتے اور نہرون سے پانی پیتے بے محنت ومشقت

یہہ سب کچھ میسر تھا ہل جوتنا کھیتی کرنا پیسنا پکانا کاتنا کپڑا بُنا
دھونا یہہ ایک بھی محنت اُنھیں نہ تھی جیسا کہ اس زمانے مین
اولاد اُنکی ان بلاؤن مین گرفتار ہی جسطرح اور حیوانات
وہان رہتے تھے اُسی طرح یے دونون بحفظ و آرام تمام اوقات
بسر کرتے کچھ غم نہ تھا اور جتنے درخت وحیوان وہان تھے سب
کے نام اللہ تعالی نے آدم کو بتلا دیئے اور فرشتون سے نام
اُن کا پوچھا یے تو جانتے نہ تھے حیران ہو کر چپکے ہو رہے آدم سے
جسوقت پوچھا اُنھون نے پوچھتے ہی سب کے نام بتلا دیئے
اور فائدہ و نقصان اُنکا سب بیان کیا فرشتون نے جو یہہ حال
دیکھا سب کے سب تابع ہوئے اور آدم کو آپ سے بہتر
جانا عزازیل نے جب کہ یہہ مرتبہ آدم کا دیکھا اور بھی بغض
وحسد نے اُسکے ترقی کی اس فکر مین ہوا کہ کسی طرح مکر و فریب
سے اِنکو ذلیل کیا چاہیئے چنانچہ ایک دن ناصح بن کر انکے پاس گیا
اور کہا اللہ تعالی نے جو تمکو بزرگی فصاحت و بیان کی عطا کی ہی
آج تک یہہ نعمت کسی کو نہین دی اگر اس درخت سے تم کچھ کھاؤ
تو اُس سے زیادہ علم و فضل تمھین حاصل ہو اور ہمیشہ بخوبی و آرام
تمام یہان رہو کبھی موت نہ آوے سدا چین کیا کرو جس گھڑی

اس ملعون نے قسم کھا کر کہا اِنِّی لَکُمَا لَمِنَ النَّاصِحِینَ یعنی مین تمھین نصیحت کرتا ہون بے اسکے فریب مین آگئے حرص سے پیش دستی کرکے اس درخت سے کہ جسّے اللہ تعالی نے کھانا منع کیا تھا کچھ کھایا لباس بہشتی جو پہنے ہوئے تھے فی الفور سب بدن سے اترپڑا درختون کے پتے لیکر بدن چھپانے لگے لنبے لنبے بال جو سرپر تھے وے بھی گر گئے ننگے ہوگئے آفتاب کی گرمی سے رنگ متغیر اور سیاہ ہوگیا غرض رسوا ہوئے حیوانون نے جو یہہ حال انکا دیکھا صورتین انکی اُنھین مکروہ معلوم ہوئین نفرت سے بھاگے بے وہان نہایت ذلیل ہوئے فرشتون کو حکم ہوا کہ اب انکو بہشت سے نکال کر پہاڑ سے نیچے ڈال دو فرشتون نے ایسی جگہہ ڈالا کہ وہان پھل پتے کچھ نہ تھے بہرکیف زمین پر آکر ایک مدت تک اس غم والم مین رو یا کئے اور اپنی حرکت سے بہت شرمندہ ہوئے جب کہ اس غم والم مین ایک زمانہ گذرا اللہ تعالی نے رحم کرکے ان کی توبہ کو قبول کیا اور گناہ بخشا ایک فرشتے کو زمین پر بھیجا اُسنے یہان آکر زمین کھودنا ہل جوتنا بونا کاتنا پیسنا خمیر کرنا روٹی پکانا کپڑا بنا سینا لباس بنانا یہہ سب انکو سکھایا جب کہ اولاد بہت سی ہوئی جن بھی آکر ملے درخت لگانا مکان بنانا اور

بہت سی صنعتین انکو سکھائین آپس مین انکے انکے دوستیان ہوئین بہت مدت تک اسیطرح زندگی بسر کرتے تھے جب کبھی ابلیس لعین کے مکر و فریب کا مذکور آجاتا ہر ایک آدمی کو جنون کی طرف سے بغض و حسد کا خیال گذرتا جس گھڑی قابیل نے ہابیل کو قتل کیا ہابیل کی اولاد کو یہی خیال گذرا کہ جنون نے اسکو سکھلایا ہے اور بھی انکو جنون کے ساتھ دشمنی و عداوت ہوئی اور انکے دفع کرنیکے واسطے مکر و حیلے کرنے لگے سحر افسون دعا تعویذ شیشے مین بند کرنا اور بہت سے عمل کہ جس سے جنون کو تکلیف پہنچے عداوت سے کرتے تھے اور ہمیشہ اسی فکر مین رہتے جب کہ اللہ تعالی نے حضرت ادریس پیغمبر کو بھیجا اُنھون نے آکر آدمیون اور جنون مین صلح کروادی اور سب کو دین و اسلام کی راہ دکھائی جن بھی آدمیون کے ملک مین آئے اور اِنسے مل کر آپس مین رہنے لگے اسیطرح طوفان ثانی تلک اور بعد اِسکے بھی حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے زمانے تک بخوبی گذری جب کہ حضرت ابراہیم کو نمرود نے آگ مین ڈالا پھر آدمیون کو یہی گمان ہوا کہ جنون نے نمرود کو گوپھن بنانا سکھایا اور یوسف کے بھائیون نے جب یوسف کو کوئے مین ڈالا اسکو بھی اُنھون نے جنون کے

قریب سے جانا یہہ زیادہ سبب دشمنی کا ہوا حضرت موسی پیغمبر
جب دنیا مین آئے اُنھون نے بھی آپس مین انسے صلح کروادی
اور بہت سے جن حضرت موسی کے دین مین آئے جب کہ
حضرت سلیمان ابن داؤد کو اللہ تعالی نے تمام ہفت اقلیم کا بادشاہ
کیا اور روے زمین کے سب بادشاہون پر غلبہ دیا سارے جن
و انس اُنکے تابع ہوئے تب جنون نے از راہ فخر کے آدمیون
سے کہا کہ سلیمان کو یہہ سلطنت ہماری مدد سے ہاتھہ لگی ہی اگر جن
مددنکرتے جسطرح اور بادشاہ ہین ویسے ایک یے بھی ہوتے
اور ہمیشہ اپنی غیب دانی ظاہر کرکے آدمیونکو وہم مین ڈالتے تھے
جسگھری حضرت سلیمان نے وفات پائی اور جنونکو خبر نہوئی سب
حیران تھے کہ حضرت سلیمان کہان ہین تب آدمیونکو یقین ہوا کہ اگر یے
غیب دان ہوتے تو اتنا حیران نہوتے اور بلقیس کی خبر جسوقت
ہدہد کی زبانی حضرت سلیمان کو پہنچی سب سے فرمایا کہ کون
ایسا ہی کہ بلقیس کا تخت قبل اُسکے آنیکے اُٹھا لاوے ایک
جن کہ نام اُسکا اصطوس بن ایوان تھا فخر سے کہنے لگا کہ مین ایسا
جلد اُٹھا لاؤن کہ آپ اپنے مکان سے نہ اُٹھنے پاوین حضرت
سلیمان نے کہا کہ مین چاہتا ہون اِسّے بھی زیادہ جلدی ہو

آصف برخیا نے کہ اسم اعظم جانتا تھا کہا کہ مین ایک پل مین لا دونگا
اور لے ہی آیا جس وقت حضرت سلیمان نے تخت دیکھا بیہوش ہو
گئے اور خدا کو سجدہ کیا جنون پر ظاہر ہوا کہ انسان ہمسے بزرگی زیادہ
رکھتے ہین شرمندہ اور سرنگون ہو کر وہان سے پھرے اور سب
آدمی انکے پیچھے تالیان بجاتے ہوئے چلے جن نہایت ذلیل ہو کر بھاگے
اور باغی ہو گئے حضرت سلیمان نے انکے پکڑنے کے لئے پیچھے فوج
بھیجی اور بہت سے عمل انکے قید کرنیکے بتلا دئے اور یہہ کہا کہ جن
اسطرح شیشے مین بند ہوتے ہین اور کتاب انھین عملیات
مین تصنیف کی چنانچہ وہ کتاب بعد اُنکی وفات کے ظاہر ہوئی
جس گھڑی حضرت عیسی دنیا مین آئے اور تمام جن و انس
کو دعوت اسلام کی کی اور ہر ایک کو طریق ہدایت بتلا کر
فرمایا کہ آسمان پر اسطرح جا کر فرشتون سے قرب حاصل کرتے
ہین بعضے جن حضرت عیسی کے دین مین آکر عابد و پرہیزگار
ہوئے اور آسمان تک جانے لگے ہمیشہ آسمان کی خبر سنکر یہان
کاہنون سے آکر کہتے تھے جب کہ اللہ تعالی نے پیغمبر آخر الزمان کو پیدا
کیا اور یے آسمان پر جانے سے موقوف ہوئے اُسوقت کہنے لگے
اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِھِمْ رَبُّھُمْ رَشَدًا انہین معلوم

دنیا کے رہنے والون کے واسطے یہہ برا ہوا یا خدا انکو ہدایت کیا
چاہتا ہی اور بعضے جن دین واسلام قبول کر کے مسلمان ہوئے
چنانچہ اُنکے اور مسلمانون کے آج تک صلح چلی جاتی ہی جب کہ
حکیم یہہ سب کہہ چکا پھر یہہ کہا کہ ای جنو اب انکو نہ چھیڑو اور
آپس مین فساد نکرو عداوت قدیمی کو عبث ظاہر کرتے ہو
مآل اسکا اچھا نہین ہی یہہ عداوت پتھر کی آگ ہی جب وقت
ظاہر ہوئی تو ایک عالم کو جلا دیوے گی خدا پناہ مین رکھے جس گھڑی
بے دشمنی کر کے ہم بر غالب آئے تو کیسی خرابی و رسوائی ہی
جب کہ سب نے یہہ عجیب قصہ سنا ہر ایک نے سر جھکایا
اور متفکر ہوا بادشاہ نے اس حکیم سے پوچھا کہ تیرے نزدیک
کیا صلاح ہی لے سب جو ہمارے یہان نالشی آئے ہین اور ہمسے
پناہ لی ہی انکے جھگڑے کو کس طرح فیصل کیجئے اور راضی کر کے
اپنے ملک سے رخصت کیجئے حکیم نے کہا مصلحت نیک بعد تامل
کے معلوم ہوتی ہی جلدی مین کچھ نہین ہوسکتا میرے نزدیک
اب یہہ صلاح ہی کہ بادشاہ صبح کو بار عام مین بیٹھے اور ان سبکو
بلوا کر ہر ایک کی دلیل و حجت سنے بعد اسکے جو صلاح و مناسب
وقت جانے حکم کرے صاحب العزیمت نے کہا کہ انسان نہایت

فصیح و بلیغ ہین اور بے حیوان اس مین عاجز کچھ بول نہین سکتے
اگر اُنکی چرب زبانی سے ہار گئے اور کچھ جواب نہ دے سکے تو انکو
اُنھین کے حوالے کیجیئےگا کہ ہمیشہ تکلیف اور عذاب مین رکھین
حکیم نے کہا یے اُنکی قید مین صبر و سکونت کرین زمانہ ہمیشہ
برابر نہین گذرتا آخر خدا مخلصی کر دیوےگا جس طرح بنی اسرائیل کو
فرعون کے عذاب سے نجات بخشی اور آل داؤد کو بخت نصر کے
ظلم سے مخلصی دی آل حمیر کو آل تبع کے عذاب سے رہائی بخشی آل
ساسان اور آل عدنان کو آل یونان اور آل اردشیر کے ظلم سے
نجات دی یہہ زمانہ کسی پر یکسا نہین گذرتا مانند دایرہ چرخ کے
ہمیشہ اس عالم موجودات پر بموجب احکام الٰہی کے پھرتا ہی
ہزار برس مین ایک مرتبہ یا بارہ ہزار برس مین یا چھتیس
ہزار برس مین یا تین سی ساتھہ ہزار برس مین یا ایک
دن مین جو پچاس ہزار برس کے برابر ہو ایک مرتبہ پھرتا ہی
سچ ہی کہ نیرنگی اس زمانہ بوقلمون کی کسی کو ایک وتیرے
پر نہین رکھتی *

* یہہ فصل انسان کے مشورے مین *

پادشاہ یہان اپنے وزیر اور اعیان و ارکان سے خلوت مین

مشورت کرتا تھا انسان بھی وہان اپنے مکان مین ستر آدمی
جدے جدے شہرون کے رہنے والے مجتمع ہوکر آپس مین
صلاحین کر رہے تھے جس کے خیال مین جو گذرتا کہتا ایک نے کہا
کہ ہمارے اور خامون کے درمیان جو کچھ کلمہ کلام آج ہوا تم
سب نے سنا اور قضیہ ہنوز فیصل نہوا کچھ تمھین معلوم
ہوتا ہی کہ بادشاہ نے ہمارے حق مین کیا ٹھہرایا ہی سب نے
کہا ہمین کیا معلوم مگر اتنا جانتے ہین کہ بادشاہ اسی فکر مین گھبرا
رہا ہی شاید کل باہر نہ نکلے دوسرے نے کہا کہ مین یہہ جانتا ہون
کل وزیر سے خلوت مین ہمارے مقدمے کا مشورہ کرے کسی نے
کہا حکیمون اور عالمون کو جمع کرکے کل مصلحت کریگا کوئی بولا
یہہ نہین معلوم کہ حکما ہمارے حق مین کیا صلاح دیوین پر یہہ جانتے
ہین کہ بادشاہ ہمسے موافق ہی اور ہمارے ساتھہ اعتقاد نیک
رکھتا ہی ایک نے کہا وزیر کا خوف ہی ایسا نہو کہ ہمسے
پھر جاوے اور ہمارے حق مین ظلم کرے دوسرے نے کہا
یہہ امر سہل ہی وزیر کو کچھ تحفہ تحایف دیکر اپنی طرف کو
لیوینگے مگر ایک خطرہ ہی سب نے پوچھا وہ کیا ہی کہا کہ قاضی
مفتی کے حکم کا بڑا ڈر ہی سب نے کہا یہہ امر بھی سہل ہی

اُنھین بھی کچھ رشوت دیکر راضی کرینگے اور دے بھی ہماری
مرضی کے موافق کچھ حیلے شرعی کر کے حکم کرینگے لیکن صاحب
العزیمت مرد عاقل اور دین دار ہی کسیکی طرفداری
نکریگا احیاناً بادشاہ نے اُنسے مشورہ کیا خوف ہی کہ مبادا
ہمارے غلاموں کی سعی بادشاہ سے کر کے ہمارے ہاتھون سے
نکال دیوے ایک نے کہا تو سچ کہتا ہی لیکن بادشاہ نے
اگر حکیمون سے مشورہ کیا تو انکی رائین آپس مین مختلف
ہین ایک دوسرے کے مخالف کہیگا کوئی بات متفق نہین
ہونیکی ایک نے کہا اگر بادشاہ قاضیون اور مفتیون سے
مشورہ کرے تو یے ہمارے حق مین کیا کہین گے دوسرے نے کہا
عالمون کا فتوا ان تین صورتون سے خالی نہین یا حکم کرینگے کہ
حیوانون کو آزاد کرین یا کہینگے اُنھین بیچ کر قیمت لیوین یا کہین گے
کہ اُنکو زیادہ تکلیف ندیوین تخفیف اور احسان کرین
شرع مین یہی تین صورتین ہین ایک نے کہا اگر بادشاہ وزیر سے
مشورہ کرے معلوم نہین کہ وزیر کیا صلاح دیوے دوسرے نے
کہا مین جانتا ہون یہہ کہیگا کہ ان حیوانون نے ہمارے ملک مین
آکر پناہ لی ہی اور مظلوم ہین اُنکی مدد بادشاہ پر لازم ہی

اسواسطے کہ سلاطین خلیفۂ خدا کہلاتے ہین اللہ تعالی نے انکو اس لیئے روے زمین پر مسلط کیا ہی کہ رعایا پر عدل وانصاف اور ضعیفون کی مدد اور اعانت کرین ظالمون کو اپنے ملک سے نکال کر خلق مین احکام شریعت کے جاری کرین کیونکہ قیامت کے دن پرسش انھین سے ہووے گی ایک نے کہا اگر بادشاہ قاضی سے ہمارے انفصال کے لیئے کہے تو قاضی تین حکمون مین ایک حکم کریگا اسوقت کیا کیا چاہیئے سب نے کہا کہ قاضی نایب نبی اور بادشاہ نگہبان دین ہی انکے حکم سے کسی طرح پھر نہین سکتے ایک نے کہا اگر قاضی حکم کرے کہ حیوانون کو آزاد کرو اور چھوڑ دو تو کیا کروگے دوسرے نے کہا کہ یہہ جواب دینگے کہ ہم انکے مالک موروثی ہین اور یے ہمارے جد و آبا کے وقت سے غلامی مین چلے آتے ہین ہمین اختیار ہی چاہین انھین چھوڑین اور آزاد کرین اور چاہین نہ چھوڑین پھر ایک نے کہا اگر قاضی کہے کہ شرعی کاغذ یا گواہ ہونے سے ثابت کرو کہ یے ہمارے غلام موروثی ہین ایک نے اسکا جواب دیا کہ ہم اپنے دوستون کو جو عادل ہین لاکر گواہ گذرانینگے اُسنے کہا اگر قاضی کہے کہ آدمیون کی گواہی معتبر نہین ہی اسواسطے کہ یے سب

حیوانون کے دشمن ہین اور دشمنون کی گواہی شرع مین سنی نہین جاتی یا کہے کہ بیع نامہ اور سرخط کہان ہی اگر سچے ہو تو اُسے لاکر حاضر کرو اُسوقت کیا تدبیر کی جاوے یہہ بات سنتے ہی سب چپکے ہو رہے کسی نے کچھ جواب نہ دیا مگر ایک اعرابی نے کہا ہم اسکا جواب یہہ دینگے کہ کاغذ شرعی ہمارے پاس تھے سب طوفان مین ڈوب گئے اور قاضی اگر کہے کہ تم اس بات پر قسم کھاو کہ یے ہمارے غلام ہین اُسوقت ہم کہینگے کہ قسم منکر سے چاہیے اور ہم مدعی ہین ایک نے کہا اگر قاضی حیوانون سے قسم لیوے اور وے قسم کھا کر کہین کہ ہم انکے غلام نہین ہین اُسوقت کیا تدبیر کی جاویگی دوسرے نے جواب دیا کہ ہم یہہ کہینگے کہ حیوانون نے جھوٹی قسم کھائی ہمارے پاس بہت سے دلایل ہین کہ اس دعوے پر دلالت کرتی ہین ایک نے کہا اگر قاضی حکم کرے کہ انھین بیچین اور قیمت لیوین اُسوقت کیا کرو آبادی کے جو رہنے والے تھے اُنھونے کہا کہ ہم بیچ کر قیمت لے لیوینگے اور جو جنگل و ویرانی کے باشندے تھے عرب اور ترک وغیرہ اُنھون نے کہا یہہ نہین ہوگا اگر ہم اُسپر عمل کرین تو ہلاک ہو جاوینگے اسکا ذکر نکرو جو کہ انکے بیچنے پر راضی ہوے تھے اُنھون نے کہا اسمین خلل کیا ہی انھون نے اسکا

جواب دیا کہ اگر حیوانون کو ہم بیچین تو نہایت تکلیف اُٹھاوین
دودھ پینا گوشت کھانا کھال بال سے لباس بنانا اسکے سوا اور
مصارف مین لانا یہ فائدے سب جاتے رہینگے اس زندگی سے
موت بھلی ہی یہی تکلیف آبادی کے رہنے والون پر بھی ہوویگی
وے بھی ان حیوانون سے بہت سی احتیاج رکھتے ہین
ہرگز انکے بیچنے اور آزاد کرنے کا ارادہ نہ کیجیو بلکہ اُسکا
خیال بھی جی مین نہ لائیو اگر تخفیف اور احسان کرنے پر
راضی ہو تو مضایقہ نہین اسواسطے کہ یے حیوان بھی جاندار ہین
ہمارا تمھارا گوشت پوست رکھتے ہین انکو بھی زیادہ تکلیف
سے ایذا پہنچتی ہی تمنے کوئی نیکی ایسی نہین کی تھی کہ جسکے
سبب یہہ جزا ملی کہ خدا نے ان حیوانون کو تمھارے تابع کیا اور
نہ انھون نے کوئی گناہ ایسا کیا تھا کہ اُسکے سبب خدا نے یہہ
سزا دی کہ اس عذاب مین گرفتار ہوے وہ مالک ہی جو چاہتا ہی
سو کرتا ہی اسکے حکم کا کوئی پھیرنے والا نہین ہی *

* فصل حیوانون کے مشورے مین *

بادشاہ جسوقت مجلس سے اٹھا اور سب رخصت ہوکر اپنے
اپنے مکانون مین گئے بہایم بھی جمع ہوکر آپس مین صلاح و مشورے

کرنے لگے ایک نے کہا کہ آج جو مناظرہ ہمارے اور دشمنوں کے بیچ ہوا سب سنا تمنے اور قضیہ ہنوز فیصل نہوا اب تمھارے نزدیک کیا صلاح ہی ایک نے کہا کہ صبح کو ہم جاکر بادشاہ کے آگے روئینگے اور انکے ظلم کا شکوہ کرینگے شاید بادشاہ رحم کر کے قید سے چھوڑ دیوے آج تو ہم پر کچھ مہربان ہوا ہی مگر بادشاہ کو لازم نہین ہی کہ بغیر سنے دلیل و حجت کے حکم کرے اور دلیل و حجت فصاحت بیان اور طلاقت زبان سے ثابت ہوتی ہی چنانچہ پیغمبر نے فرمایا ہی اِنَّکُم تختصمون اِلَیَّ و لعلَّ بعضکم الحن بحجته مِن بعض فاحکم له فمن قضیت له بشیئٍ من حق اخیه فلا یاخذن منه شیئاً فانی انما اقطع له قطعةً مِنَ النَّارِ یعنے تم جو خصومت کرتے ہوئے میرے پاس آتے ہو اور ایک دوسرے سے دلیل و حجت مین ہوشیار زیادہ ہی اسکے واسطے مین حکم کرتا ہون پس اگر نادانستہ ایک کا حق دوسرے کی طرف جاوے چاہیے کہ وہ نالیوے اگر لیوےگا تو اسکے واسطے مین نار جہنم مقرر کرونگا * انسان بھی فصاحت بیان اور جودت زبان ہمسے زیادہ رکھتے ہین ہمکو خوف ہی اسکا کہ انکی چرب زبانی سے دلیل و حجت مین ہم ہار جادین اور وے غالب رہین تمھارے نزدیک اسکی کیا تدبیر ہی اسمین خوب صا

تامل کیا چاہیے سب مل کر جو تامل و فکر کرینگے تو ایک نہ ایک بات
اچھی نکل ہی آویگی ایک نے کہا میرے نزدیک یہہ صلاح ہی
کہ قاصدون کو سب حیوانون کے پاس بھیجکر اپنا احوال ظاہر کرین
اور انھین کہلا بھیجین کہ اپنے وکیلون اور خطیبون کو ہمارے
یہان روانہ کرین کہ وے سب یہان آکر ہمارے مددگار ہووین
کیونکہ ہر ایک جنس مین ایک بزرگی اور عقل و فصاحت ہی
کہ دوسرے مین نہین ہی جبکہ بہت سے یار و مددگار جمع ہوونگے
ایک صورت مخلصی اور فلاح کی ہوجاویگی اور مدد اُسی اللہ سے
ہی وہ جسکی مدد چاہتا ہی کرتا ہی سب حیوانون نے کہا بس
یہی صلاح ہی چنانچہ چھہ قاصد جو نہایت معتبر تھے ہر ایک طرف
بھیجنے کے واسطے تجویز ہوئے اُن مین سے ایک درندون کے لیے
دوسرا پرندونکے واسطے تیسرا شکاری جانورون کے واسطے
چوتھا حشرات الارض یعنی کیچوے بیر بہوٹی وغیرہ کے واسطے
پانچوان ہوام یعنی کیڑے مکوڑے سانپ بچھو کے واسطے
چھٹا دریائی جانورون کے واسطے مقرر کرکے ہر ایکطرف روانہ کیا

* فصل پہلے قاصد کے احوال مین *

پہلے قاصد نے جس گھڑی درندونکے بادشاہ ابوالحارث یعنی شیر

کے پاس جاکر کہا کہ آدمیون اور حیوانون مین جنون کے بادشاہ کے سامھنے مناظرہ ہورہا ہی حیوانون نے قاصدون کو سب حیوانات کی طرف روانہ کیا ہی کہ آکر اُنکی مدد کرین مجھکو بھی آپ کی خدمت مین بھیجا ہی ایک سردار اپنی فوج سے میرے ساتھ کر دیجئے کہ وہان جاکر اپنے ابنای جنس کا شریک ہووے جسوقت اُسکی نوبت آوے اِنسانون سے مناظرہ کرے بادشاہ نے قاصد سے پوچھا کہ انسان حیوانون سے کیا دعوی کرتے ہین اُسنے کہا کہ وے کہتے ہین کہ سب حیوان ہمارے غلام اور ہم اُنکے مالک ہین شیر نے پوچھا کہ انسان کس چیز سے فخر کرتے ہین اگر زور قوت شجاعت دلیری حملہ کرنا کودنا پھاندنا چنگل مارنا لڑنا بھڑنا اِن مین سے کسی پر فخر کرتے ہون مین ابھی اپنی فوج کو روانہ کرون کہ وہان جاکر ایک حملہ مین اُنھین متفرق اور پراگندہ کردیوے قاصد نے کہا بعضے اُن خصلتون سے بھی فخر کرتے ہین ساتھ اُسکے بہت سے عمل اور صنعتین اور حیلہ و مکر ڈھال تلوار برچھی نیزہ پیش قبض چھری تیر کمان اور بہت سے ہتھیار بنا جانتے ہین درندون کے چنگل اور دانتون کے واسطے بدن کو زرہ بکتر چلتہ نمد خود سے

چھپاتے ہین کہ اُنکے دانت اور چنگال ہرگز بدن مین اثر نکرین
درندون وحشیون کے پکڑنیکے لیئے بہت سے مکر و حیلے کرتے
ہین جال اور پھندے بناتے ہین خندقین اور کوئے اور غار کھود کر
مُنھہ اُنکے مٹی اور گھاس سے الگ بند کرتے ہین جسوقت
حیوان نادانستہ اُنمین جاکر گرتے ہین پھر وہان سے نکلنا محال ہوتا
ہی لیکن جنون کے بادشاہ کے سامھنے ان خصلتون کا کچھ ذکر نہین
ہی وہان فصاحت بیان اور جودت زبان غلبہ عقل و تمیز ان
سب چیزون کے واسطے دلیلین اور حجتین بیان ہوتی ہین
جسوقت بادشاہ نے قاصد کی زبانی سنا ایک گھڑی متفکر
ہو کر حکم کیا کہ ہان سب درند ہماری فوج کے آوین بموجب
حکم کے قسم قسم کے درندے شیر بھیڑئے طرح طرح کے
بندر نیولے غرض کہ انواع و اقسام کے جانور گوشت کھانے
والے اور چنگال مارنے ہارے خدمت مین حاضر ہوئے بادشاہ
نے جو کچھ قاصد کی زبانی سنا تھا اُنسے بیان کیا اور فرمایا کہ تم
مین کون ایسا ہی کہ وہان جاکر حیوانونکا شریک ہووے جسوقت
وہان جاوے اور دلیل و حجت سے غالب آوے اُسوقت جو
کچھ مجھسے طلب کریگا مین اُسے دونگا اور بزرگی بخشونگا سب

وَرنہ یہہ سنکر ایک گھڑی اس فکر مین متامل ہوئے کہ اِس
کام کے لایق کوئی ہی یا نہین چیتا جو وزیر تھا اُسنے شیر سے عرض
کیا کہ تو ہمارا بادشاہ و سردار ہی اور ہم تیرے تابع و
رعیت ہین بادشاہ کو چاہیئے کہ ہر ایک امر مین بصلاح و
تدبیر اور دانشمندون سے مشورہ کرکے حکم کرے اور
رعیت کو چاہیئے کہ بادشاہ کا حکم گوش دل سے سنے اور ہر ایک
بات مین اُسکی اطاعت کرے اسواسطے کہ بادشاہ بمنزلہ سر کے
اور رعیت بجای اعضا کے ہی جب کہ بادشاہ و رعیت اپنے
اپنے طور طریق پر رہین سب امور درست اور ملک مین
بندوبست رہتا ہی بادشاہ نے چیتے سے پوچھا وے کون سی
خصلتین ہین کہ بادشاہ و رعیت پر واجب ہین اُنھین بیان کر
چیتے نے کہا بادشاہ کو چاہیئے کہ عادل و شجاع و دانشمند ہو ہر ایک
امر مین تامل کرے رعیت پر اسطرح مہربانی و شفقت کرے
جسطرح اولاد پر ماباپ شفقت و مہربانی کرتے ہین جس
مین صلاح و فلاح رعایا کی ہو اُسی مین مصروف رہے اور رعیت
کو لازم ہی کہ بہرصورت بادشاہ کی اطاعت و خدمتگاری و
جانفشانی مین حاضر رہے اور جو ہنر اور صنعت کہ آپ

جاتی ہو بادشاہ کو بتا دیوے اور عیب و ہنر پر اُسے اطلاع کرے خدمت گذاری کا حق جیسا چاہیے بجالاوے اور اپنی احتیاج کو بادشاہ سے ظاہر کرکے اُسسے مدد اور اعانت چاہے شیر نے کہا تو سچ کہتا ہی اب اس مقدمے مین کیا صلاح دیتا ہی چیتے نے کہا ہمیشہ ستارہ اقبال کا روشن و منور اور بادشاہ سدا منصور و مظفر رہے اگر وہان قوت و غلبہ اور شجاعت و حمد کا کام ہو اُسکے واسطے مین ہون مجھے آپ رخصت کیجئے کو وہان جا کر بخوبی اسکا سرانجام کرون بادشاہ نے کہا ان کامون مین وہان ایک بھی نہین ہی یوز نے کہا اگر وہان کودنے پھاندنے رکھنے پکڑنے کا کام ہو اُسکا کفیل مین ہون بھیڑئیے نے کہا اگر وہان حملہ کرنے لوٹنے غارت کرنے کا کام ہو اُسکا سرانجام مین کرون لومڑی نے کہا اگر وہان حیلہ و مکر کا کام ہو اُسکے واسطے مین ہون نیولے نے کہا اگر وہان ڈھونڈھنے اور چوری کرنے اور چھپ رہنے کا کام ہو اسکا کفیل مین ہون بندر نے کہا اگر وہان ناچنے کودنے نقال کرنے کا کام ہو اسکے واسطے مین ہون بلی نے کہا اگر وہان خوشامد و محبت و گدائی کا کام ہو اسکا سرانجام مین کرون کتے نے کہا اگر وہان نگہبانی اور بھونکنے اور دم ہلانے کا کام ہو اسکے واسطے

ہین ہون جو ہے نے کہا اگر وہان جانے بھونکنے اور نقصان کرنے
کا کام ہو اسکے واسطے ہین ہون بادشاہ نے کہا ان کامون مین وہان
کوئی بھی نہین ہی بعد اسکے چیتے کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ یے
سب خصلتین جو ان حیوانون نے بیان کین آدمیونکے بادشاہون
اور امیرون کی فوج کے واسطے چاہیئے ان امرونکے لائق وہی ہین
اسواسطے کہ اگرچہ ظاہر مین صورت وشکل اُنکی مانند فرشتون کے
ہی مگر سیرتین اُنکی مثل سباع و بہایم کے ہین لیکن جو کہ علما و فقہا
اور صاحب تمیز ہین اخلاق واوصاف انکے مانند فرشتونکے ہین
وہان بھیجنے کے واسطے کون ایسا ہی کہ جاکر حیوانون کی طرف سے
مناظرہ کرے چیتے نے کہا سچ ہی لیکن اب آدمیون کے علما و فقہا
نے یہ طریق جسے اخلاق ملکی کہتے ہین چھوڑ کر خصلتین شیطانی
اختیار کی ہین شب و روز مکابرے و مجادلے مین اور ایک
دوسرے کی غیبت و بدی مین رہتا ہی اسیطرح حاکمون اور
بادشاہون نے بھی طریق عدالت و انصاف سے منحرف ہو
ظلم و بدعت کی راہ اختیار کی ہی بادشاہ نے کہا تو سچ کہتا ہی
مگر چاہیئے کہ بادشاہ کا قاصد فاضل و بزرگ ہو حق سے نہ پھرے پس
کون ایسا ہی کہ وہان بھیجا جائے کہ قاصد کی سب خصلتین اُس مین

ہو وین اس جماعت مین کوئی ایسا نہین کو وہان جانیکے لائق ہو *

* فصل قاصد کے بیان مین *

چیتے نے شیر سے پوچھا کہ وے کون سی خصلتین ہین کہ قاصد مین چاہین انھین بیان کیجئے بادشاہ نے کہا قاصد چاہیے کہ مرد عاقل و خوش بیان ہو جس بات کو سنے فراموش نکرے بخوبی یاد رکھے راز دل کسی سے نکہے امانت و اقرار کا حق جیسا چاہیے بجالاوے زیادہ گو نہو کسی بات مین اپنی طرف سے فضولی نکرے جتنا اُسے کہہ دیا ہی اُتنا ہی کہے جس بات مین بھیجنے والے کی بہتری ہو اسمین کوشش و جان فشانی کرے اگر طرف ثانی کچھ طمع دیوے ایسا نہو کہ اُسکی طرف داری کے واسطے مسلک امانت و ہدایت سے متزلزل ہو کر چاہ خیانت و ضلالت مین سر کے بھل گرے دوسرے شہر مین کسی نوع سے اگر فراغت حاصل ہو اسکے واسطے رہ نجاوے جلد پھرے اور اپنے مالک کو جو کچھ سنا اور دیکھا ہو اُسے آکر اطلاع کرے جیسا کہ حق نصیحت و امانت کا مالک سے چاہیے بجالاوے کسی خوف کے سبب احکام قاصدی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرے کیونکہ قاصد پر سب پیغام پہنچانا واجب ہی بعد اسکے چیتے سے کہا

کہ تیرے نزدیک اس گروہ مین کون ایسا ہی کہ اس امرکی لیاقت
رکھتا ہو چیتے نے کہا اس کام کے واسطے سوا ے کلیلہ و دمنا کے
بھائی کے کوئی بہتر نہین ہی شتربز نے گیدڑ سے کہا چیتے نے
جو تیرے واسطے تجویز کیا ہی تو اسمین کیا کہتا ہی گیدڑ نے
کہا چیتا سچ کہتا ہی خدا اُسکو جزاے نیک دیوے اور مراد کو
پہنچاوے بادشاہ نے کہا کہ تو اگر وہان جاکر اپنے ابناے جنس کی
طرف سے مناظرہ کرے جسوقت وہانسے مراجعت کریگا سرفراز ہوگا
اور انعام پاویگا گیدڑ نے کہا مین بادشاہ کے تابع ہون لیکن وہان
ابناے جنس میرے بہت دشمن ہین اسکی کیا تدبیر کرون
بادشاہ نے پوچھا وے کون ہین دمنہ نے کہا کتے میرے ساتھ
نہایت دشمنی رکھتے ہین بادشاہ کو کیا معلوم نہین ہی کہ وے
آدمیون سے نہایت مانوس و مالوف ہو رہے ہین درندون کے
پکڑنے کے لیئے اُنکی مدد کرتے ہین بادشاہ نے کہا اسکا کیا سبب
ہی وے انسانون سے اتنا مربوط ہوکر درندون پر حملہ کرتے
ہین اپنے ہمجنسون کو چھوڑکر غیر جنس کے شریک ہووے
اسبات سے ریچھ کے سوا کوئی واقف نہ تھا اُسنے کہا اسکا سبب
مین جانتا ہون بادشاہ نے کہا بیان کر ریچھ نے کہا کتون نے طبایع

کی موافقت اور اخلاق کی مجانست کے سبب آدمیون سے
ارتباط بہم پہنچایا ہی اسکے سوا بہت سی لذتین کھانے پینے کی
وہان حاصل ہوتی ہین اور طبیعتون مین انکی حرص و بخل اور اخلاق
بدمثال آدمیون کے ہی یہہ زیادہ موجب موافقت کا ہی اور
درندان بدیون سے کنارہ کرتے ہین سبب اسکا یہہ ہی کہ کتے
گوشت کھاتے ہین کچا پکا حلال حرام تر و خشک نمکین بے نمک
اچھا برا جیسا پاتے ہین اسکے سوا پھل پھلاری ساگ پات روتی
دال دودھ دہی کھٹا میٹھا گھی تیل شکر حلوا ستو اور جو اقسام
آدمیون کے کھانیکے ہین سب کھاتے ہین کچھ نہین چھوڑتے
درندان چیزون کو کھاتے نہین بلکہ پہچانتے بھی نہین ہین اور حرص
و بخل ان مین اس مرتبے مین ہی ممکن نہین کہ کسی جانور کو بستی
مین آنے دیوین اسواسطے کہ وہ آکر کچھ کھانہ لیوے اگر کبھی ناگہانی
کوئی لومڑی یا گیدڑ کسی گانون مین رات کو گیا کہ مرغی یا چوہا یا بلی یا
مردار یا کوئی ٹکرا روتی کا چرالے کر آوے کتے کس شدت سے
بھونکتے ہین اور حملہ کر کے آخر وہان سے نکال دیتے ہین اس طمع
و حرص کے باعث کتنے ذلیل و خراب ہین اگر کسی مرد یا عورت
یا لڑکے کے ہاتھ مین روتی یا کچھ اور کھانیکی چیز دیکھتے ہین طمع سے

دُم اؤر سر ہلاتے ہین اگر اُسسے حیاسے ایک آدھ ٹکڑا انکی آگے ڈال
دیا کسطرح جلد دؤر کر اُسکو اُٹھا لیتے ہین کہ دوسرا لینے نہ پاوے
یے سب بدیان انسانون مین بھی ہین اس موافقت کے باعث کتے
اپنے ابناے جنس کو چھوڑ اُنسے جا ملے ہین اؤر درندونکی گرفتاری
کے واسطے انکی مدد اؤر اعانت کرتے ہین بادشاہ نے کہا کتے کے
سوا اؤر بھی کوئی درندا ایسا ہی کہ آدمیون سے موافقت
اؤر دوستی رکھتا ہو ریچھ نے کہا بلی بھی انسے نہایت
مالوف ہی بادشاہ نے پوچھا اسکی موافقت کا کیا سبب ہی
ریچھ نے کہا اسکا بھی یہی ایک سبب ہی کہ طبیعت
اسکی اؤر انسانون کی موافق ہی بلی کو بھی حرص و رغبت اقسام
اقسام کے کھانے کی مثل آدمیونکے ہی بادشاہ نے کہا اُنکے نزدیک
اسکا کیا حال ہی ریچھ نے کہا یہہ کتے سے کچھ بہتر رہتی ہی
اسواسطے کہ اُنکے گھرون مین جاکر فرش پر سوتی اؤر کھانے کے وقت
دسترخوان پر جاتی ہی جو کچھ وے آپ کھاتے ہین اُسکو بھی
دیتے ہین اؤر جو کبھی یہہ فرصت پاتی ہی تو کھانے پینے مین اُنکے
چوری بھی کرتی ہی مگر کتے اسکو نہین چھوڑتے کہ مکانون مین
جانے پاوے اسیواسطے کتے اؤر بلی مین حسد و بغض رہتا ہی

کتے جسوقت اسکو دیکھتے ہین اپنی جگہہ سے جست کرکے اس
طرح حملہ کرتے ہین کہ اگر پاوین تو چھیچھڑا چھیچھڑا کرین اور
کھا جاوین اور بلی بھی جسوقت کتون کو دیکھتی ہی منہہ نوچتی
اور دم اور بال اپنے کھسوٹتی ہی نہایت غصے اور غضب سے
پھولتی اور بڑھجاتی ہی اسکا سبب یہی ہی کہ یہہ بھی اُنکی دشمن
ہی شیر نے پوچھا ان دو کے سوا کوئی اور بھی انسے مانوس
ہی ریچھہ نے کہا جو ہے بھی انکے گھرون اور دوکانون مین جاتے
ہین مگر انکو آدمیون سے اُنسیت نہین ہی بلکہ وحشت کرتے
اور بھاگتے ہین بادشاہ نے کہا انکے جانے کا کیا سبب ہی اُسنے
کہا یے بھی اقسام اقسام کے کھانے پینے کی رغبت سے جاتے ہین
بادشاہ نے پوچھا کوئی جانور اور بھی انکے یہان جاتا ہی ریچھہ نے
کہا نیولے بھی کبھی چوری چھپے کچھہ چرانے اور لے بھاگنے کے
واسطے جاتے ہین پھر بادشاہ نے پوچھا کہ انکے سوا کوئی اور بھی
انکے گھرون مین جاتا ہی ریچھہ نے کہا اور کوئی نہین جاتا مگر آدمی زبردستی
چیتون اور بندرون کو پکڑ لیجاتے ہین پر یے وہان جانے سے راضی
نہین ہین بادشاہ نے پوچھا کہ بلی اور کتے کس وقت سے انسانون
سے مانوس ہوئے ہین ریچھہ نے کہا جسوقت سے قوم بنی قابیل

بنی ہابیل پر غالب آئے بادشاہ نے کہا یہہ احوال کیونکر ہی اسے بیان کر
ریچھ نے کہا جس گھڑی قابیل نے اپنے بھائی کو جسکا نام ہابیل
تھا قتل کیا بنی ہابیل نے بنی قابیل سے قصاص چاہا اور انسے لڑائی کی
آخر بنی قابیل غالب آئے شکست دیکر تمام مال انکا لوٹ لیا اور
مواشی بیل اونٹ گدھے خچر سب لوٹ کر بہت مالدار ہو گئے
آپس مین دعوتین کین طرح طرح کے کھانے پکوائے حیوانون کو ذبح
کر کے کلے پائے انکے جابجا اپنے ہر ایک شہر اور گانون کے گرد بگرد
پھکوائے بلی اور کتون نے جو یہہ گوشت کی کثرت اور کھانے پینے
کی وسعت دیکھی اپنے ابنائے جنس کو چھوڑ کر رغبت سے انکی
بستیون مین آئے اور معین و مددگار ہوئے آج تک انسے ملے جلے
رہتے ہین شیر نے جب یہہ قصہ سنا نہایت متاسف ہو کر کہا *
لَاحَولَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِ * اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون
اور کئی بار اس کلمہ کو تکرار کہا ریچھ نے بادشاہ سے پوچھا کہ
بلی اور کتون نے جو اپنے ابنائے جنس سے مفارقت کی آپ کو
اسکا افسوس کیا ہی شیر نے کہا مجھے ان کے جانے کا کچھ
افسوس نہین مگر تاسف اس بات کا ہی کہ حکیمون نے لکھا
ہی بادشاہون کے واسطے انتظام و بندوبست مین

اسّے زیادہ کوئی فساد و نقصان نہین ہی کہ اُنکی فوج کے
مددگار جدا ہوکر دشمن سے جا ملین اِسواسطے کہ یے جاکر اُسکو
اوقات غفلت اور تمام نیک و بد اور سارے بھید سے
اطلاع کرد ینگے اور ہر ایک امر سے اُسے آگاہ کر کے راہین
پوشیدہ اور بہت سے مکر بتلادیوینگے یہہ سب بادشاہون کے
واسطے اور فوج کے لئے نہایت فساد عظیم ہی خدا اُن بلی
اور کتون مین کبھی برکت نکرے ریچھہ نے کہا جو کچھہ بادشاہ نے
چاہا خدا نے وہی کتون کے ساتھہ کیا اور بادشاہ کی دعا قبول
کی اُنکی نسل سے خیر و برکت اُٹھاکر بکریون کو دی بادشاہ نے
کہا یہہ کیونکر ہی اُسے بیان کر ریچھہ نے کہا اِسواسطے کہ ایک
کتیا پر بہت سے کتے جمع ہوکر پیٹ رکھاتے ہین جنے کے وقت
نہایت شدت و محنت سے آٹھہ دس بچے اور کبھی اِسّے بھی
زیادہ جنتی ہی مگر کبھی کسی نے بستی یا جنگل مین کتون کا
بہت ساغول نہ دیکھا حالانکہ اُنھین کوئی ذبح بھی نہین کرتا اور
بکریان باوجود اِسکے کہ تمام سال مین ایک یا دو بچے جنتی ہین
اور ہمیشہ ذبح ہوتی ہین پھر بھی گلے کے گلے جنگلون اور بستیون
مین نظر اتے ہین کہ شمار نہین ہو سکتا اِسکا سبب یہہ ہی کہ

کتے اور بلی کے بچون کو کھانے کے باعث بہت سی آفتین پہنچتی ہین اور کھانیکے اختلاف کے سبب وے امراض مختلف کہ کسی درند کو نہین ہوتے اُنھین ہوتے ہین اور اپنی بدی اور آدمیون کی ایذا کے باعث زندگی بھی اُنکی اور اُنکی اولاد کی کم ہوتی ہی اسیواسطے ذلیل و خراب ہین بعد اسکے شیر نے کلیلہ سے کہا کہ تو اب رخصت ہو وہان جنون کے بادشاہ کے روبرو جاکر جس بات کے واسطے مقرر ہوا ہی اُسکا سرانجام کر *

* فصل دوسرے قاصد کے بیان مین *

دوسرے قاصد نے جس گھڑی طایرون کے بادشاہ شاہ مرغ کے پاس جاکر یہہ احوال ظاہر کیا اسنے ماجرا حیوانون کا سنکر حکم کیا کہ سب طایر آنکر حاضر ہون چنانچہ انواع و اقسام کے طایر جنگلی پہاڑی دریائی نہایت کثرت سے کہ جنکا شمار خدا کے سوا کوئی بجا نے بموجب حکم کے آکر جمع ہوئے شاہ مرغ نے اُنسے کہا کہ آدمی دعوی کرتے ہین کہ سب حیوانات ہمارے غلام اور ہم اُنکے مالک ہین اسواسطے بہت حیوان جنون کے بادشاہ کے۔ انسانون سے مناظرہ کرتے ہین بعد اسکے طاؤس وزیر کہا کہ طایرون مین کون گویا و فصیح زیادہ ہی کہ وہان بھیجنے

لایق ہو اؤر انسانون سے جاکر مناظرہ کرے طاؤس نے کہا
یہان طایرونکی جماعت حاضر ہی جسکو فرمائے وہ وہان جاوے
شاہ مرغ نے کہا مجھے سب کا نام بتلادے کہ مین انھین پہچانون
طاؤس نے کہا ہدہد * مرغ * کبوتر * تیتر * بلبل * کبک *
سرخاب * ابابیل * کوّا * کلنگ * سنگ خوارہ *
کنجشک * فاختہ * قمری * ممولا * بط * بگلا * مرغابی *
ہزار داستان * شتر مرغ * وغیرہ یے سب حاضر ہین شاہ مرغ نے
طاؤس سے کہا کہ ایک ایک کو مجھے دکھاوے کہ مین دیکھون
اؤر ہر ایک کی خصلت و صفت معلوم کرون کہ اس کام کے
واسطے کون لایق ہی * طاؤس نے کہا ہدہد جاسوس مصاحب
سلیمان ابن داؤد کا یہہ ہی کہ لباس رنگ برنگ کے پہنے ہوئے
بیٹھا ہی وقت بولنے کے اسطرح جھکتا ہی کہ گویا رکوع اؤر
سجدہ کرتا ہی نیکی کے واسطے حکم کرتا اؤر بدی کو منع کرتا ہی
اسی نے سلیمان ابن داؤد کو شہر سبا کی خبر پہنچائی اؤر یہہ کہا
نے جو عجایب و غرایب جہان کے دیکھے ہین وے آپ نے
نہین دیکھے چنانچہ شہر سبا سے ایک خبر لایا ہون آپ کے
لئے کہ ہرگز جھوتھہ کا اُس مین دخل نہین وہان ایک رنڈی ہی

کہ جسکے جاہ و حشم کے بیان مین زبان قاصر ہی سلطنت اُس ملک
کی اُسکے اختیار مین ہی اور ایک تخت نہایت بڑا ہی کہ اُسپر
بیٹھتی ہی غرض تمام جہان کی نعمتین اُسکے یہان موجود ہین کسی چیز
کی کمی نہین مگر وہ اور اُسکی قوم کے لوگ سخت گمراہ ہین خدا کو
نہین مانتے آفتاب کو سجدہ کرتے ہین شیطان نے ازبسکہ ان
لوگون کو گمراہ کیا ہی ضلالت کو عین عبادت جانتے ہین خالق
کریم کو جسنے پیدا کیا زمین و آسمان و عرش اور تمام ظاہر و پوشیدہ
سے واقف ہی چھوڑ کر آفتاب کو کہ یہہ بھی اُسکے نور کا ایک
ذرہ ہی خدا جانتے ہین حالانکہ قابل پرستش کے اس واحد حقیقی
کے سوا کوئی نہین ہی * مرغ اذان کہنے والا یہہ ہی کہ تاج سر پر رکھے
ہوئے دیوار پر کھڑا ہی آنکھین سرخ بازو پھیلائے ہوئے دم
اٹھی ہوئی نہایت غیور اور سخی ہمیشہ تکبیر و تہلیل مین رہتا
ہی نماز کے وقت پہچانتا اور ہمسایونکو یاد دلاتا اور نصیحت کرتا
ہی صبح کے وقت اپنی اذان مین یہہ کہتا ہی ای ہمسائے کے
رہنے والو یاد کرو اللہ تعالی کو بہت دیر سے سوتے ہو موت اور
خرابی کو نہین یاد کرتے دوزخ کی آگ سے خوف نہین کرتے بہشت
کے مشتاق نہین ہوتے اللہ کی نعمتون کا شکر نہین کرتے یاد کرو

اُس شخص کو کہ سب لذتون کو نیست و نابود کریگا عاقبت کی راہ کا
توشہ تیار کرو اگر چاہتے ہو کہ آتش دوزخ سے محفوظ رہو تو
عبادت و پرہیزگاری کرو * اۏر تیسر ندا کرنیوالا یہہ تیلے پر کھڑا
ہوا ہی رخسارے سفید بازو ابلق رکوع اۏر سجدون کی کثرت
سے خمیدہ قامت ہو رہا ہی ندا کے وقت غافلون کو یاد دلاتا اۏر
بشارت دیتا ہی بعد اُسکے یہہ کہتا ہی شکر کرو اللہ کی نعمتون کا کہ
نعمت زیادہ ہو اۏر خدا پر بدگمانی نکرو اۏر اکثر مناجات مین خدا
سے یہہ دعا مانگتا ہی یا اللہ پناہ مین رکھہ مجھے شکاری جانورون
اۏر گیدڑون اۏر آدمیون کی بدی سے اۏر طبیب جو میرے
گوشت کھانیکے واسطے مریضونسے فایدہ بیان کرتے ہین اُنسے بھی
مجھے محفوظ رکھہ کہ اس مین میری زندگی نہین ہی یاد کرتا ہون مین
ہمیشہ خدا تعالی کو صبح کے وقت ندائے حق کرتا ہون کہ سب آدمی
سنین اۏر نیک نصیحت پر عمل کرین * کبوتر ہدایت کرنیوالا
یہہ ہی کہ نامہ لیکر دور دور شہرون کی سیر کرتا ہی اۏر کبھی
اُڑتے وقت نہایت افسوس سے یہہ کہتا ہی وحشت ہی
بھائیون کی جدائی سے اۏر اشتیاق ہی دوستون کی ملاقات کا
یا اللہ ہدایت کر مجھے وطن کی طرف کہ دوستون کی ملاقات سے

خوشی حاصل ہو اور کبک یہہ ہی کہ پھولون اور درختون مین ہمیشہ باغ کے اندر خوشخرامی کرتا اور نہایت خوش آوازی سے نغمہ سرائی مین مشغول رہتا ہی ہمیشہ وعظ و نصیحت سے یہہ کہتا ہی ای عمر و بنیاد کے فنا کرنیوالے باغ مین درختون کے لگانے والے شہر مین گھرونکے بنانے والے بلندی کے بیٹھنے والے زمانیکی سختی سے کیون غافل ہی پرہیز کر کسی دم خالق کو نہ بھول یاد کر اُس دن کو کہ یہہ عیش اور مکان چھوڑ کر گور کے اندر سانپ اور بچھوون مین جاکر پڑے گا اگر اس وطن کے چھوڑنے کے آگے ابھی سے خبردار ہو رہے تو بہتر ہی کہ وہان اچھے مکان مین پہنچے نہین تو خرابی مین پڑیگا * اور سرخاب یہہ ہی جسطرح کہ خطیب منبر پر چڑھتا ہی اسیطرح یہہ بھی دوپہر کے وقت ہوا مین بلند ہوکر زراعت کے انبارون پر جاکر انواع و اقسام کے نغمے نہایت خوش آوازی سے کرتا ہی اور اپنے خطبے مین یہہ کہتا ہی کہان ہین وے ارباب تجارت اور اہل زراعت کہ ایک دانہ بونے مین خدا کی رحمت سے بہت سی منفعت اُٹھاتے تھے ای صاحبو خدا کے خوف سے عبرت کرو موت کو یاد کرکے مرنیکے قبل اُسکی عبادت کا حق بجالاؤ اور اُسکے بندون کے ساتھہ

نیکی اور احسان کرو بخل کے باعث یہہ خیال جی مین نہ لاو کہ آج
ہمارے یہان کوئی فقیر محتاج نہ آوے اسواسطے کہ جو آج کے دن نیکی
کا درخت بٹھاویگا کل اسکا پھل اور مزہ اُٹھاویگا یہہ دنیا آخرت
کی کھیتی ہی جو کہ اس مین نیک عمل کی زراعت کریگا فائدہ
اُسکا قیامت مین پاویگا اگر کوئی عمل بد کریگا گھاس پھوس کی
مانند آتش دوزخ مین جلیگا یاد کرو اُس دن کو کہ خدا کافرونکو مومنون
سے جدا کرکے جہنم کی آگ مین ڈالیگا اور مومنون کو بہشت مین
پہنچاویگا * بلبل حکایت کرنیوالی یہہ شاخ درخت پر بیٹھی
ہوئی ہی ہتھوتا سا جسم اوڑنے مین چادر رخسارے سفید داہنے
بائین ہروقت متوجہ رہتی ہی نہایت فصاحت و خوش الحانی
سے نغمہ پردازی کرتی اور باغون مین انسانون کے ساتھہ گرم
صحبت رہتی ہی بلکہ اُنکے گھرون مین جاکر ہم کلام ہوتی ہی جسوقت
کہ وے یاد الہی سے غافل ہوکر لہو و لعب مین مشغول ہوتے ہین
وعظ و نصیحت سے کہتی ہی سبحان اللہ کتنے غافل ہو کہ اس
چند روزکی زندگی پر فریفتہ ہوکر حق کی یاد سے غفلت کرتے ہو
اسکے ذکر مین کیون نہین مشغول ہوتے یہہ نہین جانتے ہو کہ تم سب
مرنیکے واسطے پیدا ہوئے ہو بوسیدہ ہونیکے لئے پرورش ہوئے فنا ہونیکے

واسطے جمع ہوئے ہو یہہ گھر خراب ہونیکے واسطے بناتے ہو کب تک
اس دنیا کی نعمت پر فریفتہ ہوکر لہو ولعب مین مصروف رہوگے
آخرکل مرجاؤگے مٹی مین دفن ہوگے اب بھی ہوشیار ہو نہین جانتے
ہو کہ اللہ تعالی نے اصحاب فیل کے ساتھہ کیا کیا ابرہہ جو سردار اس
گروہ کا تھا چاہتا تھا کہ مکر و غدر سے خانۂ خدا کو منہدم کرے بہت
سے لوگون کو ہاتھیون پر بتھلاکر متوجہ بیت اللہ کا ہوا آخر خدا نے
انکے مکر و غدر کو باطل کیا گروہ کے گروہ طایرون کے اُن پر مسلط
کئے طایرون نے سنگریزے لیکر اسطرح سے سنگ افشانی کی
کہ سب کو ہاتھیون سمیت کرم خوردہ پتے کی مانند کردیا بعد اسکے کہتی
ہی الہی محفوظ رکھہ مجھکو لڑکون کی حرص اور تمام حیوانونکے شر سے *
کوّا کاہن یعنی اخبار غیب کی ظاہر کرنیوالا یہہ ہی سیہ فام پرہیزگار
ہر ایک چیز کی خبر کہ ہنوز ظاہر نہین ہوئی ہی بیان کرتا ہی
ہر وقت یاد الہی مین مصروف رہتا اور ہمیشہ سیر و سفر مین
اوقات بسر کرتا ہی ہر ایک دیار مین جاکر آثار قدیم کی خبر
لیتا ہی غفلت کی آفتون سے غافلون کو ڈراتا اور وعظ و نصیحت
سے یہہ کہتا ہی پرہیزگاری کرو اور خوف کرو اس روز سے کہ
گور مین بوسیدہ ہوجاؤگے اعمال کی شامتون سے پوست کھینچے

جاوینگے اب گمراہی سے اِس دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے
ہو تم الہی سے بھاگ کر کہین ٹھکانا اؤر مخلص نہین ہی اگر رہائی
چاہتے ہو تو صلواۃ و دعا مین مشغول ہو شاید اللہ تعالی رحم کرکے
بلا سے محفوظ رکھے * ابابیل ہوا مین سیر کرنیوالی یہہ ہی کہ ان نے
مین سبک پانون چھوٹے بازو بڑے بیشتر آدمیون کے
گھرون مین رہتی اؤر وہان اپنے بچون کو پرورش کرتی ہی
ہمیشہ صبح و شام دعا و استغفار پڑھتی ہی سفر مین بہت دور
نکل جاتی ہی گرمی کے دنون مین سرد مکانون مین اؤر جاڑون مین
گرم مکانون مین سکونت اختیار کرتی ہی ہمیشہ تسبیح و دعا مین یہی
ورد رکھتی ہی پاک ہی وہ جسنے پیدا کیا دریا اؤر زمین کو پہاڑونکا
قایم کرنے والا نہرونکا جاری کرنیوالا موافق قدر کے رزق و
موت کا مقدر کرنیوالا کہ اُسّسے ہرگز تجاوز نہین ہوتا وہی سفر مین
مسافرون کا مددگار رہی مالک ہی تمام روے زمین اؤر ساری
مخلوقات کا بعد اِس تسبیح و دعا کے کہتی ہی کہ ہر ایک دیار مین ہم
گئے سب بندون کو دیکھا اؤر اپنے وطن مین پھر آئے پاک ہی وہ
جسنے نر اؤر مادہ کو جمع کرکے اؤلاد کی کثرت عطا کی اؤر زاویۂ
نیستی سے نکال کر لباس ہستی کا پہنایا حمد ہی واسطے اُسکے کہ

پیدا کرنیوالا تمام بندون کا اور عطا کرنے والا نعمتون کا ہی *
کلنگ نگہبانی کرنے والا یہہ میدان مین کھرا ہی گردن لنبی پانون
چھوتے اُرنے کے وقت آدھے آسمان تک پہنچتا ہی رات کو
دو مرتبے نگہبانی کرتا اور حمد الہی مین تسبیح کرتا اور کہتا ہی پاک
ہی وہ اللہ جسنے اپنی قدرت سے ہر ایک حیوان کا جورا بنایا کہ
اپس کے ملنے سے توالد و تناسل ہو اور اپنے خالق کی یاد کرین *
سنگخوار خشکی کا رہنے والا یہہ ہی ہمیشہ جنگل بیابان مین
رہتا ہی صبح و شام یہہ ورد رکھتا ہی پاک ہی وہ جسنے پیدا کیا
آسمان اور زمین کو وہی پیدا کرنیوالا افلاک اور بروج اور
ستارون کا کہ بے سبب اُسیکے حکم سے پھرتے ہین پانی کا برسانا
ہوا کا چلانا رعد و برق کا ظاہر کرنا اُسی کا کام ہی وہی اُتھانیوالا
زمین سے بخارات کا جسکے سبب جہان کا انتظام ہی عجب
خالق ہی کہ بعد موت کے استخوان کہنہ و بوسیدہ کو زندہ کرتا ہی *
سبحان اللہ کیسا خالق ہی کہ زبان انسان کی اسکی حمد اور وصف
مین قاصر ہی کیا امکان کہ اسکی کنہ مین عقل کو رسائی ہو * ہزار
داستان خوش الحان یہہ شاخ درخت پر بیتھا ہوا ہی چھوتا سا
جسم حرکت مین سبک خوش آواز حمد الہی مین اسطرح الحان

سے نغمہ سرائی کرتا ہی حمد ہی واسطے اللہ کے کہ صاحب قدرت واحسان ہی یکتا ہی کہ کوئی اُسکا ہمتا نہین بخشش کرنے والا پوشیدہ اور ظاہر نعمتون کا دینے والا مثل دریا کے بیدریغ ہر ایک انسان کو فیضان نعمت سے سرفراز کرتا ہی اور کبھی نہایت افسوس سے اس طور پر کہتا ہی کیا خوش تھا وہ زمانہ کہ باغ مین پھولون کی سیر تھی تمام درخت انواع و اقسام کے میوون سے لدے تھے اس مین شاہ مرغ نے طاؤس سے کہا کہ ان مین سے تیرے نزدیک کون صاحب لیاقت زیادہ ہی کہ وہان اسکو بھیجیے کہ انسانون سے جاکر مناظرہ کرے اور اپنے ہمجنسون کا شریک ہووے طاؤس نے کہا کہ یے سب اس بات کی لیاقت رکھتے ہین اسواسطے کہ سب شاعر اور فصیح ہین مگر ہزار داستان اُن مین زیادہ فصیح و خوش الحان ہی شاہ مرغ نے اسکو حکم کیا کہ تو اب رخصت ہو کر وہان جا اور توکل خدا پر کر کہ وہی ہر حال مین معین اور مددگار ہی *

* تیسرے قاصد کے احوال مین *

تیسرے قاصد نے جسنگھرتی مکھیونکے سردار یعسوب کے پاس جاکر تمام احوال حیوانون کا بیان کیا یہہ تمام حشرات

الارض کا بادشاہ تھا سنتے ہی اُسنے حکم کیا کہ ان سب حشرات الارض حاضر ہون بموجب حکم کے مکھیان مچھر دانس پھنگے پسو زنبور پروانے غرض جتنے حیوان چھوٹے جسم کے کہ بازو سے اُڑتے ہین اور ایک سال سے زیادہ نہین جیتے آکر حاضر ہوئے بادشاہ نے جو خبر قاصد کی زبانی سنی تھی اُنسے بیان کی اور کہا کہ تم مین سے کون ایسا ہی کہ وہان جاوے اور حیوانونکی طرف ہوکر انسانون سے مناظرہ کرے سب نے عرض کیا کہ انسان کس چیز سے ہم پر فخر کرتے ہین قاصد نے کہا وے اس بات کا فخر کرتے ہین کہ قد و قامت ہمارے بڑے قوت زیادہ رکھتے ہین ہر ایک چیز مین حیوانون سے غالب ہین * زنبورون کے سردار نے کہا کہ ہم وہان جاکر انسانون سے مناظرہ کرینگے مکھیون کے رئیس نے کہا کہ ہم وہان جاکر اپنی قوم کی نیابت کرینگے مچھرون کے سردار نے کہا کہ ہم وہان جاوینگے ملخ کے سردار نے کہا کہ ہم وہان جاکر اپنے ابناے جنس کے شریک ہوکر انسانون سے گفتگو کرینگے اسی طرح ہر ایک اس بات پر مستعد ہوا بادشاہ نے کہا یہ کیا ہی کہ سب بے تامل و فکر وہان جانیکا قصد کرتے ہین پشے کی جماعت نے عرض کی کہ اے بادشاہ بھروسا

خدا کی مدد کا ہی اور یقین ہی کہ اُسکی مدد سے ہم اُن پر فتح پاوینگے اسواسطے کہ اگلے زمانے مین بڑے بڑے بادشاہ ظالم ہوئے ہین خدا کی مدد سے ہم اُن پر ہمیشہ غالب رہے ہین بارہا اسکا تجربہ ہوا ہی بادشاہ نے کہا اُس احوال کو بیان کرو مچھڑون کے سردار نے عرض کی کہ انسانون مین نمرود بادشاہ عظیم الشان تھا نہایت متکبر و گمراہ کہ اپنے دبدبے اور جاہ و حشم کے آگے کسی بشر کو خیال مین نہ لاتا ہمارے گروہ سے ایک پشہ کہ نہایت چھوٹا اور ضعیف الجثہ تھا اُسنے ایسے بادشاہ کو ہلاک کیا باوجود جاہ و مکنت کے کچھ اُسکا زور نہ چل سکا بادشاہ نے کہا تو سچ کہتا ہی زنبور نے کہا جسوقت کوئی آدمی اپنے سلاحون سے درست ہو کر ہاتھ مین نیزہ تلوار چھری تیر لیکر تیار ہوتا ہی ہم مین سے اگر کوئی پھر جا کر اُسے کاٹتی ہی اور سوئی کی نوک کے برابر ڈنک چبھوتی ہی اُسوقت کیا حال اُسکا تباہ ہوتا ہی بدن پھول جاتا ہی ہاتھ پاؤن سُست ہو جاتے ہین حرکت نہین کر سکتا بلکہ اُسے اپنی ڈھال تلوار کی بھی خبر نہین رہتی بادشاہ نے کہا سچ ہی مکھی نے کہا جسوقت انسانون کا بادشاہ نہایت حشمت و عظمت سے تخت پر بیٹھتا ہی اور دربان

چوکیدار نہایت جان فشانی اور خیر خواہی سے گرد بگرد اسکے کھڑے ہوتے ہین کہ کسی طرح کا رنج اور اذیت اسکو نہ پہنچے اسوقت ایک مکھی اسکے باورچی خانے یا جاضرور سے نکل کر نجاست سے تمام جسم آلودہ اسکے بدن اور کپڑے پر جا کر بیٹھتی اور ایذا دیتی ہی ہرگز اتنی قدرت نہین پاتے کہ اُسے بچا سکین بادشاہ نے کہا یہہ سچ ہی مچھر نے کہا اگر کوئی آدمی اپنی مجلس مین یا پردیکے اندر یا مسہری لگا کر بیٹھے اور ہماری گروہ سے کوئی جا کر اُسکے کپڑون مین گھس کر کاٹے کیا بیقرار ہو جاتا اور غصے مین آتا ہی مگر ہم پر کچھ زور نہین چل سکتا اپنا ہی سر پیٹتا ہی اور منہہ پر طمانچے مارتا ہی بادشاہ نے کہا یہہ تم سچ کہتے ہو مگر جنون کے بادشاہ کے سامھنے ان چیزون کا کچھ مذکور نہین ہی وہان عدل و انصاف و ادب و اخلاق و تمیز و فصاحت و بلاغت مین مناظرہ ہوتا ہی تم مین سے کوئی ایسا ہی کہ ان باتون مین سلیقہ رکھتا ہو بادشاہ کی یہہ بات سنتے ہی سب نے چپکے ہو کر سر جھکا لیا اور کچھ نکہا بعد اسکے ایک حکیم مکھیون کی جماعت سے نکل کر بادشاہ کے سامھنے آیا اور کہا خدا کی مدد سے مین اس کام کے واسطے جاتا ہون وہان حیوانون کا شریک ہو کر انسانون سے مناظرہ کرونگا بادشاہ

ے اور سب جماعت نے کہا جس چیز کا تو نے ارادہ کیا ہی
خدا اُس مین مدد کرے اور دشمنون پر تجھکو غالب رکھے غرض کہ
سب سامان سفر کا اُسکو دیکر رخصت کیا یہہ حکیم یہان سے جا کر
جنون کے بادشاہ کے سامھنے جہان اور سب حیوانات انواع
واقسام کے حاضر تھے موجود ہوا *

* چوتھے قاصد کے احوال مین *

چوتھا قاصد جسوقت شکاری جانورون کے بادشاہ عنقا کے پاس
گیا اور اس احوال کو بیان کیا اُسنے بھی حکم کیا کہ تمام جانور
ہماری گروہ کے حاضر ہون بموجب حکم کے گدھہ عنقا باز شاہین
چپل اُلّو طوطے غرض سب جانور گوشت کھانے والے کہ پنجے اور
منقار رکھتے ہین فی الفور آکر حاضر ہوئے عنقا نے انسے حیوانون
کے مناظرے کا احوال بیان کیا بعد اسکے شنقار وزیر سے کہا کہ ان
حیوانون مین کون اس امر کے لایق ہی کہ وہان اُسکو بھیجئے کہ
انسانون سے جا کر مقابلہ کرے اور اپنے ابناے جنس کا مناظرے
مین شریک ہووے وزیر نے کہا ان مین اُلّو کے سوا کوئی اس
بات کی لیاقت نہین رکھتا بادشاہ نے پوچھا اسکا کیا سبب کہ اسکے
سوا اور کوئی اس کام کے لایق نہین ہی وزیر نے کہا اسواسطے

کہ سب شکاری جانور آدمیون سے ڈرتے اور بھاگتے ہین اور اُنکا
کلام بھی نہین سمجھتے اور اُلّو اُنکی بستیون کے قریب بلکہ اکثر
پرانے مکانون مین کہ ویران ہوگئے ہین رہتا ہی زہد و قناعت
اُس مین اتنی ہی کہ کسی جانور مین نہین دن کو روزہ رکھتا اور
خدا کے خوف سے روتا ہی رات کو بھی عبادت مین مشغول
رہتا اور غافلون کو ہوشیار کرتا ہی اگلے بادشاہون کو جو کہ مرگئے
ہین یاد کرکے تاسف کرتا اور اُنکے حسب حال یہہ آیت پڑھتا ہی
کَم تَرَکُوا مِن جَنّاتٍ وَعُیُونٍ وَزُرُوعٍ وَمَقامٍ کَرِیمٍ وَنَعمَۃٍ کانُوا فِیہا
فاکِہِینَ کَذٰلِکَ وَاَورَثناہا قَوماً آخَرِینَ حاصل اُسکا یہہ ہی کہ باغ
و چشمے مکان و زراعت اور سب نعمتین کہ جنکے سبب خوش
رہتے تھے چھوڑ گئے اب مالک وہان کے اور لوگ ہوے عنقا نے
اُلّو سے کہا کہ شنقار نے جو تیرے واسطے تجویز کی ہی تو اُس مین
کیا کہتا ہی اُسنے کہا شنقار سچ کہتا ہی لیکن مین وہان جا نہین سکتا
اسواسطے کہ سب آدمی مجھسے دشمنی رکھتے اور دیکھنا میرا
منحوس جانتے ہین اور مجھ بیگناہ کو کہ اُنکا قصور مین نے کچھ
نہین کیا گالیان دیتے ہین اگر وہان مجھکو مناظرے کے وقت
دیکھینگے تو اور مخالف ہوجائینگے مخالفت سے پھر لڑائی کی نوبت

پہنچےگی اسے پھر یہہ ہی کہ مجھکو وہان نہ بھیجئے عنقا نے پھر اُتو سے پوچھا کہ ان حیوانون مین اس کام کے واسطے کون بہتر ہی اُسنے کہا آدمیون کے بادشاہ و امیر باز و شاہین چرغ کو بہت پیار کرتے ہین اور بجواہش تمام ہاتھون پر اپنے بیٹھالاتے ہین بادشاہ اگر انمین سے کسی کو وہان بھیجے تو بہتر ہی بادشاہ نے اُنکی جماعت کی طرف دیکھکر فرمایا تُمھارے نزدیک کیا صلاح ہی باز نے کہا اُلو سچ کہتا ہی مگر انسان ہماری بزرگی اس جہت سے نہین کرتے کہ ہمکو انسے کچھ قرابت ہی یا علم و ادب ہم مین زیادہ ہی جسکے سبب وے عزیز جانتے ہین صرف اپنے فایدے کے واسطے ہم سے اُلفت کرتے ہین شکار ہمارا چھین کر اپنے تصرف مین لاتے ہین روز و شب لہو و لعب مین مشغول رہتے ہین جس چیز کو خدا نے ان پر واجب کیا ہی کہ عبادت کرین اور روز قیامت کے حساب و کتاب سے درین اسکی طرف کبھی التفات نہین کرتے عنقا نے باز سے کہا کہ پھر تیرے نزدیک کسکا بھیجنا صلاح ہی اسنے کہا میرے نزدیک یہہ ہی کہ طوطے کو وہان بھیجئے اسواسطے کہ انسانون کے بادشاہ و امیر اور سب چھوٹے بڑے عورت و مرد جاہل و عالم

اسکو عزیز رکھے اور آپسے باتین کرتے ہین جو کچھ یہ کہتا ہی سب
متوجہ ہو کر سنتے ہین بادشاہ نے طوطے سے کہا کہ تیرے نزدیک کیا
صلاح ہی اُسنے کہا مین حاضر ہون وہان جا کر جیوانون کی طرف
سے انسانون سے مناظرہ کرونگا لیکن مین چاہتا ہون کہ بادشاہ اور
سب جماعت ملکر میری مدد کرین عنقا نے کہا تو کیا چاہتا ہی اسنے
کہا مجھے یہ منظور ہی کہ بادشاہ خدا سے یہ دعا مانگے کہ مین دشمنون پر
غالب رہون بادشاہ نے بموجب اسکے کہنے کے خدا سے مدد کے
واسطے دعا مانگی اور سب جماعت نے آمین کہی طوطے نے کہا ای
بادشاہ اگر دعا قبول نہو تو بے فایدہ رنج و محنت ہی اسواسطے کہ دعا
اگر سب شرطونکے ساتھ نہووے تو اُسکا نتیجہ کچھ ظاہر نہین ہوتا ہی
بادشاہ نے کہا دعا کے قبول ہونے کی شرطین کیا ہین انھین بیان کر طوطے
نے کہا دعا کے واسطے نیت صادق اور خلوص دل چاہیے جسطرح
اضطرار کی حالت مین کوئی شخص خدا سے دعا مانگتا ہی اسی طرح
دعا کے وقت خدا کی طرف دھیان رکھے اور چاہیے کہ دعا کے قبل نماز
پڑھے روزہ رکھے غریب و محتاج سے کچھ نیکی کرے جو حالت غم و
الم کی اسپر ہے جناب الہی مین اسکو عرض کرے سب نے کہا یہ
سچ کہتا ہی دعا مین یے چیزین ضرور ہین بادشاہ نے تمام جماعت

سے کہا کہ تم جانتے ہو آدمیون نے جور و ظلم حیوانون پر کیا ہی کہ
غریب اُنکے ہاتھون سے نہایت عاجز ہوئے یہان تک کہ ہمسے
باوجود دور رہونیکے پناہ ڈھونڈھی ہی اور ہم باوصف اسکے کہ
انسانون سے قوت و زور زیادہ رکھتے اور آسمان تک اُڑتے
ہین پر انکے ظلم سے بھاگ کر پہاڑون اور دریاؤن مین آکر چھپے اور
بھائی ہمارا شتر انسے بھاگ کر جنگل مین جا رہا انکے ملک کا رہنا
چھوڑ دیا تس پر بھی اُنکے ظلم سے مخلصی نہین پاتے لاچار ہو کر مناظرے
کی نوبت پہنچی اگرچہ ہم ایسے قوی ہین کہ ہم مین سے ایک جانور
اگر چاہے تو کتنے انسانون کو اٹھا لیجاوے اور غارت کرے لیکن
نیکون کو نہ چاہیے کہ ایسی بدی کرین اور انکی بد افعالی پر لحاظ رکھین
دیدہ و دانستہ ہم طرح دیتے اور خدا کو سونپتے ہین اسواسطے کہ
دنیا مین لڑنے بھڑنے سے کچھ فایدہ نہین اسکا ثمرہ و نتیجہ آخرت مین
پاینگے بعد اسکے کہا کتنے جہاز ایسے ہین کہ باد مخالف کے سبب تباہی
مین آگئے بس ہم انھین روبراہ لائے اور کتنے بندے ایسے ہین
کہ باد تند نے کشتیان انکی توڑ دین وے غوطے کھا کر ڈوبنے لگے ہمنے انھین
کنارے پر پہنچایا اسواسطے کہ حق تعالی ہمسے راضی و خوشنود ہو
اور اسطرح ہم اسکی نعمتون کا شکر بجا لاوین کہ اسنے ہمین قوی

جنہ کیا ہی اوٗر زور و قوت جتنی ہی وہی بہرصورت ہمارا معین و مددگار ہی *

* پانچوین قاصد کے احوال مین *

پانچوین قاصد نے جس گھڑی دریائی جانورون کے پادشاہ کے روبرو جاکر مناظرے کی خبر پہنچائی اسنے بھی اپنے تمام توابع لواحق کو جمع کیا چنانچہ مچھلی سینڈک نہنگ دُلفین کچھوا وغیرہ سب دریائی جانور رنگ برنگ کی شکلون اوٗر صورتون سے بمجرد حکم کے حاضر ہوئے پادشاہ نے جو کچھ قاصد کی زبانی سنا تھا انسے بیان کیا بعد اسکے قاصد سے کہا اگر انسان اپنے تئین قوت و شجاعت مین ہمسے زیادہ جانتے ہون مین ابھی جاکر ایک دم مین سبکو جلا پھونک دون اوٗر دم کے زور سے کھینچ کر نگل جاؤن قاصد نے کہا وے ان مین کسی چیز کا فخر نہین کرتے مگر اپنے تئین اس بات مین غالب جانتے ہین کہ ہم عقل و دانائی زیادہ رکھتے ہین ہر ایک علم و فن سے واقف اوٗر بہت سی صنعتین اوٗر تدبیرین جانتے ہین عقل و تمیز ہماری سی کسی مین نہین ہی پادشاہ نے کہا اُنکے علم اوٗر صنعتون کا احوال مفصل بیان کر کہ ہم بھی معلوم کرین قاصد نے کہا کیا پادشاہ کو معلوم نہین کہ وے اپنے علم

اور دانائی سے دریاے قلزم کے اندر جاکراسکی تہ سے جواہر
نکالتے ہین حیلے اور مکر سے پہار پر چرھکر گدھون اور عقابون
کو پکرکر نیچے اُتار لاتے ہین اسیطرح اپنے علم اور دانائی
سے لکریون کا پل بناکر بیلون کے کاندھون پر رکھتے اور بھاری
اسباب انکی پیٹھہ پرلادکر مشرق سے مغرب اور مغرب سے
مشرق تک لیجاتے ہین تمام جنگل اور بیابان طی کرتے ہین
فکر و دانائی سے کشتیان بناکر اسباب چرھاتے ہین اور دریا
دریا لئے پھرتے ہین پہارون اور ریتلون پر جاکر اقسام اقسام کے
جواہر اور سونا چاندی لوہا تانبا اور بہت سی چیزین زمین سے
کھود کر نکالتے ہین اگر ایک آدمی کسی نہر یا دریا یا وادی کے
کنارے پر جاکر ایک طلسم علم کے زور سے بنا دیوے پھر ہزار
تہنگ اور اژدہے اگر اُس جگہہ جاوین مقدور نہین کہ وہان گذر
کرسکین مگر جنون کے بادشاہ کے روبرو عدل و انصاف و حجت
و دلیل کا چرچا ہی قوت و زور حیلہ و مکر کا کچھہ مذکور نہین بادشاہ
نے جسوقت قاصد کی زبانی یہہ سب سنا جتنے اُسکے گرد و پیش
بیٹھے تھے سب کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اب تمہارے نزدیک
کونسا تدبیر ہی کون شخص وہان جاکر انسانون سے مناظرہ کریگا

کسینے کچھ جواب نہ دیا مگر دلفین کو دریاے شور مین رہتا ہی اون
آدمیون کے ساتھہ نہایت الفت رکھتا ہی جو شخص ڈوبتا ہی
اسکو پانی سے نکال کر کنارے پر ڈال دیتا ہی اسنے عرض کی
کہ دریائی جانورون مین اس کام کے واسطے مچھلی مناسب ہی
اسواسطے کہ وہ جسم مین بڑی صورت مین اچھی منھہ پاکیزہ
رنگ سفید بدن درست حرکت مین جلد پیرنے مین حد سے باہر
شمار مین سب دریائی جانورون سے زیادہ اولاد کی کثرت
کہ تمام ندی نالے دریا تالاب بھر جاتے ہین آدمیون کے نزدیک
اسکا مرتبہ بھی بڑا ہی اسواسطے کہ اسنے ایک بار انکی نبی کو اپنے
پیٹ مین پناہ دی اور پھر بحفاظت انکو مکان پر پہنچا دیا سب
آدمیون کو اعتقاد ہی کہ تمام زمین اسکی پیٹھہ پر قایم ہی بادشاہ نے
مچھلی سے پوچھا تو اس مین کیا کہتی ہی اسنے کہا مین وہان کسی طرح
نہین جا سکتی ہون اور انسانون سے مناظرہ بھی نہین کر سکتی
اسواسطے کہ میرے پاؤن نہین ہین کہ وہان تک پہنچون اور نہ
زبان ہی کہ انسے ہم کلام ہون پیاس کی مجھکو تاب نہین پانی سے
اگر ایک دم جدا ہون حالت تباہ ہو جاوے میرے نزدیک
اس کام کے لئیے کچھوا بہتر ہی کیونکہ وہ پانی سے جدا ہو کر خشکی

مین بھی رہتا ہی اسکے نزدیک دریااور رخش کی کار رہنا برابر ہی
اسکے سوا بدن بھی اسکا مضبوط اور پیتھر سخت ہی نہایت بردبار
اذیت ورنج کا متحمل ہوتا ہی بادشاہ نے کچھوے سے پوچھا کہ
تیرے نزدیک کیا صلاح ہی اسنے کہا یہہ کام مجھسے بھی نہین ہوسکے
گا چلنے کے وقت میرے پاؤن بھاری ہوجاتے ہین اور رستا دور
ہی مین کم گو بھی ہون کر زیادہ کلام مجھسے نہین ہوسکتا اسکے واسطے
دُلفین بہتر ہی کیونکہ وہ چلنے مین نہایت قوی گویائی کی قدرت
زیادہ رکھتا ہی بادشاہ نے پھر دلفین سے پوچھا کہ تیرے نزدیک
کیا صلاح ہی اسنے کہا اس امر کے لئے کینکڑا مناسب ہی اسواسطے
کہ پاؤن اسکے بہت سے ہین چلنے اور دوڑنے مین جلد چنگل
تیز ناخن سخت پیتھہ مضبوط گویا زرہ پوش ہی بادشاہ نے
کینکڑے سے کہا اسنے جواب دیا کہ مین وہان کس طرح جاؤن
دریا دل میرا بھدبلا پیتھہ کبڑی صورت نپٹ زبون ایسا
نہو کہ وہان میری ہنسی ہو بادشاہ نے کہا کہ تیری ہنسی کیون ہوگی تجھہ
مین عیب کیا ہی کینکڑے نے کہا کہ وے سب مجھے دیکھکر کہینگے
کہ یہہ حیوان بے سر کا ہی آنکھین گردن پر مُنہہ سینے مین گلے دونون
طرف سے پھٹے ہوئے پاؤن آتھہ وے بھی تیڑھے مُنہہ کے بھال

چلتا گویا سرب کا بنا ہی سب دیکھکر مجھے مسخرا بناوینگے بادشاہ
نے کہا کہ پھر وہان جانیکے لئے کون بہتر ہی کینکرتے نے کہا میرے
نزدیک نہنگ اس کام کے واسطے بہت مناسب ہی کیونکہ
پاؤن اسکے مضبوط اور چلتا بہت ہی وور میں جلد منہہ بڑا زبان
لنبی دانت بہت سے بدن سخت نہایت بردبار مطلب کے
واسطے انتظار بہت کرتا ہی کسی چیز مین جلدی نہین کرتا بادشاہ نے
مگر سے پوچھا اسنے کہا مین اس کام کے واسطے ہرگز مناسب نہین
ہون اسواسطے کہ مجھہ مین غصہ بہت ہی کودنا پھاندنا جس چیز کو
پانا لے بھاگنا یے سب عیب ہین غرض کہ سراسر غدار و مکار ہون
قاصد نے یہہ سنکر کہا وہان جانیکے واسطے کچھ زور و قوت و مکر کا
کام نچاہئے بلکہ عقل و وقار عدل و انصاف فصاحت و بلاغت
یے سب چیزین چاہئین مگر نے کہا مجھہ مین یہہ کوئی خصلت اور
وصف نہین ہی مگر میرے نزدیک اس کام کے واسطے مینڈک
بہتر ہی اسواسطے کہ وہ حلیم اور صابر و زاہد ہی رات دن خدا
کی یاد مین تسبیح پڑھتا اور صبح و شام نماز روزے مین مشغول
رہتا ہی آدمیوں کے گھرون مین بھی جاتا ہی بنی اسرائیل کے
نزدیک اُسکی قدر منزلت زیادہ ہی اسواسطے کہ ایکبار اسنے آنکے

ساتھ یہہ سلوک کیا کہ جسوقت نمرود نے ابراہیم خلیل اللہ کو آگ
مین ڈالا یہہ اپنے منہہ مین پانی لیکر آگ پر پتھر کتا تھا کہ آگ بجھ
جاوے اور اُنکے بدن مین اثر نکرے اور دوسری بار جبکہ موسی اور
فرعون سے لڑائی ہوئی اسنے موسی کی مدد کی اور یہہ فصیح بھی ہی باتین
بہت کرتا ہی ہمیشہ تسبیح و تکبیر و تہلیل مین مشغول رہتا
ہی اور خشکی و تری دونون مین پھرتا ہی زمین پر چلنا دریا مین
پیرنا یہہ سب جانتا ہی اعضا بھی مناسب ہین سر گول منہہ اچھا
آنکھین روشن ہاتھ پاؤن بڑے چلنے مین جلد آدمیون کے
گھرون مین جاتا اور خوف نہین کرتا ہی بادشاہ نے مینڈک سے
کہا کہ تیرے نزدیک اب کیا صلاح ہی اُسنے کہا مین بسرو چشم
حاضر ہون اور بادشاہ کا تابع جو حکم کیجے مجھکو قبول ہی اگر
وہان جانیکے واسطے تجویز کیا ہی مجھکو منظور ہی مین وہان
اپنے ابناے جنس کی طرف ہوکر انسانون سے مناظرہ کرونگا
لیکن امیدوار ہون کہ بادشاہ میری مدد اور اعانت کے
واسطے خدا سے دعا مانگے اسواسطے کہ بادشاہ کی دعا رعیت
کے حق مین قبول ہوتی ہی بموجب اُسکے کہنیکے بادشاہ نے خدا
سے دعا مانگی اور سب جماعت نے آمین کی پھر مینڈک

بادشاہ سے رخصت ہوا اور یہان سے جاکر جنونکے بادشاہ کے سامھنے حاضر ہوا *

* چوتھے قاصد کے بیان مین *

چھوتھا قاصد جسگھرّی ہوام کے بادشاہ یعنے کیرّے مکورّون کے سردار ثعبان کے پاس گیا اور تمام احوال حیوانون کا بیان کیا اُسنے سنتے ہی حکم کیا کہ سب کیرّے آکر حاضر ہون وہ ہین تمام سانپ بچھو گرگٹ چھپکلی سوس مار مکرّی جون جونتی کیچوے غرض جتنے کیرّے کہ نجاست مین پیدا ہوتے اور درخت کے پتون پر چلتے ہین سب آکر بادشاہ کے روبرو حاضر ہوئے اس کثرت سے انکا مجمع ہوا کہ سوا خدا کے کسی کا مقدور نہین کہ شمار کر سکے بادشاہ نے جو انکی صورتین شکلین عجیب و غریب دیکھین متعجب ہوکر ایک ساعت چپکا ہو رہا پھر اُنکی طرف تامل کرکے دیکھا کہ بہت سے حیوان ہین جسم چھوٹا اور ضعیف حواس و شعور بھی کم نہایت متفکر ہوا کہ اُنسے کیا ہوسکیگا افعی و زر سینہ پہ بیٹھا کہ تیرے نزدیک اُن مین کوئی اِس قابل ہی کہ مناظرے کے واسطے ہم وہان بھیجین کہ اِنسانون سے مقابلہ کرے اسواسطے کہ یہ حیوانات

اکثر گونگے بہرے اندھے ہیں ہاتھ پانوں کچھ بھی نہیں بدن پر بال و پر نظر نہیں آتے منقار و چنگل بھی نہیں اور بیشتر ضعیف و کم زور ہیں غرض بادشاہ کو اُنکے حال پر نہایت قلق و غم ہوا بے اختیار دل میں افسوس کرکے غم سے رونے لگا اور آسمان کی طرف دیکھکر خدا سے یہہ دعا مانگی کہ ای خالق و رازق تو ہی ضعیفوں کے حال پر رحم کرتا ہی اپنے فضل و احسان سے انکے حال پر نظر کر کہ تو ارحم الرحمین ہی بارے بادشاہ کی دعا سے جتنے حیوان کہ وہاں جمع تھے نہایت فصاحت و بلاغت سے باتیں کرنے لگے *

* ماہی کے خطبے کے بیان میں *

ماہی نے جو دیکھا کہ بادشاہ اپنی رعیت اور فوج پر بہت سی شفقت و مہربانی کرتا ہی دیوار کی طرف بلند ہو کر اپنے ساز کو درست کرکے خدا کی حمد میں نہایت خوش الحانی سے نغمہ سرائی کرنے لگا اور یہہ خطبہ بہت فصاحت و بلاغت سے پڑھا حمد و شکر اُس منعم حقیقی کو لایق ہی جسنے روے زمین پر انواع و اقسام کی نعمتیں پیدا کیں اور اپنی قدرت کاملہ سے حیوانات کو زاویہ عدم سے عرصۂ وجود میں لاکر صورتیں مختلف

بخششین موجود تھا قبل زمان و مکان اور زمین و آسمان کے جلوہ گر تھا نور وحدت سے بے آلایش امکان کے عقل فعال کو بے ترکیب ہیولا اور صورت کے تو رسیط پیدا کیا بلکہ ایک کن کے کہنے مین پردۂ نیستی سے نکال کر ساحت ہستی مین موجود کر دیا بعد اسکے کہا ای بادشاہ اس گروہ کے ضعف و ناتوانی پر کچھ غم نکر کیونکہ خالق انکا جسنے پیدا کیا اور رزق دیا ہمیشہ خبر گیران رہتا ہی جسطرح کہ ماباپ اپنی اولاد پر شفقت اور مہربانی کرتے ہین اسیطرح وہ بھی انکے حال پر رحم کرتا ہی اسواسطے کہ خدا نے جسوقت حیوانات کو پیدا کیا اور صورتین شکلین ہرایک کی مختلف بنائین کسیکو قوت عطا کی اور کسی کو کمزور رکھا بعضون کو دیاں دول بڑا بخشا اور بعضون کو چھوٹا جسم دیا مگر اپنی بخشش اور جود مین سبکو برابر رکھا ہی ہرایک کے موافق اسباب حصول منفعت اور آلات دفع مضرت کے عطا کئے اس نعمت مین سب برابر ہین ایک کو دوسرے پر کچھ فوقیت نہین ہاتھی کو جب کہ دیاں دول بڑا دیا اور قوت زیادہ بخشی دو دانت بھی لنبے بنائے کہ جنکے سبب درندون کے شر سے محفوظ رہتا اور سونڈ سے فائدہ اُٹھاتا ہی پشے کو اگر جسم

چھوٹا دیا تو اسکے بدلے دو بازو نہایت لطیف و سبک عطا کیے
جنکے باعث ارکر دشمنوں سے بچ رہتا ہی اس نعمت مین کہ جسکے
سبب منفعت اٹھاوین اوٗر شر سے محفوظ رہین چھوٹے بڑے
سب برابر ہین اسیطرح اس گروہ کو بھی کہ ظاہر مین بے بال
و پر نظر آتے ہین اس نعمت سے محروم نہین رکھا ہی جبکہ
خدا نے انکو اس حال پر پیدا کیا سب سامان کہ جسکے سبب
منفعت حاصل کرین اوٗر شر سے محفوظ رہین بنایا اگر بادشاہ
تامل کرکے انکے احوال کو دیکھے تو معلوم ہو کہ ان مین جو کہ جسم مین
چھوٹا اوٗر ضعیف ہی وہ اُرنے مین سبک اوٗر بے خوف ہی
کہ ہر ایک گزند سے محفوظ رہتا اوٗر منفعت حاصل کرنے مین
اضطراب نہین کرتا اوٗر تمام حیوانون مین جو کہ جسم مین بڑے
اوٗر قوت زیادہ رکھتے ہین وے قوت و دلیری کے سبب آپ
سے گزند دفع کرتے ہین مانند ہاتھی اوٗر شیر کے انکے سوا اوٗر بھی وہ
حیوان کہ جسم بڑے اوٗر قوتین زیادہ رکھتے ہین اوٗر بعضے جلد دوڑنے
اوٗر بھاگنے کے سبب ہر ایک شر سے محفوظ رہتے ہین مثل ہرن
اوٗر خرگوش و حمار وحشی وغیرہ کے اوٗر بعضے اڑنے کے باعث
مکر وہات سے پناہ مین رہتے ہین مانند طایرون کے اوٗر کتنے دریا مین

غوطے مارنے سے اپنے تئین خطرے سے بچاتے ہین جسطرح
دریائی جانور ہین اور کتنے ایسے ہین کہ گڑھون مین چھپ رہتے
ہین مثل چوہے اور چونٹی کے چنانچہ اللہ تعالی چونٹی کے قصے مین فرماتا
ہی قالت نملة یا ایها النمل ادخلوا مساکنکم لا یحطمنکم سلیمان
وجنوده وهم لا یشعرون یعنے چونٹیون کے سردار نے سب چونٹیون
سے کہا کہ اپنے اپنے مکانون مین چھپ رہو کہ سلیمان اور اُسکی
فوج تم کو پاؤن تلے مل نہ ڈالین کہ وے واقف نہین ہین اور
بعضے وے ہین کہ خدا نے انکے چمڑے اور کھال کو سخت بنایا ہی
جسکے باعث ہر ایک بلا سے محفوظ رہتے ہین جسطرح
کچھوے مچھلی اور جو دریائی جانور ہین اور کتنے وے ہین
کہ اپنے سر کو دم کے نیچے چھپا کر ہر ایک گزند سے بچ رہتے
ہین مانند خار پشت کے اور اُن حیوانون کے معاش پیدا کرنے
کی بھی بہت سی صورتین ہین بعضے جو دت نظر سے دیکھ کر
پرون کے زور سے اُڑتے ہین اور جہان کھانے کی چیز دیکھتے
ہین جا پہنچتے ہین مثل گدھ اور عقاب کے اور بعضے سونگھ
کر رزق اپنا ڈھونڈھ لیتے ہین جسطرح چونٹیان ہین جبکہ
خدا نے ان حیوانون کو کہ نہایت چھوٹے اور ضعیف ہین حواس

اۆر اسباب روزی پیدا کرنے کا نہ دیا اپنی مہربانی سے محنت اۆر رنج کی تخفیف کر دی جسطرح اۆر حیوان بھاگتے اۆر چھپنے کی محنت و مشقت اٹھاتے ہین یے اُس محنت سے محفوظ ہین اسواسطے کہ اُنکو ایسے مکانون اۆر پوشیدہ جگھون مین پیدا کیا ہی کہ کوئی واقف نہین بعضون کو گھاس مین پیدا کیا اۆر بعضون کو دانے مین چھپایا ہی بعضون کو حیوان کے پیٹ مین اۆر کتنون کو مٹی اۆر نجاست مین رکھا ہی اۆر ہر ایک کی غذا اُسی جگھہ بغیر حس و حرکت اۆر رنج و مشقت کے پہنچتا ہی قوت جاذبہ اُنکو عطا کی ہی جسکے سبب رطوبات کو کھینچ کر بدن کی غذا کرتے ہین اۆر اسی رطوبات کے باعث جسم مین قوت رہتی ہی جسطرح اۆر حیوانات رزق کے واسطے چلتے پھرتے اۆر گزند سے بھاگتے ہین یے اُس محنت و رنج سے محفوظ ہین اسیواسطے خدا نے انکے ہاتھ پاؤن نہین بنائے کہ چل کر روزی پیدا کرین نہ منہہ اۆر دانت دیئے کہ کچھہ کھاوین نہ حلق ہی جسکے سبب نگل جاوین نہ معدہ ہی کہ جسّے ہضم کرین نہ انتریان اۆر رودے ہین کہ جس مین ثفل جمع ہو نہ کبیرآ ہی کہ خون کو صاف کرے نہ طحال ہی کہ خلط سوداے

غلیظ کو جذب کرے نہ گردہ اور مثانہ ہی کہ پیشاب کو کھینچیں
رگیں ہیں کہ خون اُن مین جاری ہونے پاتے ہیں دماغ مین جنکے
سبب درستی حواس کی ہو امراض مزمنہ سے کوئی مرض اُنکو
نہین ہوتا کسی دوا کے محتاج نہین غرض سب آفتون سے کہ
جن مین بڑے بڑے قوی حیوان گرفتار ہین یے محفوظ ہین
پاک ہی وہ اللہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے اُنکے مطلب کو
جاری کیا اور ہر ایک رنج و عذاب سے محفوظ رکھا واسطے
اُسکے حمد و شکر ہی کہ ایسی نعمتین عطا کین جس گھڑی
ملخ اس خطبے سے فارغ ہوا ثعبان نے کہا خدا تیری فصاحت
و بلاغت مین برکت دیوے تو نہایت فصیح و بلیغ اور نہایت
عالم و عاقل ہی بعد اُسکے کہا تو وہان جا سکتا ہی کہ انسانون سے
جا کر مناظرہ کرے اُسنے کہا مین بسر و چشم حاضر ہون بادشاہ کے
فرمانے سے وہان جا کر اپنے بھائیون کا شریک ہونگا سانپ
نے اُسسے کہا وہان نکھیو کہ مین اژدہے اور سانپ کا بھیجا ہوا
آیا ہون ملخ نے کہا اسکا سبب کیا اسنے کہا اسواسطے کہ سانپ
اور آدمی مین عداوت و مخالفت بے اندازہ قدیم سے ہی
یہان تک کہ بعضے آدمی خدا پر بھی اعتراض کرتے ہین کہ اُنکو کیون

پیدا کیا ہی انسے کچھ فایدہ نہین بلکہ سراسر مضرت اوٗر نقصان
ہی ملخ نے کہا یہہ کیون کہتے ہین اسنے کہا اسواسطے کہ اُنکے مُنہہ مین
زہر ہوتا ہی انسے سواے حیوانون کی ہلاکی اوٗر موت کے کچھ
فایدہ نہین وے سب جہل و نادانی کے باعث بیہودہ بکتے ہین کسی
شی کی حقیقت و منفعت سے کچھ خبر نہین اسی واسطے خدا نے
انکو عذاب مین مبتلا کیا ہی حالانکہ وے سب انسے احتیاج رکھتے
ہین یہان تک کہ بادشاہ اوٗر امیران حیوانونکے زہر کو انگوٹھیون
مین رکھتے ہین کہ وقت پر کام آتا ہی اگر خوب تامل کرکے ان
حیوانات کے احوال اوٗر فایدے کو معلوم کرین اوٗر یہہ زہر جو
انکے مُنہہ مین ہوتا ہی اسکی منفعت کو جانین تو یہہ نہ کہین کہ خدا نے
اُنکو کیون پیدا کیا انسے کچھ فایدہ نہین اوٗر خدا پر بیہودہ اعتراض
نکرین اگرچہ خدا نے انکے زہر کو حیوانون کے ہلاک ہونیکا باعث
کیا ہی لیکن انکے گوشت کو اس زہر کے دفع کرنے کا سبب بنایا ہی
ملخ نے کہا اے حکیم کوئی فایدہ اوٗر بھی بیان کر سانپ نے کہا
جسوقت خدا نے ان حیوانات کو جنکا ذکر تو نے اپنے خطبے مین
کیا پیدا کیا اوٗر ہر ایک حیوان کی جنس کو اسباب اوٗر آلات
عطا کئے جنکے سبب منفعت کو پہنچتے اوٗر شر سے محفوظ رہتے

ہین بعضون کو معدہ گرم دیا ہی کہ چبانے کے بعد غذا ہضم ہو کر جزو
بدن ہوتی ہی سانپ کے واسطے نہ معدہ ہی کہ جس مین ہضم ہو
نہ دانت ہین کہ جسکے زور سے چابین بلکہ اسکے بدلے اُنکے مُنہہ مین
گرم زہر پیدا کیا ہی جسکے سبب کھانے اور ہضم کرتے ہین
اسواسطے کہ جسوقت سانپ کسی حیوان کے گوشت کو مُنہہ مین
لیکر زہر گرم اُسپر ڈالتا ہی فی الفور وہ گوشت گل جاتا ہی کہ یہہ
اسکو نگلتا ہی پس اللہ تعالی یہہ زہر اُنکے مُنہہ مین نہ پیدا کرتا تو
بیچارے کو کچھ کھا سکنے غذا کسی طرح میسر نہوتی بھوکھ کے مارے
ہلاک ہوجاتے کوئی سانپ جہان مین نظر نہ آتا ملخ نے کہا یہہ بیان
کر کہ انسے حیوانون کو کیا منفعت پہنچتی ہی اور زمین پر اُنکے پیدا
ہونیکا کیا فایدہ ہی اسنے کہا جس طرح اور جانورونکے پیدا کرنے سے
منفعت ہی اُسی طرح انسے بھی فایدہ حاصل ہی ملخ نے کہا اس
بات کو مفصل بیان کر اسنے کہا جسوقت اللہ تعالی نے تمام عالم کو
پیدا کر کے ہر ایک امر کو اپنی مرضی کے موافق درست کیا تمام خلایق
سے بعضے مخلوقات کو بعضون کے واسطے پیدا کیا اور انکے اسباب
بنائے موافق اپنی حکمت کے جس مین صلاحیت عالم کی جانی وہی
کیا مگر کبھی کسی علت کے سبب بعضون کے واسطے فساد و نقصان

ہو جاتا ہی یہہ نہین کہ اللہ تعالی انکو اس فساد مین مبتلا کرتا ہی ہر چند کہ اسکے عالم مین فساد و شر ہر ایک امر کا ظاہر و باہر ہی مگر اس خالق کی یہہ شان و عادت نہین ہی جس چیز مین صلاح و فلاح اکثر عالم کی ہو تھوڑے سے نقصان کے لئیے اسکو پیدا نہ کرے بیان اسکا یہہ ہی کہ جسوقت اللہ تعالی نے تمام ستارون کو پیدا کیا ان مین سے آفتاب کو عالم کے واسطے چراغ بنایا اور اسکی حرارت کو مخلوقات کی حیات کا سبب کیا تمام عالم مین یہہ آفتاب اسطرح ہی جیسے جسم مین دل ہوتا ہی جسطرح کہ دل سے حرارت غریزی پیدا ہو کر جسم مین پھیلتی اور وہی سبب زندگانی کا ہی اسیطرح آفتاب کی حرارت سے بھی خلایق کو فائدہ ہوتا ہی بعضون کو جو کبھی اسکے باعث کسی جہت سے فساد و نقصان لاحق ہوتا ہی خالق کو مناسب نہین ہی کہ انکے واسطے اسکو موقوف کر کے اکثر عالم کو فیض عام اور فائدہ تمام سے محروم رکھے یہی حال زحل و مریخ اور تمام ستارون کا ہی کہ انکے باعث صلاح و فلاح عالم کی ہی اگرچہ بعضے مخوس ساعتون مین گرمی یا سردی کی زیادتی سے بعضون کو نقصان پہنچتا ہی اسی طرح بادلون کو اللہ تعالی خلایق کی منفعت کے واسطے ہر ایک طرف بھیجتا ہی اگرچہ بعضے وقت انکے سبب حیوانات کو رنج

ہوتا ہی یا کثرت سیلابی سے غریبون کے گھر خراب ہو جاتے ہین بہی حال تمام درند چرند سانپ بچھو مچھلی نہنگ حشرات الارض کا ہی ان مین سے بعضون کو نجاست اور عفونت مین پیدا کیا ہی کہ ہوا تعفن سے صاف رہے ایسا نہو کہ بخارات فاسدہ کے اٹھنے سے ہوا متعفن ہو جاوے اور عالم مین وبا آوے کہ سب حیوان ایک بار ہلاک ہو جاوین اسیواسطے یے سب کیڑے حشرات الارض اکثر قصائیون یا مچھلی بیچنے ولون کی دوکانون مین پیدا ہوتے اور نجاست مین رہتے ہین جب کہ نجاست سے یے سب پیدا ہوئے جو کچھ نجاست کا اثر تھا اسکو انھون نے اپنی غذا کی ہوا صاف ہو گئی و باسے لوگ سلامت رہے اور یے چھوٹے کیڑے بڑے کیڑون کے واسطے غذا بھی ہین کہ وے انکو کھاتے ہین غرض خالق نے کسی شی کو بیفایدہ نہین پیدا کیا جو کوئی اس فایدے کو نہین جانتا ہی خدا پر اعتراض کرتا اور رکھتا ہی انکو کیون پیدا کیا ان مین کچھ فایدہ نہین حالانکہ یہہ سب جہل و نادانی ہی کہ خدا کے فعل پر اعتراض بیجا کرتے ہین اُسکی صنعت و قدرت سے کچھ واقف نہین مین نے سنا ہی کہ بعضے جاہل آدمی یہہ گمان کرتے ہین کہ اللہ تعالی کی مہربانی فقط

قمر سے تجاوز نہین کرتی اگر وے تمام موجودات کے احوال مین فکر و تامل کرین تو معلوم ہو کہ عنایت و مہربانی اُسکی ہر ایک صغیر و کبیر کے شامل ہی اسواسطے کہ مبدٔ فیاض سے تمام مخلوقات پر فیضان نعمت ہی ہر ایک اپنی استعداد کے موافق فیض اسکا قبول کرتا ہی *

* یہہ فصل حیوانونکے کیلونکے جمع ہونے کے بیان مین *

صبح کے وقت کہ تمام حیوانونکے وکیل ہر ایک ملک سے آکر جمع ہوئے اۆر جنون کا بادشاہ قضیئے کے انفصال کے واسطے دیوان عام مین آکر بیٹھا چوبدارونے بموجب حکم کے پکار کر کہا کہ سب نالش کرنیوالے اۆر داد کے چاہنے والے جن پر ظلم ہوا ہی سامہنے آکر حاضر ہون بادشاہ قضئے کے انفصال کرنیکو بیٹھا ہی اۆر قاضی مفتی حاضر ہین اس بات کے سنتے ہی جتنے حیوان و انسان کہ ہر ایک طرف سے آکر جمع ہوئے تھے صف باندھ کر بادشاہ کے آگے کھڑے ہوئے اۆر آداب و تسلیمات بجا لا کر دعائین دینے لگے بادشاہ نے ہر طرف خیال کیا دیکھا تو انواع و اقسام کی خلقت نہایت کثرت سے حاضر ہی ایک ساعت متعجب ہو کر ساکت رہ گیا بعد اسکے ایک حکیم جنی کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ تو اس

عجیب و غریب خلقت کو دیکھتا ہی اسسے غرض لی اہی بادشاہ
ہین انکو دیدۂ دل سے دیکھنا اور مشاہدہ کرتا ہون بادشاہ انکو
دیکھکر متعجب ہوتا ہی ہین اُس صانع حکیم کی حکمت و قدرت
سے متعجب ہون کہ جسنے انکو پیدا کیا اور انواع و اقسام کی
شکلین بنائین ہمیشہ پرورش کرتا اور رزق دیتا ہر ایک بلا سے
محفوظ رکھتا ہی بادشاہ بے اُسکے علم حضوری مین حاضر ہین اسواسطے
کہ جب اللہ تعالی اہل بصارت کی نظر سے نور کے پردے مین
پوشیدہ ہوا اور وہان وہم و فکر کا بھی تصور نہین پہنچتا ان صنعتونکو
اسنے ظاہر کیا کہ ہر ایک صاحب بصارت مشاہدہ کرے اور
جو کچھہ اسکے پردۂ غیب مین تھا اُسکو عرصہ گاہ ظہور مین لایا
کہ اہل نظر اسکو دیکھکر اسکی صنعت بے ہمتانی اور قدرت
دیکھائی کا اقرار کرین دلیل و حجت کے محتاج نہوین اور یے
صورتین کہ عالم اجسام مین نظر آتی ہین امثال و اشکال ان
صورتون کی ہین جو عالم ارواح مین موجود ہین وہ صورتین کہ
اُس عالم مین ہین نورانی و لطیف ہین اور یے تاریک کثیف
ہین جسطرح تصویرون کو ہر ایک عضو مین مناسبت ہوتی
ہی اُن حیوانون کے ساتھہ کہ جنکی وے تصویرین ہین اسیطرح

یہان صورتون کو بھی مناسبت ہی آن صورتون سے کہ عالم ارواح مین موجود ہین مگر وے صورتین تحریک کرنے والی ہین اور یے متحرک اور جوانسے بھی کم رتبہ ہین بے حس و حرکت اور بے زبان ہین اور یے محسوس ہین وے صورتین کہ عالم بقا مین ہین باقی رہتی ہین اور یے فانی و زایل ہوجاتی ہین بعد اسکے کھڑے ہوکر یہہ خطبہ پڑھا حمد ہی واسطے اُس معبود کے جسنے اپنی قدرت کاملہ سے تمام مخلوقات کو ظاہر کرکے عرصۂ کاینات مین انواع واقسام کی خلقت پیدا کی اور تمام مصنوعات کو جسمین کسی مخلوق کی عقل کو رسائی نہین ہی موجود کرکے ہر ایک اہل بصیرت کی نظر مین تجلی اپنی صنعت کے نور کی دکھلائی عرصہ گاہ دنیا کو چھہ طرفون سے محدود کرکے خلق کی اسایش کے واسطے زمان و مکان بنایا افلاک کے کتنے درجے بنا کر فرشتون کو ہر ایک جا متعین کیا حیوانات کو رنگ برنگ کی شکلین اور صورتین بخشین نعمت خانۂ احسان سے انواع واقسام کی نعمتین عطا کین دعا و زاری کرنے والون کو عنایت بے نہایت سے مرتبہ قرب کا بخشا جو کہ اسکی کنہ مین عقل ناقص کو دخل دیتے ہین انکو وادی ضلالت مین حیران و سرگردان رکھا

جنات کو قبل آدم کے آتش سوزان سے پیدا کر کے صور عجیب اور اجسام لطیف بخشے اور تمام مخلوقات کو نہانخانہ عدم سے ظاہر کر کے خصلتیں علحدہ علحدہ اور مرتبے جدے جدے عطا کئے بعضونکو اعلی علیین پر مکان سکونت کا بخشا اور بعضون کو تہ خانہ اسفل السافلین مین ڈالا اور کتنون کو ان دو درجون کے درمیان رکھا اور ہر ایک کو شبستان جہان مین شمع رسالت سے شاہراہ ہدایت پر پہنچایا حمد و شکر ہی واسطے اسکے جسنے ہمکو ایمان و اسلام کی بزرگی سے سرفراز کر کے روے زمین کا خلیفہ کیا اور ہمارے بادشاہ کو نعمت علم و حلم سے نصیبہ بخشا جسوقت یہہ حکیم خطبہ پڑھہ چکا بادشاہ نے انسانون کی جماعت کی طرف دیکھا بے ستر آدمی صورتین سبکی مختلف لباس طرح طرح کے پہنے ہوئے کھڑے تھے ان مین سے ایک شخص خوب صورت راست قامت تمام بدن خوش اسلوب نظر آیا وزیر سے پوچھا یہہ شخص کہان رہتا ہی اسنے کہا یہہ ایران کا رہنے والا ہی سرزمین عراق مین رہتا ہی بادشاہ نے کہا اسسے کہو کچھ باتین کرے وزیر نے اسکی طرف اشارہ کیا اسنے آداب بجا لا کر خطبہ کہ خلاصہ جسکا

یہہ ہی بڑا شکر ہی واسطے اسکے جسنے ہمارے رہنے کے لیئے وے شہر و قریے بخشے جنکی آب و ہوا تمام روے زمین سے بہتر ہی اور اکثر بندون پر ہمکو فضیلت بخشی حمد و ثناہی واسطے اسکے جسنے ہمکو عقل و شعور و فکر و دانائی تمیز یے سب بزرگیان عطا کین کہ اسکی ہدایت سے ہمنے صنعتین نادر اور علوم عجیب ایجاد کیئے اُسی نے سلطنت و نبوت ہمکو بخشی ہمارے گروہ سے نوح ادریس ابراہیم موسی عیسی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اتنے پیغمبر پیدا کیئے ہماری قوم سے بہت سے بادشاہ عظیم الشان فریدون دارا اردشیر بہرام نوشیروان اور کتنے سلاطین آل ساسان سے پیدا کیئے جنھون نے سلطنت و ریاست اور فوج و رعیت کا بند و بست کیا ہم سب انسانوںکے خلاصہ ہین اور انسان حیوانون کے خلاصہ ہین غرض ہم تمام جہان مین لب لباب ہین واسطے اسکے شکر ہی جسنے نعمات کاملہ ہمکو بخشین اور تمام موجودات پر بزرگیان دین جب آدمی یہہ خطبہ پڑھ چکا بادشاہ نے تمام جنون کے حکیمون سے کہا کہ اس آدمی نے جو اپنی فضیلتین بیان کین اور اُنسے اپنا فخر کیا تم اُسکا جواب کیا دیتے ہو سب نے کہا یہہ سچ کہتا ہی مگر صاحب العزیمت کم

کسی کو اپنے کلام کے آگے بڑھنے نہین دیتا تھا اس آدمی کی طرف
متوجہ ہو کر اسنے چاہا کہ سب باتون کا جواب دیوے اور انسانون
کی ذلت و گمراہی بیان کرے حکیمون سے مخاطب ہو کر کہا اے
حکیمو اس آدمی نے اپنے خطبے مین بہت سی باتین چھوڑ دین اور
کتنے عمدہ بادشاہون کا ذکر نہ کیا بادشاہ نے کہا انکو تو بیان کر اسنے
عرض کی کہ اس عراقی نے اپنے خطبے مین یہہ نکہا کہ ہمارے سبب
جہان مین طوفان آیا جتنے حیوان کرہ زمین پر تھے سب غرق
ہو گئے ہماری قوم مین انسانون نے بہت سا اختلاف کیا عقلین
پریشان ہو گئین سب عقلا حیران ہوئے ہم مین سے نمرود بادشاہ
ظالم پیدا ہوا جسنے ابراہیم خلیل اللہ کو آگ مین ڈالا ہماری
قوم سے بخت نصر ظاہر ہوا اسنے بیت المقدس کو خراب کیا
توریت کو جلا دیا سلیمان ابن داؤد اور تمام بنی اسرائیل کو قتل
کیا آل عدنان کو فرات کے کنارے سے جنگل اور پہاڑ کی
طرف نکال دیا نہایت ظالم و سفاک تھا کہ ہمیشہ خونریزی مین
مشغول رہتا بادشاہ نے کہا اس احوال کو یہہ آدمی کیونکر بیان
کرتا اس کہنے سے اسکو فایدہ نہ تھا بلکہ یہہ سب اسکی مذمت ہے
صاحب التربیت نے کہا کہ عدل و انصاف سے یہہ بات

معتقد ہی کہ مناظرے کے وقت سب فضیلتین اپنی بیان کرے
اور عیبون کو چھپاوے توبہ اور عذر نکرے بعد اسکے بادشاہ نے
پھر انسانون کی جماعت کی طرف دیکھا ان مین سے ایک شخص
گندم رنگ دبلا پتلا داڑھی بڑھی کمر مین زنار سرخ دھوتی
باندھے ہوئے نظر آیا وزیر سے پوچھا یہہ کون شخص ہی
اسنے کہا یہہ ہندی جزیرہ سراندیپ مین رہتا ہی بادشاہ نے
کہا اسے کہو یہہ بھی کچھ اپنا احوال بیان کرے چنانچہ اسنے بھی
بادشاہ کے بموجب حکم کے کہا شکر ہی واسطے اسکے جسنے
ہمارے لئے ملک وسیع اور بہتر عطا کیا کہ رات اور دن
وہان ہمیشہ برابر ہی سردی گرمی کی زیادتی کبھی نہین ہوتی
آب و ہوا معتدل درخت اچھے ہرے گھاس وہان کی سب دوا
کھانین جواہرات کی بے انتہا سبزہ وہان کا ساک لکڑی بنشکر
سنگریزے وہان کے یاقوت و زبرجد حیوان موٹے تازے
چنانچہ ہاتھی کہ سب حیوانون سے موٹا اور جسم مین بڑا ہی
آدم کی بھی ابتدا وہین سے ہی اسیطرح تمام حیوانات کہ
سب کی ابتدا خط استوا کے نیچے سے ہی ہمارے شہر سے انبیا
اور حکیم بہت ظاہر ہوئے اللہ تعالی نے صنعتین عجیب و غریب

ہمکو عطا کین نجوم و سحر اور کہانت بے سبب علوم بخشے ہمارے
ملک کے انسانونکو ہر ایک صنعت و خوبی مین سب سے بہتر
کیا صاحب العزیمت نے کہا اگر تو اپنے خطبے مین یہہ بھی داخل
کرتا کہ بعد ہمنے جسم کو جلایا بتون کی پرستش کی زنا کی کثرت سے
اولاد پیدا ہوئی ہم سب تباہ اور روسیاہ ہوئے تو لایق
انصاف کے ہوتا بعد اسکے پادشاہ نے ایک آدمی کو دیکھا
قد لنبا زرد چادر اوڑھے ہوئے ہاتھ مین ایک کاغذ لکھا ہوا اسکو
دیکھتا اور آگے پیچھے جاتا اور حرکت کرتا ہی وزیر سے پوچھا
یہہ کون شخص ہی اسنے کہا یہہ شخص عبرانی بنی اسرائیل کی
قوم سے شام کا رہنے والا ہی فرمایا اسے کہو کچھ بیان کرے
وزیر نے اُسکی طرف اشارہ کیا اسنے بموجب حکم کے خطبہ
طولانی کہا حاصل اور خلاصہ اُسکا یہہ ہی پڑھا شکر ہی واسطے
اس خالق کے جسنے تمام اولاد آدم مین بنی اسرائیل کو مرتبہ
فضیلت کا دیا اور اُنکی نسل سے موسی کلیم اللہ کو مرتبہ نبوت
کا بخشا حمد و شکر ہی واسطے اُسکے جسنے ہمکو ایسے نبی کے تابع کیا
اور ہمارے واسطے انواع و اقسام کی نعمتین عطا کین صاحب
العزیمت نے کہا یہہ کیون نہین کہتا ہی کہ ہمکو خدا نے اپنے غضب

سے مسخ کر کے ریچھ اور بندر بنایا اور بت پرستی کے سبب
ذلت و خرابی مین ڈالا بعد اسکے پھر بادشاہ نے انسانون کی
جماعت کی طرف دیکھا ایک شخص لباس پشمینہ پہنے ہوے
نظر آیا کمر مین تسمہ بندھا ہاتھہ مین انگیٹھی اُس مین لوبان
جلا کر دھوان کر رہا ہی اور الحان سے کچھ بآواز بلند پڑھتا
ہی وزیر سے پوچھا یہہ کون شخص ہی اُسنے کہا یہہ شخص
سریانی حضرت عیسی کی امت سے ہی فرمایا اُسے کہو کچھ باتین
کرے سریانی نے بموجب حکم کے خطبہ کہ خلاصہ اُسکا یہہ ہی پڑھا
شکر ہی واسطے اُس خالق کے جسنے حضرت عیسی کو بطن
مریم سے بغیر باپ کے پیدا کر کے معجزہ نبوت کا بخشا اور
اُسکے سبب بنی اسرائیل کو گناہون سے پاک کیا اور ہمکو اُسکے
توابع و لواحق سے بنایا ہمارے گروہ سے بہت سے عالم و عابد
پیدا کیے دلون مین ہمارے رحمت و مہربانی اور رغبت عبادت
عطا کی شکر ہی واسطے اُسکے جسنے ہمکو ایسی نعمتین بخشین
اسکے سوا اور بھی بہت سی فضیلتین ہم مین ہین کہ اُنکا ذکر ہمنے
نہین کیا صاحب العزیمت نے کہا سچ ہی یہہ بھول گیا کہ ہمنے
اسکی عبادت کا حق ادا نکیا کافر ہو گئے صلیب کی پرستش کی

اور سور کو قربانی کر اسکا گوشت کھانے لگے خدا پر کفر و بہتان کیا
بعد اسکی بادشاہ نے ایک آدمی کو دیکھا دبلا پتلا گندم رنگ تہبند
باندھے چادر اوڑھے ہوئے کھڑا ہی پوچھا یہ کون شخص ہی
وزیر نے کہا یہ شخص قریشی کے کار ہنے والا ہی کہا اسے کہو یہ
بھی کچھ اپنا احوال بیان کرے بموجب حکم کے اسنے کہا شکر ہی
واسطے اللہ کے جسنے ہمارے لئے نبی مرسل محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کو بھیجا اور ہمکو اسکی امت مین داخل کیا قرآن کی
تلاوت اور نماز پنجگانہ و روزہ رمضان و حج و زکواۃ کے واسطے
فرمایا بہت سی فضیلتین اور نعمتین مثل لیلۃ القدر اور نماز
جماعت اور علوم دین کے ہم کو بخشین اور بہشت مین داخل
ہونیکا ہمسے وعدہ کیا شکر ہی واسطے اسکے جسنے ہم کو
ایسی نعمتین عطا کین ان کے سوا اور بھی بہت سی فضیلتین
ہم مین ہین جنکا بیان نہایت طول طویل ہی صاحب العزیمت
نے کہا یہ بھی کہہ کہ ہمنے پیغمبر کے بعد دین کو چھوڑ دیا
منافق ہوگئے جب دنیا کے واسطے اماموں کو قتل کیا
بادشاہ نے پھر انسانوں کی جماعت کی طرف دیکھا ایک
شخص سفید رنگ اصطرلاب اور رصد کے اسباب

ہاتھہ مین لئیے ہوے نظر آیا پوچھا یہہ کون ہی وزیر نے کہا
یہہ شخص رومی سرزمین یونان کا رہنے والا ہی بادشاہ
نے کہا اسے کہو یہہ بھی اپنا احوال بیان کرے چنانچہ اسنے
بھی بموجب حکم کہا حمد ہی واسطے اسکے جسنے ہمکو اکثر
مخلوقات پر فضیلت بخشی ہمارے ملک مین انواع و اقسام
کے میوے اور نعمتین پیدا کین اپنے فضل و احسان سے
ہم کو علوم عجیب و صنایع غریب بخشے ہریک شی کی منفعت
پہچاننا رصد بنا کر آسمان کا احوال جاننا ہیئت ہندسہ نجوم
رمل طب منطق حکمت اسکے سوا اور بہت سے علوم ہمکو
بتلائے صاحب العزیمت نے کہا ان علمون پر تم عبث
فخر کرتے ہو اسواسطے کہ یے علوم تمنے اپنی دانائی سے نہین
ایجاد کئیے بلکہ بطلیموس کے زمانے مین علماء بنی اسرائیل سے
سیکھہ لئیے اور بعضے علوم ثامسطیوس کے وقت مین مصر کے
عالمون سے اخذ کئیے ہین بعد اسکے اپنے ملک مین رواج دیکر
اب اپنی طرف نسبت کرتے ہو بادشاہ نے حکیم یونانی سے
پوچھا کہ یہہ کیا کہتا ہی اسنے کہا سچ ہی ہمنے اکثر علوم اگلے
حکیمون سے حاصل کئیے ہین جسطرح اب ہمسے اور لوگ

متیاسے ہین یہی کارخانہ دنیا کا ہی کہ ایک سے دوسرے کو فایدہ
پہنچتا ہی چنانچہ حکماء فارس نے نجوم و رصد کا علم ہند کے حکیموں
سے اخذ کیا اسیطرح بنی اسرائیل کو سحر و طلسم کا علم سلیمان
ابن داؤد سے پہنچا بعد اسکے آخر صف مین ایک آدمی نظر
آیا بدن قوی بڑی سی داڑھی آفتاب کی طرف نہایت
اعتقاد سے دیکھتا تھا بادشاہ نے پوچھا یہہ کون ہی وزیر نے
کہا یہہ شخص خراسانی ہی کہا اسے کہو کچھ یہہ بھی اپنا احوال
کہے چنانچہ اسنے بھی بموجب حکم کے کہا شکر ہی واسطے اللہ کے
جسنے ہمکو طرح طرح کی نعمتین اور بزرگیان بخشین ہمارے
ملک کو کثرت آبادی مین سب ملکون سے بہتر کیا اور اپنے
پیغمبرون کی زبانی ہماری تعریف کلام ربانی مین داخل کی
چنانچہ کتنی آیتین قرآن کی ہماری بزرگی و فضیلت پر دلالت
کرتی ہین غرض شکر ہی اُسکا جسنے ہمکو قوت ایمان کی سب
انسانون سے زیادہ بخشی اسواسطے کہ ہم مین سے بعضے توراۃ
و انجیل کو پڑھتے ہین گو کہ اسکے مطلب کو نہین سمجھتے مگر حضرت
موسی اور عیسی کی نبوت کو برحق جانتے ہین اور بعضے قرآن
کو پڑھتے ہین اگرچہ اُسکے معنے نہین جانتے لیکن پیغمبر آخر الزمان

کے دین کو دل سے قبول کرتے ہین ہمنے امام حسین کے غم مین
لباس ماتمی پہنا اور مروانیون سے خون کا بدلا لیا اور اُسکے
فضل سے امیدوار ہین کہ امام آخرالزمان کا ظہور ہمارے ہی
ملک مین ہوگا بادشاہ نے حکیمو نکی طرف دیکھکر فرمایا
کہ اس آدمی نے جو اپنا فخر و مرتبہ بیان کیا تم اُسکا کیا جواب دیتے
ہو ایک حکیم نے کہا اگر یے فاسق و فاجر و سنگدل نہوتے
اور آفتاب و ماہتاب کی پرستش نکرتے تو واقعی یے سب
باتین موجب فخر کی ہوتین جب کہ سب انسان اپنا اپنا مرتبہ
اور بزرگیان بیان کر چکے چوبدار نے پکار کر کہا صاحبو اب شام
ہوئی رخصت ہو صبح کو پھر حاضر ہونا *

* یہہ فصل شیر کے احوال مین *

تیسرے دن جس وقت تمام حیوان و انسان بادشاہ کے
روبرو صف باندھکر کھڑے ہوئے بادشاہ نے سبکی طرف
متوجہ ہوکر دیکھا گیدڑ سامنے نظر آیا پوچھا تو کون ہی اُسنے
عرض کی کہ مین حیوانون کا وکیل ہون بادشاہ نے کہا تجھکو کسنے
بھیجا ہی اسنے کہا مجھکو درندون کے بادشاہ شیر ابوالحارث
نے بھیجا ہی فرمایا وہ کس ملک مین رہتا اور رعیت اُسکی

کون ہی کہا جنگل و بیابان مین رہتا ہی اور تمام وحوش و بہایم
اسکی رعیت ہین پوچھا اسکے مددگار کون ہین کہا جیسے باز ہے
ہرن خرگوش لومڑی بھیڑ یے سب اسکے یار و مددگار ہین
فرمایا اسکی صورت اور سیرت بیان کر گیدڑ نے کہا وہ دیلِ
ڈول مین سب حیوانون سے بڑا قوت مین زیادہ ہیبت و جلال
مین سب سے برتر سینہ چوڑا کمر پتلی سر بڑا اکانیان مضبوط
دانت اور چنگل سخت آواز بھاری صورت مہیب کوئی
انسان و حیوان خوف سے سامھنے نہین آسکتا ہر ایک بات مین
درست کسی کام مین یار و مددگار کا محتاج نہین سخی ایسا کہ
شکار کر کے سب حیوانات کو تقسیم کر دیتا ہی اور آپ موافق
احتیاج کے کھتا ہی جب کہ دور سے روشنی دیکھتا ہی
نزدیک جاکر کھڑا ہوتا ہی اسوقت غصہ اسکا فرو ہوجاتا ہی
کسی عورت اور لڑکے کو نہین چھیڑتا راگ سے بہت خواہش
و رغبت رکھتا ہی کسی سے ڈرتا نہین مگر جونتی سے کہ یہ اسپر
اور اسکی اولاد پر غالب ہی جس طرح پشہ ہاتھی اور بیل پر
اور مکھی آدمیون پر غالب ہی بادشاہ نے کہا وہ اپنی رعیت
سے کیا سلوک کرتا ہی عرض کی کہ وہ رعیت سے بہت سلوک و

براحت کرتا ہی بعد اسکے مین احوال اسکا مفصل بیان کرونگا *

* فصل ثعبان و تنین کے بیان *

بعد اسکے بادشاہ نے داہنے بائین جو خیال کیا اچانک ایک آواز
کان مین پہنچی دیکھا تو مانع اپنے دونون بازؤن کو حرکت دیتا اور
نہایت آواز باریک سے نغمہ سرائی کرتا ہی پوچھا تو کون ہی
اُسنے کہا مین تمام کیرے مکرون کا وکیل ہون مجھکو اُنکے بادشاہ
نے بھیجا ہی پوچھا وہ کون ہی اور کہان رہتا ہی عرض کی کہ نام
اسکا ثعبان ہی بلندیون اور پہاڑون پر کرۂ زمہریر کے متصل
رہتا ہی جہان ابر و باران اور روئیدگی کچھ نہین حیران وہان
شدت سرما سے ہلاک ہو جاتے ہان بادشاہ نے پوچھا اسکی
فوج و رعیت کون ہی اسنے کہا کہ تمام سانپ بچھو وغیرہ
اسکی فوج و رعیت ہین اور روئے زمین پر ہر ایک مکان
مین رہتے ہین پوچھا وہ اپنی فوج سے جدا ہو کر اتنی بلندی پر کیون
جاکر رہا ہی کہا اسواسطے کہ اسکے مُنہہ مین زہر ہوتا ہی اُسکی
گرمی سے تمام بدن جلتا ہی وہان کرہ زمہریر کی سردی سے
خوش رہتا ہی بادشاہ نے کہا اُسکی صورت و سیرت بیان کر
کہا صورت و سیرت اسکی بعینہ مثل تنین کے ہی فرمایا تنین کے

دمعت کسکو معلوم ہہین جو بیان کرے ملخ نے کہا دریائی جانورون کا
وکیل مینڈک سامھنے حضور مین حاضر ہی اسسے پوچھئے بادشاہ نے
اسکی طرف دیکھا یہہ دریاکے کنارے ایک ٹیلے پر کھڑا ہوا تسبیح
وتہلیل مین مشغول تھا پوچھا توکون ہی اسنے کہا مین دریائی
جانورون کے بادشاہ کا وکیل ہون فرمایا اسکا نام و نشان بیان
کر کہا نام اسکا نہین ہی دریاے شور مین رہتا ہی تمام دریائی
جانور کچھوے مچھلی مینڈک نہنگ اسکی رعیت ہہین بادشاہ
نے کہا اسکی شکل وصورت بیان کر اسنے کہا وہ ڈیل ڈول
مین سب دریائی جانورون سے بڑا صورت عجیب شکل مہیب
قد لنبا تمام دریا کے جانور اسسے خوف کرتے ہہین سر بڑا آنکھین
روشن منہہ چوڑا دانت بہت جتنے دریائی جانور پاتا ہی
بیشمار نگل جاتا ہی جب کہ بہت کھانے سے بدہضمی ہوتی ہی
اُسوقت کمان کی طرح خم ہو کر سرا ؤر دم کے زور پر کھڑا ہوتا
اؤر بیچ کے دھڑ کو پانی سے نکال کر ہوا مین بلند کرتا ہی آفتاب
کی حرارت سے اسکے پیٹ کا کھانا ہضم ہو جاتا ہی اؤر بیشتر
اس حالت مین بیہوش بھی ہو جاتا ہی اُسوقت بادل جو دریا
سے اُٹھتے ہہین اسکو لیکر خشکی مین ڈال دیتے ہہین پھر وہ مرجاتا

اور درندون کی غذا ہوتا ہی اور کبھی بادلون کے ساتھہ بلند ہوکر یاجوج وماجوج کی حد مین جاگرتا ہی اور چند روز انکی کھانے مین آتا ہی غرض جتنے دریائی جانور ہین اُسّے ڈرتے اور بھاگتے ہین یہہ کسی سے نہین ڈرتا مگر ایک جانور چھوٹا پشے کے برابر ہی اُسّے نہایت خوف کرتا ہی اسواسطے کہ وہ جسوقت اسکو کاٹتا ہی زہر اُسکا تمام بدن مین اسکے اثر کرجاتا آخر پہر مرجاتا ہی اور تمام دریائی جانور جمع ہوکر ایک مدت تلک اُسکا گوشت کھاتے ہین جسطرح اور چھوتے جانورونکو پہر کھاتا ہی اُسیطرح وے سب ملکر اسکو کھاتے ہین یہی حال شکاری جانورون اور طایرون کا ہی کنجشک وغیرہ پشون اور چونٹیون کو کھاتے ہین اور اُنکو باشے وشاہین شکار کرتے ہین پہر باز وعقاب اور گدھہ باشہ وشاہین کو شکار کرکے کھاجاتے ہین آخر کو جب وے مرتے ہین تمام کیڑے مکوڑے چھوتے جانور انکو کھاتے ہین یہی حال انسانونکا ہی کہ وے سب ہرن پاڑھے بکری بھیڑ اور طایرون کے گوشت کو کھاتے ہین جب کہ مرجاتے ہین قبر مین چھوتے چھوتے کیڑے انکے جسم کو کھاتے ہین تمام جہان کا یہی حال ہی

کبھی بڑے حیوان چھوٹے حیوان کو کھاتے ہین اور کبھی چھوٹے حیوان بڑے حیوانون پر دانت مارتے ہین اسیواسطے حکیمون نے کہاہی کہ ایک کے مرجانے سے دوسرے کی بہتری ہوجاتی ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتاہی وَتِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ وَمَا یَعْقِلُهَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ یعنی نوبت بنوبت پھیرتے ہین ہم زمانیکو آدمیون مین اور سواے عالمون کے کوئی اس بات کونہین جانتاہی بعد اسکے کہا مین نے سناہی کہ سب آدمی گمان کرتے ہین کہ ہم مالک اور تمام حیوان ہمارے غلام ہین مینے جو حیوانون کا احوال بیان کیا اسے کیون نہین دریافت کرتے کہ سب حیوانات مساوی ہین کچھ فرق نہین کبھی تو کھاتے ہین اور کبھی آپ دوسرون کی غذا ہوجاتے ہین معلوم نہین کہ حیوانون پر کس چیز سے فخر کرتے ہین حالانکہ جو حال ہمارا ہی وہی حال انکا ہی کیونکہ نیکی اور بدی بعد مرنیکے ظاہر ہوتی ہی مٹی مین سب مل جاوینگے آخر خدا کی طرف رجوع کرینگے بعد اسکے بادشاہ سے کہا کہ انسان جو یہہ دعوی کرتے ہین کہ ہم مالک اور سب حیوان غلام ہین اس مکرو بہتان سے انکے سخت تعجب ہی نپٹ جاہل ہین کہ ایسی بات

خلاف قیاس کہتے ہین مین حیران ہون کہ وے کیونکر یہہ تجویز
کرتے ہین کہ سب درند چرند شکاری جانور اژدہے نہنگ
سانپ بچھو انکے غلام ہین یہہ نہین جانتے کہ اگر درند جنگل سے
اور شکاری جانور پہارون سے اور نہنگ دریا سے
نکل کر اُن پر حملہ کرین کوئی انسان باقی نرہے اور انکے ملک
مین آکر سبکو تباہ کر دیوین ایک آدمی جیتا نہ بچے غنیمت
نہین جانتے اور اُسکا شکر نہین کرتے ہین کہ خدا نے انکے ڈنک
سے اُن سب حیوانون کو دور رکھا ہی مگر بیچارے
حیوان جو انکے یہان گرفتار ہین رات دن انکو عذاب مین
رکھتے ہین اسی سبب غرور مین آگئے ہین کہ بغیر دلیل و حجت
کے ایسا دعوی بے معنی کرتے ہین. بعد اسکے بادشاہ نے سامہنے
دیکھا طوطا ایک درخت کی شاخ پر بیٹھا ہوا ہر ایک کی
باتین سنتا تھا پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین شکاری
جانورون کا وکیل ہون مجھکو انکے بادشاہ عنقا نے بھیجا ہی
بادشاہ نے کہا وہ کہان رہتا ہی اُسنے عرض کی دریاے شور کے
جزیرون مین بلند پہارون پر رہتا ہی وہان کسی بشر کا
گذر نہین ہوتا اور کوئی جہاز بھی وہان تک نہین جا سکتا

فرمایا اُس جزیرے کا احوال بیان کر اُسنے کہا زمین وہان کی بہت اچھی ہی آب و ہوا معتدل چشمے خوشگوار انواع و اقسام کے درخت میوہ اور حیوانات طرح طرح کے بیشمار بادشاہ نے کہا عنقا کی شکل و صورت بیان کر کہا وہ ڈیل ڈول مین سب طایرون سے بڑا ہی اُڑنے مین قوی پنجے اور منقار سخت بازو نہایت چوڑے جلکے جس وقت اُنکو ہوا مین حرکت دیتا ہی جہاز کے سے بادبان معلوم ہوتے ہین دم لنبی اُڑنے کے وقت حرکت کے زور سے پہاڑ ہل جاتا ہی ہاتھی گینڈے وغیرہ بڑے بڑے جانورون کو زمین سے اُٹھا لیجاتا ہی بادشاہ نے کہا خصلت اُسکی بیان کر کہا خصلت اُسکی بہت اچھی ہی اور کسی وقت مین بیان کرونگا بعد اسکے بادشاہ نے انسانون کی جماعت کی طرف دیکھا بے شمار آدمی انواع و اقسام کی شکلین طرح طرح کے لباس پہنے ہوئے کھڑے تھے اُنسے کہا حیوانون نے جو کچھ بیان کیا اسکے جواب مین تامل و فکر کرو پھر پوچھا کہ تمھارا بادشاہ کون ہی اُنھون نے جواب دیا ہمارے بادشاہ بہت سے ہین اور ہر ایک اپنے ملک مین فوج و رعیت لئے ہوئے رہتا ہی

بادشاہ نے پوچھا اسکا کیا سبب کہ حیوانون مین باوجود کثرت کے ایک بادشاہ ہوتا ہی اور تم مین باوصف قلت کے بہت سے بادشاہ ہین انسانون کی جماعت سے عراقی نے جواب دیا کہ آدمی بہت سی احتیاج رکھتے ہین حالات آنکی مختلف ہین اسواسطے بہت بادشاہ انکے لئے چاہئے حیوانون کا یہہ طور اسلوب نہین ہی اور اُن مین بادشاہ وہی ہوتا ہی کہ ڈیل ڈول مین بڑا ہو انسانون مین بیشتر بالعکس اسکے ہی کیونکہ اکثر ان مین بادشاہ دبلے پتلے منحنی ہوتے ہین اسواسطے کہ بادشاہون سے غرض یہی ہی کہ عادل و منصف اور رعیت پرور ہووین ہر ایک کے حال پر شفقت و مہربانی کرین اور انسانون مین بادشاہی نوکرون کے فرقے بھی بہت ہوتے ہین بعضے تو سپاہی ہتھیار بند ہین کہ جو دشمن بادشاہ کا ہوتا ہی اسکو دفع کرتے ہین چور دغاباز اُچکے جیب کترے انکے سبب شہرون مین فتنہ و فساد نہین کرنے پاتے اور بعضے وزیر دیوان و منشی ہوتے ہین جنکے سبب ملک مین بند و بست رہتا اور فوج کے واسطے خزانہ جمع ہوتا ہی بعضے وے ہین کہ زراعت و کشتکاری سے غلہ پیدا کرتے ہین بعضے قاضی اور

مفتی ہین کہ خلائق مین شریعت کے احکام جاری کرتے ہین ۔
اسواسطے کہ بادشاہونکو دین وشریعت بھی ضرور رہی کہ رعیت
گمراہ نہووے اور کتنے سوداگر اور اہل حرفہ ہین کہ ہر ایک دیار
مین خرید و فروخت کا معاملہ کرتے ہین اور بعضے فقط خدمت کے
لئیے مخصوص ہین جسطرح غلام و خدمتگار ہوتے ہین اسیطرح
اور بھی بہت سے فرقے ہین کہ وے بادشاہونکے واسطے نہایت
ضرور ہین کہ بغیر اُنکے کار و بار موقوف ہوجاتاہی اسیواسطے
انسانونکو بہت سے سردار چاہین کہ ہر ایک شہر مین اپنے
اپنے گروہ کے انتظام و بندوبست مین مصروف رہین کسی طرحکا
خلل نہونے پاوے اور یہہ نہین ہوسکتاہی کہ ایک بادشاہ
تمام انسانون کا بندوبست کرے اسواسطے کہ تمام ہفت اقلیم
مین بہت سے ملک واقع ہین ہر ایک ملک مین ہزارون شہر
آباد ہین جن مین لاکھون خلقت رہتی ہی ہر ایک کی زبان
مختلف مذہب جدا شکل نہین کہ ہر ایک آدمی سب ملکونکا
بندوبست کرسکے اسیواسطے اللہ تعالی نے انکے لئیے بہت سے
بادشاہ مقرر کئیے ہین اور یے سب سلاطین روے زمین پر خدا
کے نایب کہلاتے ہین کہ خدا نے انکو ملک کا مالک اور اپنے

بندون کا سردار کیا ہی کہ ملک کی آبادی مین مشغول رہین
اوراسکی بندون کی قرار واقعی محافظت کرین ہرایک کے حال
پر شفقت و مہربانی رکھین خلق مین احکام عدالت کے جاری
کرین جس چیز کو خدا نے منع کیا ہی اُسّے خلایق کو باز رکھین
اور حقیقت مین سب کا نگہبان وہی ہی کہ ہرایک کو پیدا کرتا
اور رزق دیتا ہی *

* فصل مکھیون کے سردار کے احوال مین *

انسان جس وقت اپنے کام سے فارغ ہوا بادشاہ نے
حیوانون کی طرف خیال کیا ناگاہ ایک مہین آواز کان مین پہنچی
دیکھا تو مکھیون کا سردار یعسوب سامھنے اُڑتا ہی اور خدا کی
تسبیح و تہلیل مین نغمہ سرائی کرتا ہی پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا
مین حشرات الارض کا بادشاہ ہون فرمایا تو آپ کیون آیا
جس طرح اور حیوانون نے اپنے قاصد اور وکیل بھیجے تو نے
اپنے رعیت اور فوج سے کسیکو کیون نہ بھیجا اسنے کہا مین
نے اُنکے حال پر شفقت اور مہربانی کی تا کسیکو کچھ تکلیف نہ پہنچے
بادشاہ نے کہا یہہ وصف اور کسی حیوان مین نہین ہی تجھہ مین
کیونکر ہوا کہا مجھکو اللہ تعالی نے اپنی عنایت و رحمت سے

بہرہ وصف عطا کیا اسکے سوا اور بھی بہت سی بزرگیان اور
خوبیان بخشی ہین بادشاہ نے کہا کچھ بزرگیان اپنی بیان کرکہ ہم بھی
معلوم کرین اسنے کہا اللہ تعالی نے مجھکو اور میرے جد و آبا
کو بہت سی نعمتین بخشین کسی حیوان کو اُسمین شریک
نہین کیا چنانچہ ملک و نبوت کا مرتبہ ہمکو بخشا اور ہمارے جد و آبا
کو نسل در نسل اسکا ورثہ پہنچایا یے دو نعمتین اور کسی
حیوان کو نہین دین اسکے سوا اللہ تعالی نے ہمکو علم ہندسہ
اور بہت سی صنعتین سکھائین کہ اپنے مکانون کو نہایت
خوبی سے بناتے ہین تمام جہان کے پھل اور پھول ہم پر حلال کئے
کہ بے خلش کھاتے ہین ہمارے لعاب سے شہد پیدا کیا کہ
جسسے تمام انسانون کو شفا حاصل ہوتی ہی اس مرتبے پر ہمارے
آیات قرآنی ناطق ہین اور ہماری صورت و سیرت اللہ تعالی
کی صنعت و قدرت پر غافلون کے واسطے دلیل ہی کیونکہ
خلقت ہماری نہایت لطیف اور صورت بہت عجیب ہی
اسواسطے کہ اللہ تعالی نے ہمارے جسم مین تین جوڑ رکھے
ہین بیچ کے جوڑ کو مربع کیا نیچے کے دھڑ کو لنبا سر کو مدور بنایا
چار ہاتھ پاؤن مانند اضلاع شکل مسدس کے نہایت خوبی

یے مناسب مقدار کے بنائے جنکے سبب نشست و برخاست
کرتے ہین اور گھر اپنے اس خوش اسلوبی سے بناتے ہین
کہ ہوا ان مین ہرگز نہین جا سکتی کہ جسکے باعث ہمکو یا ہمارے
بچون کو تکلیف پہنچے ہاتھ پانون کی قوت سے درخت کے پھل
پتے پھول جو کچھ پاتے ہین اپنے مکانون مین جمع کر رکھتے ہین
دونون شانون پر بازو بنائے جنکے باعث اُڑتے ہین اور ہمارے
ڈنگ مین کچھ زہر بھی پیدا کیا ہی کہ اسکے سبب دشمنونکے
شر سے محفوظ رہتے ہین اور گردن پتلی بنائی کہ دائین بائین سرکو
بخوبی پھیرتے ہین اور اسکے دونون طرف دو آنکھین روشن
عطا کی کہ اُنکی روشنی سے ہر ایک چیز کو دیکھتے ہین اور
منہہ بھی بنایا ہی کہ جسّے کھانیکی لذّت جانتے ہین دو ہونٹھ بھی
دیئے جنکے سبب کھانیکی چیزین جمع کرتے ہین اور ہمارے
پیٹ مین قوت ہاضمہ ایسی بخشی ہی کہ وہ رطوبات کو شہد
کردیتی ہی اور یہی شہد واسطے ہمارے اور اولاد کے
غذا ہی جس طرح چارپایون کی پستان مین قوت دی ہی کہ
اسکے سبب خون مستحیل ہوکر دودھ ہو جاتا ہی غرض کہ
یے نعمتین اللہ تعالی نے ہمکو عطا کی ہین اسکا شکر کہان تک

کر ین اسیواسطے ہین نے رعیت کے حال پر شفقت و مہربانی کرکے اپنے اوپر تکلیف روا رکھی ان مین سے کسی کو نہ بھیجا * جس وقت یعسوب اپنے کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے کہا آفرین صد آفرین تو نہایت فصیح و بلیغ ہی سچ ہی کہ تیرے سوا یے نعمتین اللہ تعالی نے کسی حیوان کو نہین بخشین بعد اسکے پوچھا تیری رعیت اور سپاہ کہان ہی اُسنے کہا تیلے پہاڑ درخت پر جہان سب بہتیا پاتے رہتے ہین اور بعضے آدمیون کے ملک مین جاکر اُنکے گھرون مین سکونت اختیار کرتے ہین بادشاہ نے پوچھا اُنکے ہاتھ سے کیونکر سلامت رہتے ہین کہا بیشتر اُنسے چھپ کر اپنے تئین بچاتے ہین مگر کبھی جو وے قابو پاتے ہین تکلیف دیتے ہین بلکہ اکثر چھتون کو توڑ کر بچون کو مار ڈالتے ہین اور شہد نکال کر آپس مین کھا لیتے ہین بادشاہ نے پوچھا پھر تم اس ظلم پر اُنکے کیونکر صبر کرتے ہو اُسنے کہا ہم یہہ ظلم سب اپنے اوپر گوارا کرتے ہین اور کبھی عاجز ہوکر اُنکے ملک سے نکل جاتے ہین اُسوقت وے صلح کے واسطے بہت حیلے پیش کرتے ہین طرح طرح کی سوغات عطر و خوشبو وغیرہ بھیجتے

ہین طبل اوٗر دف بجاتے ہین غرض کہ انواع و اقسام کے تحفے تحایف دیکر ہمکو راضی کرتے ہین ہمارے مزاج مین شر و فساد نہین ہی ہم بھی اُنسے صلح کر لیتے ہین انکے یہان پھر چلے آتے ہین تس پر بھی ہمسے راضی نہین ہین بغیر دلیل و حجت کے دعوی کرتے ہین کہ ہم مالک ہے غلام ہین *

* یہہ فصل جنونکی اپنے بادشاہون *

* اوٗر سرداروں کی اطاعت کے بیان مین *

پھر اسکے یعسوب نے بادشاہ سے پوچھا کہ جن اپنے بادشاہ و رئیس کی اطاعت کس طرح کرتے ہین اس احوال کو بیان کیجئے بادشاہ نے کہا یے سب اپنے سردار کی اطاعت و فرمان برداری بخوبی کرتے ہین اوٗر بادشاہ جو حکم کرتا ہی اُسکو بجا لاتے ہین یعسوب نے کہا اُسکو مفصل بیان کیجئے بادشاہ نے کہا جنون کی قوم مین نیک و بد اوٗر مسلمان و کافر ہوتے ہین جسطرح انسانون مین ہین جو کہ نیک ہین وے اپنے رئیس کی اطاعت و فرمان برداری اس قدر کرتے ہین کہ آدمیونسے بھی نہین ہو سکتی اسواسطے کہ اطاعت و فرمان برداری جنات کی مثل ستارون کے ہی کیونکہ آفتاب

اُن مین بمنزلۂ بادشاہ کے ہی اور سب ستارے بجاے
فوج و رعیت کے ہین چنانچہ مریخ سپہ سالار مشتری قاضی
زحل خزانچی عطارد وزیر زہرہ حرم ماہتاب ولی عہد ہی
اور ستارے گویا فوج و رعیت ہین اسواسطے کہ سب
آفتاب کے تابع ہین اُسیکی حرکت سے حرکت کرتے ہین
وہ جو ٹھہر رہتا ہی سب متوقف ہوجاتے ہین اپنے معمول
وحد سے تجاوز نہین کرتے یعسوب نے پوچھا کہ ستارون نے
یہہ خوبی اطاعت و انتظام کی کہان سے حاصل کی بادشاہ نے
کہا یہہ فیض اُنکو فرشتون سے حاصل ہی کہ وے سب اللہ تعالی
کی فوج ہین اور اُسیکی اطاعت کرتے ہین۔ یعسوب نے کہا
فرشتون کی اطاعت کس طور پر ہی کہا جسطرح حواس خمسہ
نفس ناطقہ کی اطاعت کرتے ہین تہذیب و تادیب کے
محتاج نہین۔ یعسوب نے کہا اسکو مفصل فرمائے بادشاہ نے کہا
کہ حواس خمسہ نفس ناطقہ کے واسطے محسوسات کی دریافت
معلوم کرنے مین محتاج امر و نہی کے نہین ہین جس شی کے
دریافت کرنیکے لیئے وہ متوجہ ہوتا ہی وے بے تامل و بلا تاخیر
اسکو دوسری شی سے ممتاز کرکے نفس ناطقہ کو پہنچا دیتے

ہین اسیطرح فرستے خدا کی اطاعت اور فرمان برداری
مین مصروف رہتے ہین جو حکم ہوتا ہی اسکو فی الفور
بجالاتے ہین اور جنون مین جو کہ بد ذات اور کافر ہین ہرچند کہ
قرار واقعی بادشاہ کی اطاعت نہین کرتے مگر وے بھی بد ذات
انسانون سے بہتر ہین اسواسطے کہ بعضے جنون نے باوجود کفر
اور گمراہی کے سلیمان کی اطاعت مین قصور نہ کیا ہرچند کہ
اُنھون نے عمل کے زور سے بہت رنج و مصیبتن پہنچائین پر
وے انکی فرمان برداری مین ثابت قدم رہے اور جو کبھی کوئی
آدمی کسی ویرانے یا جنگل مین جن کے خوف سے کچھ دعا اور
کلام پڑھتا ہی جب تلک اُس مکان مین رہتا ہی کسیطرح کا
رنج اسکو نہین دیتے اگر بحسب اتفاق کوئی جن کسی عورت یا
مرد پر مسلط ہوا اور کسی عامل نے وہان پر اُسکی رہائی کے
واسطے جنون کے رئیس کی حاضرات اور دعوت کی
فی الفور بھاگ جاتے ہین اسکے سوا انکے حسن اطاعت پر یہ
دلیل ہی کہ ایک بار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم
کسی مکان مین قرآن پڑھتے تھے وہان جنون کا گذر ہوا سنتے ہی
سب کے سب مسلمان ہوئے اور اپنی قوم مین جاکر کتنون کو

اسلام کی دعوت کرکے نعمت ایمان سے بہرہ اندوز کیا چنانچہ
چند آیات قرانی اس مقدمے پر ناطق ہین انسان انکے بالعکس
ہین طبیعتون مین اُنکی شرک و نفاق بھرا ہی سراسر متکبر و
مغرور ہوتے ہین بیشتر اخذ منفعت کے واسطے طریق
ہدایت سے منحرف ہوکر شرک و مرتد ہوجاتے ہین
ہمیشہ روے زمین پر قتال و جدال مین مصروف رہتے ہین
بلکہ اپنے پیغمبرون کی بھی اطاعت نہین کرتے باوجود معجزے
اور کرامت کے صاف منکر ہوجاتے ہین اگر کبھی ظاہرمین
اطاعت کرتے ہین پر دل اِن کا شرک و نفاق سے خالی نہین ہی
ازبسکہ جاہل اور گمراہ ہین کسی بات کو نہین سمجھتے تس پر
یہہ دعوی ہی کہ ہم مالک اور سب ہمارے غلام ہین انسانون
نے جو دیکھا کہ بادشاہ مکھیون کے رئیس سے ہم کلام ہو رہا
ہی کہنے لگے نہایت تعجب ہی کہ بادشاہ کے نزدیک حشرات
الارض کے رئیس کا یہہ رتبہ ہی کہ کسی حیوان کا نہین جنون کی
قوم سے ایک حکیم نے کہا اس بات کا تم تعجب نکرو
اسواسطے کہ یعسوب مکھیون کا سردار اگرچہ جسم چھوٹا
اور سبکی ہی لیکن نہایت عاقل و دانا اور تمام حشرات

الارض کا رئیس و خطیب ہی جتنے حیوان ہین سبکو ریاست و سلطنت کے احکام تعلیم کرتا ہی اور بادشاہونکا یہی معمول ہی کہ اپنے ہم جنسون سے جو کہ سلطنت و ریاست مین شریک ہین ہم کلام ہوتے ہین اگرچہ وے شکل و صورت مین مخالف ہوویں یہہ خیال اپنے دل مین نہ لاؤ کہ بادشاہ کسی غرض و مطلب کے واسطے انکی طرف داری و رعایت کرتا ہی القصہ بادشاہ نے انسانون کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ حیوانون نے تمھارے ظلم کا جو کچھ شکوہ بیان کیا سب تمنے سنا اور تمنے جو دعوی کیا اسکا بھی جواب انھون نے دیا اب جو کچھ تمکو کہنا باقی ہو اُسکو بیان کرو آدمیون کے وکیل نے کہا کہ ہم مین بہت خوبیان اور بزرگیان ہین کہ وے ہمارے صدق دعوے پر دلالت کرتی ہین بادشاہ نے کہا انھین بیان کرو رومی نے کہا کہ ہم بہت سے علوم اور صنعتین جانتے ہین دانائی اور تدبیر مین سب حیوانون سے غالب ہین دنیا اور آخرت کے امور بخوبی سرانجام کرتے ہین اس سے یہہ معلوم ہوا کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین بادشاہ نے حیوانون سے کہا اسنے جو اپنی فضیلتین بیان کین تم اسکا جواب کیا دیتے ہو حیوانون کی جماعت نے یہہ بات سنکر سر جھکا لیا

کسی نے کچھ جواب نہ دیا مگر بعد ایک گھڑی کے مکھیون کے وکیل
نے کہا کہ یہہ آدمی گمان کرتا ہی کہ ہم بہت علوم اور تدبیرین جانتے
ہین جسکے سبب ہم مالک اور حیوانن ہمارے غلام ہین اگر آدمی
فکر و تامل کرین تو معلوم ہو کہ ہم اپنے امور مین کس طور پر انتظام
و بند و بست کرتے ہین دانائی و فکر مین انسے غالب ہین علم
ہندسہ مین یہہ مہارت رکھتے ہین کہ بغیر مسطر اور پرگار کے
انواع و اقسام کے دایرے اور شکلین مثلث اور مربع کھینچتے
ہین اپنے گھرون مین طرح طرح کے زاویے بناتے ہین سلطنت
و ریاست کے قاعدے آدمیون نے بھی ہمسے سیکھے اسواسطے
کہ ہم اپنے یہان دربان اور چوکیدار متعین کرتے ہین کہ ہمارے
بادشاہ کے سامھنے بغیر حکم کے کوئی آنے نہین پاتا درختون کے
پتون سے شہد نکال کر جمع کرتے ہین اور فراغت سے اپنے
گھرون مین بیٹھکر بال بچون کے ساتھہ کھاتے ہین جو کچھہ ہمارا
جھوٹھا بچ رہتا ہی یے سب آدمی اسکو نکال کر اپنے تصرت
مین لاتے ہین یہہ ہنر ہمکو کسی نے تعلیم نہین کئے مگر اللہ تعالی کی
طرف سے الہام ہوتا ہی کہ بغیر مدد اور اعانت استاد کے
ہم اتنے ہنر جانتے ہین اگر انسانون کو یہہ گھمنڈ ہی کہ ہم مالک

اور حیوان ہمارے غلام ہین تو ہمارا جھوٹھا کیون کھاتے ہین
بادشاہون کا یہہ طریق نہین ہی کہ غلامون کا جھوٹھا کھاوین اور یے
اکثر امور مین ہمارے محتاج رہتے ہین ہم کسی امر مین انسے احتیاج
نہین رکھتے پس یہہ دعوی بے دلیل انکو نہین پہنچتا ہی اگر
چیونٹی کے احوال پر یہہ آدمی نگاہ کرے کہ باجود چھوٹے جسم کے
کیونکر زمین کے نیچے طرح طرح کے مکان پیچدار بناتی ہی کیسی ہی
سیلابی ہو پانی اُن مین ہرگز نہین جاتا اور کھانے کے لئے غلہ جمع
کر رکھتی ہی اگر کبھی اُسمین سے کچھ بھیگ جاتا ہی نکال کر
دھوپ مین سکھاتی ہی جن دانون مین احتمال جمنے کا ہوتا ہی
انکے چھلکے دور کرکے دو ٹکڑے کر ڈالتی ہی گرمیون مین
بہت چونٹیان قافلے کے قافلے جمع ہوکر قوت کے واسطے ہر ایک
طرف جاتی ہین اگر کسی چیونٹی کو کہین کچھ نظر آیا اور
گرانی کے سبب اُٹھہ نہ سکا تھوڑا اُس مین
سے لیکر اپنے مجمع مین آکر خبر کرتی ہی ان مین جو آگے بڑھتی ہی
وہ اُس چیز سے کچھ تھوڑا پہچان کے واسطے لیکر وہان جا
پہنچتی ہی پھر سب جمع ہوکر کس محنت و مشقت سے
اُسکو اٹھالاتی ہین اگر کسی چیونٹی نے محنت مین سستی کی

اسکو مار کر نکال دیتی ہین بس اگرچہ آدمی تامل کرے تو معلوم ہو کہ چیونٹیان کیسا علم و شعور رکھتی ہین اسیطرح تدّی جبکہ فصل ربیع ہین مین کھا پی کر موٹی ہوتی ہی کسی نرم زمین مین جا کر گڑھا کھود کر انڈا دیتی ہی اور اُسکو مٹی سے چھپا کر آپ اُڑ جاتی ہی جب اسکی موت کا وقت آتا ہی طایر کھا جاتے ہین یا گرمی سردی کی کثرت سے آپ ہلاک ہو جاتی ہی دوسرے برس پھر فصل ربیع مین جن دنون ہوا معتدل ہوتی ہی اس انڈے سے ایک چھوٹا بچہ کیڑے کی مانند پیدا ہو کر زمین پر چلتا اور گھاس چرتا ہی جس وقت پر اسکے نکلتے ہین اور کھا پی کر موٹا ہوتا ہی پھر بھی بدستور سابق انڈا دیکر زمین مین چھپا دیتا ہی غرض اسیطور سال بسال بچے پیدا ہوتے ہین اسیطرح ریشم کے کیڑے کہ بیشتر پہاڑون کے درختون پر خصوصا توت کے درخت پر رہتے ہین ایام بہار مین جبکہ خوب موٹے ہوتے ہین اپنے لعاب کو درخت پر تن کر بآرام تمام اُس مین سوتے ہین جس وقت جاگتے ہین اسی جال مین انڈے دیکر آپ نکل جاتے ہین انکو طایر کھا لیتے ہین یا آپ خود بخود گرمی یا سردی سے مرجاتے ہین اور انڈے سال بھر بحفاظت اس مین رہتے ہین

دوسرے سال ان مین سے بچے پیدا ہوکر درخت پر چلنے پھرنے ہین جب یہہ تازے توانا ہوتے ہین اسیطور پر انڈے دیکر بچے پیدا کرتے ہین اؤر بھرین بھی دیوارون اؤر درختون پر چھتے بناکر ان مین انڈے بچے دیتی ہین مگر یے کھانیکے واسطے کچھ جمع نہین کرتی ہین روز روز اپنا قوت ڈھونڈھ لیتی ہین اؤر جاڑے کے دنون مین غارون یا گڑھون مین چھپ کر مرجاتی ہین پوست اُن کا تمام جاڑون بھر وہان پڑا رہتا ہی ہرگز مرتا گلتا نہین پھر فصل ربیع مین خدا کی قدرت سے اُن مین روح آجاتی ہی بدستور اپنے اپنے گھر بناکر انڈے بچے پیدا کرتی ہین غرض اسیطرح تمام حشرات الارض اپنے بچون کو پیدا کرکے پرورش کرتے ہین فقط شفقت و مہربانی سے یہہ نہین کہ اُنسے کچھ خدمت کی توقع رکھتے ہین بخلاف آدمیون کے کہ وے اپنی اؤلاد سے نیکی اؤر احسان کے امیدوار رہتے ہین سخاوت اؤر جود کہ شیوہ بزرگون کا ہی ہرگز ان مین نہین پھر کس چیز سے ہمپر فخر کرتے ہین اؤر مکھی مچھر دانس وغیرہ کہ انڈے دیتے اؤر اپنے بچون کی پرورش کرتے اؤر گھر بناتے ہین صرف اپنے فایدے کے واسطے نہین بلکہ اس لئیے

کو بعد انکے مرنیکے اور کیڑے آکر آرام نپاوین کیونکہ ان مین سے
ہر ایک کو اپنی موت کا یقین کامل حاصل ہی جبکہ موت کے
دن پورے ہوتے ہین رضامندی اور خوشی سے خود فنا ہوجاتے
ہین اللہ تعالی اپنی قدرت سے پھر دوسرے حال پیدا کرتا
ہی غرض کہ بے کسی حال مین اُسکا انکار نہین کرتے جسطرح
بعضے آدمی بعث و قیامت سے منکر ہین اگر آدمی ان حیوانونکا
احوال معلوم کرین کہ بے اپنی معاش اور معاد مین انسے زیادہ
تدبیرین جانتے ہین بہ فخر نکرین کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے
غلام ہین *

* فصل *

جسوقت ترّی کماحیون کا وکیل اس کلام سے فارغ ہوا جنون کے بادشاہ
نے نہایت خوش ہوکر اسکی تعریف کی اور انسانونکی جماعت کی
طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اسنے جو کہا سب سنا تمنے اب تمھارے
نزدیک کوئی جواب باقی ہی انمین سے ایک شخص اعرابی نے
کہا کہ ہم مین بہت سی فضیلتین اور نیک خصلتین ہین جن سے
دعوی ہمارا ثابت ہوتا ہی بادشاہ نے کہا اُنھین بیان کرو
کہا کہ زندگی ہماری بہت عیش سے گذرتی ہی انواع و اقسام
کی نعمتین کھانے پینے کی ہمکو میسر ہین حیوانون کو وے نظر بھی

نہین آتین میوون کا مغز اور گودا ہمارے کھانے مین آتا ہی
پوست اور گٹھلی یے کھاتے ہین اسکے سوا طرح طرح کے
کھانے شیرمال باقرخانی گاؤدیدہ گاوزبان کلیچے متنجن زیربریانی
مزعفر شیربرنج کباب قورما بورانی فرنی دودھ دہی گھی قسم
قسم کی مٹھائی حلوا سوہن جلیبی لڈو پیڑے برفی امرتی لوزیات
وغیرہ کھاتے ہین تفریح طبع کے واسطے ناچ رنگ ہنسی چہل
قصے کہانی میسر ہین لباس فاخرہ اور زیورات طرح بطرح کے
پہنتے ہین نمد قالین چاندنی جاجم اور بہت سے فرش فروش
بچھاتے ہین حیوانون کو یے سامان کہان میسر ہین ہمیشہ
جنگل کی گھاس کھاتے ہین اور رات دن تنگ دھر تنگ
غلامون کی طرح محنت اور مشقت مین رہتے ہین یے سب
چیزین دلیل ہین اسپر کہ ہم مالک اور یے غلام ہین طایر وکلا
وکیل ہزار داستان سامھنے شاخ درخت پر بیٹھا تھا اُسنے
بادشاہ سے کہا کہ یہ آدمی جو اپنے انواع واقسام کے کھانے پینے
پر افتخار کرتا ہی یہ نہین جانتا کہ حقیقت مین انکے واسطے یہ
سب رنج و عذاب ہی بادشاہ نے کہا یہ کیونکر ہی اسے بیان
کر کہا اسواسطے کہ اس آرام کے لئے بہت محنتین اور رنج اُٹھاتے

ہین زمین کھودنا ہل جوتنا ہل کھینچنا پانی بھرنا اناج بونا کاٹنا
تولنا پیسنا تنور مین آگ جلانا پکانا گوشت کے واسطے قصائیون
سے جھگڑنا بنیئون سے حساب کتاب کرنا مال جمع کرنیکے لئے
محنتین اُٹھانا علم و ہنر سیکھنا بدن کو رنج دینا دور دور ملکون کو جانا
دو پیسون کے واسطے امیرون کے سامھنے ہاتھ باندھکر کھڑے
ہونا غرض اس جد و کد سے مال و اسباب جمع کرتے ہین بعد مرنے کے
وہ غیرون کے حصے مین آتا ہی اگر وجہ حلال سے پیدا کیا ہی تو
اُسکا حساب و کتاب ہی نہین تو عذاب و عقاب اوٗر ہم
اس رنج و عذاب سے محفوظ رہتے ہین کیونکہ غذا ہماری فقط
گھاس پات ہی جو چیز زمین سے پیدا ہوتی ہی بے محنت
و مشقت اُسکو اپنے تصرف مین لاتے ہین انواع و اقسام
کے پھل اوٗر میوے کہ اللہ تعالی نے اپنی قدرت سے ہمارے
واسطے پیدا کئیے ہین کھاتے ہین اوٗر ہمیشہ اُسکا شکر کرتے
ہین فکر و تلاش کھانے پینے کی ہمارے دل مین کبھی نہین آتی
جہان جاتے ہین فضل الہی سے سب کچھ میسر ہوجاتا ہی اوٗر
تنیے ہمیشہ قوت کی فکر مین غلطان پیچان رہتے ہین اوٗر طرح
طرح کے کھانے جو پے کھاتے ہین ویسے ہی رنج و عذاب بھی

اُٹھاتے ہین امراض مزمنہ مین مبتلا رہتے ہین بخار درد سر ہیضہ
برسام فالج لقوہ جوڑی کھانسی یرقان تپ دق پھوڑا پھنسی
کھجلی داد خنازیر پیچش اسہال آتشک سوزاک فیل پا ناکوا سنا
غرض اقسام اقسام کی بیماریان انکو عارض ہوتی ہین دوا
دارو کے لئے طبیبون کے یہان دوڑے پھرتے ہین تسپر
بے حیائی سے کہتے ہین کہ ہم مالک اؤر حیوان ہمارے غلام
ہین انسان نے جواب دیا کہ بیماری کی خصوصیت کچھ ہمارے
واسطے نہین ہی حیوان بھی بیشتر امراض مین مبتلا ہوتے ہین
اُسنے کہا حیوان جو بیمار ہوتے ہین صرف تُمھاری آمیزش اؤر اختلاط
سے کتے بلی کبوتر مرغ وغیرہ حیوانات کہ تُمھارے یہان گرفتار ہین
اپنے طور پر کھانے پینے نہین پاتے ہین اسیواسطے بیمار ہوجاتے ہین
اؤر جو حیوان کہ جنگل مین مخلا بالطبع پھرتے ہین ہر ایک مرض
سے محفوظ ہین کیونکہ کھانے پینے کے وقت اُنکے مقرر ہین کمی
بیشی اُس مین نہین آتی اؤر یے حیوانات جو تُمھارے یہان
گرفتار ہین اپنے طور پر اؤقات بسر نہین کرنے پاتے کھانا
بیوقت کھاتے یا مارے بھوکھ کے انداز سے زیادہ کھاجاتے
ہین بدن کی ریاضت نہین کرتے اسی سبب کبھی کبھی بیمار

ہوجاتے ہین تمھارے لڑکون کے بیمار ہونیکا بھی یہی سبب
ہی کہ حاملہ عورتین اؤر دائیان حرص سے غیر مناسب کھانے
جن پر تم اپنا فخر کرتے ہو کھا جاتی ہین اسی سے اخلاط غلیظہ
پیدا ہوتے ہین دودھ بگڑ جاتا ہی اُسکے اثر سے لڑکے بد صورت
پیدا ہوتے اؤر ہمیشہ امراض مین مبتلا رہتے ہین انھین مرضون
کے باعث مرگ مفاجات اؤر شدت نزع اؤر غم و غصے
مین گرفتار رہتے ہین غرض کہ تم اپنے اعمال کی شامت سے ان
عذابون مین گرفتار ہو اؤر ہم انسے محفوظ ہین کھانیکے اقسام
مین تمھارے یہان شہد نفیس تر اؤر بہتر ہی جسکو کھاتے اؤر
دوا مین استعمال کرتے ہو سو وہ مکھیون کا لعاب ہی تمھاری
صنعت سے نہین پھر کس چیز کا فخر کرتے ہو باقی پھل اؤر
دانے اُنکے کھانے مین ہم تم شریک ہین اؤر قدیم سے ہمارے
تمھارے جد و آبا شریک ہوتے چلے آئے ہین جن دنون تمھارے
جد اعلا حضرت آدم و حوا باغ بہشت مین رہتے تھے اؤر بے
محنت و مشقت وہان کے میوے کھاتے کسیطرح کی فکر و
محنت نہ تھی ہمارے جد و آبا بھی وہان اُس ناز و نعمت مین
انکے شریک تھے جب تمھارے بزرگوار اپنے دشمن کے

بھگانے سے خدا کی نصیحت بھول گئے اؤر ایک دانے کے
واسطے ترص کی وہانسے نکالے گئے فرشتون نے نیچے لاکر
ایسی جگہہ ڈال دیا جہان پھل پتے بھی نہ تھے میوہ انکا تو کیا دخل
ایک مدت تلک اِس غم مین روپا کئے آخر کو توبہ قبول ہوئی
خدا نے گناہ معاف کیا ایک فرشتے کو بھیجا اُسنے یہان آکر
زمین کھودنا بونا پیسنا پکانا لباس بنانا سکھلایا غرض رات
دن اِس محنت و مشقت مین گرفتار رہتے تھے جبکے اؤلاد بہت
پیدا ہوئی اؤر ہرایک جگہہ جنگل و آبادی مین رہنے لگے پھر تو
زمین کے رہنے والون پر بدعت شروع کی گھر اُنکے بچھاین لئے
کتنون کو پکڑ کر قید کرلیا بہیترے بھاگ گئے انکے قید و گرفتار کرنیکے
واسطے انواع و اقسام کے پھندے اؤر جال بنا بنا کر دہری
ہوئے آخر کو نوبت یہان تک پہنچی کہ اب تم کھڑے ہو فخر
و مرتبہ اپنا بیان کرتے ہو مناظرے اؤر مجادلے کے واسطے
مستعد ہوا اؤر یہہ جو تم کہتے ہو کہ ہم خوشی کی مجلس کرتے
ہین ناچ رنگ مین مشغول رہتے ہین عیش و عشرت مین
اؤقات بسر کرتے ہین لباس فاخرہ اؤر زیور انواع و
اقسام کے پہنتے ہین اُنکے سوا اؤر بہت سی چیزین جو ہم کو میسر

نہین ہاین عیچ ہی لیکن اُنہین سے ہر ایک چیز کے عوض تمکو عذاب
و عقاب بھی ہوتا ہی کہ جس سے ہم محفوظ ہین کیونکہ تم شادی کی
مجلس کے عوض ماتم خانے مین بیٹھتے ہو خوشی کے بدلے غم
اُٹھاتے ہو راگ رنگ اور ہنسی کے بدلے روتے اور رنج
کھینچتے ہو نفیس مکانون کی جگہہ تاریک قبر مین ہوتے ہو زیور
کے عوض گلے مین طوق ہاتھون مین ہتھکڑی پاؤن مین زنجیر
پہنتے ہو تعریف کے بدلے ہجو مین گرفتار ہوتے ہو غرض ہر ایک
خوشی کے عوض غم بھی اُٹھاتے ہو اور ہم اِن مصیبتون سے
محفوظ ہین کیونکہ یے محنتین اور رنج غلامون اور بدبختون کے
واسطے چاہیئے اور ہمکو تمھارے شہرون اور مکانون کے
بدلے یہہ میدان وسیع میسر ہی زمین سے آسمان تک
جہان جی چاہتا ہی اُڑتے ہین ہرا ہرا سبزہ دریا کے کنارے
بے تکلف چرتے چگتے ہین بے محنت و مشقت رزق حلال
کھاتے اور پانی لطف پیتے ہین کوئی منع کرنے والا نہین
رسی ڈول مشک کوزے کے محتاج نہین یے سب چیزین
تمھارے واسطے چاہیین کہ اپنے کاندھون پر اُٹھا کر جا بجا
لئے پھرتے اور بیچتے ہو ہمیشہ محنت و مصیبت مین گرفتار

ہی ہوے سب نشانیان غلامون کی ہین یہہ کہانسے ثابت
ہوتا ہی کہ تم مالک اؤر ہم غلام ہین بادشاہ نے انسانون
کے وکیل سے پوچھا کہ اب تیرے نزدیک کوئی جواب
اؤر باقی ہی اُسنے کہا ہمین خوبیان اؤر بزرگیان بہت
ہین کہ ہمارے دعوے پر دلالت کرتی ہین بادشاہ نے کہا
اُنھین بیان کر ان مین سے ایک شخص عبرانی نے کہا کہ
اللہ تعالی نے ہمکو انواع واقسام کی بزرگیان بخشین دین
و نبوت اؤر کلام منزل یہ سب نعمتین عطا کین حلال و حرام
اؤر نیک و بد سے آگاہ کرکے واسطے دخول جنت کے
ہمکو خاص کیا غسل طہارت نماز روزہ صدقہ زکواہ مسجدون
مین نماز ادا کرنا منبرون پر خطبہ پڑھنا اؤر بہت عبادتین
ہمکو تعلیم کین یہ سب بزرگیان اس پر دلالت کرتی ہین
کہ ہم مالک ہین اؤر یہ غلام طایرون کے وکیل نے کہا اگر تامل
و فکر کرو تو معلوم ہو کہ یہ چیزین تمھارے واسطے رنج
و عذاب ہین بادشاہ نے کہا یہہ رنج کس طرح ہی اُسنے
کہا یہ سب عبادتین اللہ تعالی نے اسواسطے مقرر کی ہین
کہ گناہ انکے عفو ہو جاوین اؤر گمراہ نہونے پاوین چنانچہ

قرآن مین فرماتا ہی * اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ * یعنی نیکیان گناہون کو دفع کرتی ہین اگر یے قواعد شرعی پر عمل نکرین خدا کے نزدیک روسیاہ ہو وین اسی خوف سے عبادت مین مشغول رہتے ہین اور ہم گناہون سے پاک ہین ہمکو کچھ احتیاج عبادت کی نہین جسے یے اپنا فخر کرتے ہین اور اللہ تعالی نے پیغمبرون کو اُن لوگون کے واسطے بھیجا ہی جو کہ کافر و مشرک اور گنہگار ہین اسکی عبادت نہین کرتے رات دن فسق و فجور مین مشغول رہتے ہین اور ہم اس شرک و معاصی سے بری ہین خدا کو واحد و لاشریک جانتے ہین اور اُسکی عبادت مین مصروف رہتے ہین اور انبیا و رسول مثل طبیب و نجومی کے ہین طبیبونسے وہ ہی لوگ احتیاج رکھتے ہین جو کہ مریض و علیل ہوتے ہین اور نجومیون سے منحوس و بدطالع التجا کرتے ہین اور غسل و طہارت تمھارے واسطے اس لئے فرض ہوا ہی کہ ہمیشہ ناپاک رہتے ہو رات دن زنا اور اغلام مین اوقات بسر کرتے ہو اور بیشتر گندہ بدن ہوتے ہو اسواسطے تمکو طہارتکا حکم ہی اور ہم ان چیزون سے کنارہ کرتے ہین تمام بدن مین

ایک بار قربت کرتے ہین سو بھی شہوت و لذت کے واسطے نہین صرف بقاء نسل کے لئے اس امر کے مرتکب ہوتے ہین نماز روزہ اسواسطے فرض ہی کہ اسکے سبب تمھارے گناہ عفو ہو جاوین ہم گناہ کرتے نہین ہم پر کیون فرض ہووے صدقہ زکوۃ اس لئے واجب ہی کہ تم بہت مال حلال و حرام سے جمع کر رکھتے ہو اہل حقوق کو نہین دیتے اگر غریب و مسکین پر خرچ کرو توکاہیکو زکواۃ فرض ہووے اور ہم اپنے ابناے جنس پر شفقت و مہربانی کرتے ہین بخل سے کبھی کچھ جمع نہین کرتے اور یہہ جو کہتے ہو کہ اللہ تعالی نے ہمارے واسطے حلال و حرام اور حدود قصاص کی آیتین نازل کی ہین سو یہہ تمھاری تعلیم کے واسطے ہی کیونکہ قلب تمھارے تاریک ہوتے ہین جہالت و نادانی سے فایدے اور نقصان کو نہین سمجھتے ہو اسواسطے معلم اور استاد کے محتاج رہتے ہو اور ہمکو بلا واسطہ پیغمبرون کے ہر ایک چیز سے اللہ تعالی خبر کرتا ہی چنانچہ آپ ہی فرماتا ہی وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا یعنے خدا نے مکھی سے کہا کہ پہاڑ پر اپنا گھر بنا اور ایک مقام مین یون ارشاد کیا ہی کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلٰوتَهٗ وَتَسْبِیْحَهٗ حاصل یہہ ہی کہ ہر ایک حیوان

وعا اور تسبیح جانتا ہی اور ایک موقع پر یون فرمایا ہی
فَبَعَثَ اللّٰہُ غُرَابًا یَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ لِیُرِیَهٗ کَیْفَ یُوَارِیْ سَوْءَةَ اَخِیْهِ قَالَ
یَا وَیْلَتٰۤی اَعَجَزْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْءَةَ اَخِیْ
فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ یعنے اللہ نے ایک کوے کو بھیجا کہ جا کر
زمین کھودے اور قابیل کو دکھلا وے کہ وہ بھی اسطرح اپنے
بھائی کی نعش کو زمین کھود کر دفن کرے اُسوقت قابیل نے اُسکو
دیکھکر کہا افسوس کہ ہمکو اس کوے کے برابر بھی عقل نہین
ہی کہ بھائی کی نعش کو اسطرح دفن کرین غرض اس بات سے
نہایت ندامت اُٹھائی اور یہہ جو کہتے ہو کہ ہم جماعت کی نماز پڑھنے
کے واسطے مسجدون اور خانقاہون مین جاتے ہین ہمکو اسکی
کچھ احتیاج نہین ہی ہمارے واسطے سب مکان مسجد اور
قبلہ ہین جیدھر نگاہ کرتے ہین مظہر الٰہی نظر آتا ہی اور جمعہ
و عید کی نماز کے واسطے بھی کچھ خصوصیت ہمکو نہین ہم ہمیشہ
رات دن نماز روزے مین مشغول رہتے ہین غرض جن چیزون
پر تم فخر کرتے ہو ہمکو انکی کچھ احتیاج نہین ہی طایرون کا وکیل
جس گھڑی یہہ کہہ چکا بادشاہ نے انسانون کی طرف دیکھکر کہا
اب اور جو کچھ تمکو کہنا باقی ہو بیان کرو انسانون کی جماعت سے

عراقی نے جواب دیا کہ ابھی بہت فضلیتین اور بزرگیان ہم
مین باقی ہین جنسے ثابت ہوتا ہی کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے
غلام ہین چنانچہ زیب و آرایش کے واسطے انواع و اقسام
کے لباس دو شالہ کمخاب حریر دیبا سمور مشجر و غ گلبدن ململ
محمودی صحن اطلس جامدانی دوریا چارخانہ طرح طرح کے فرش
قالین نمد جاجم چاندنی اسکے سوا اور بہت نعمتین ہمکو میسر ہین
اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ہم مالک اور یے غلام ہین کیونکہ حیوانون
کو یہہ سامان کہان میسر ہی عریان محض جنگل مین غلامون کی طرح
پڑے پھرتے ہین یے سب خدا کی بخششین اور نعمتین ہماری
ملکیت پر دلیل ہین ہمکو لایق ہی کہ ان پر حکومت خاوندانہ کرین
جس طرح چاہین انکو رکھین یے سب ہمارے غلام ہین بادشاہ
نے حیوانون سے کہا اب تم اسکا کیا جواب دیتے ہو درندونکے وکیل
کلیلہ نے اس آدمی سے کہا کہ تم اس لباس فاخرہ اور ملایم پر جو اتنا فخر
کرتے ہو یہہ کہو کہ یے طرح طرح کے لباس اگلے زمانے مین کہان تھے مگر
حیوانون سے ظلم و بدعت کر کے چھین لئے آدمی نے کہا یہہ بات تو
کسو وقت کی کہتا ہی کلیلہ نے کہا تمھارے یہان سب لباسون مین
نازک و ملایم دیبا و حریر اور ابریشم ہوتا ہی سو وہ کیڑے کے

لعاب سے ہی اور یہہ کیڑا آدم کی اولاد مین نہین ہی بلکہ
حشرات الارض کی قسم سے ہی کہ اپنی پناہ کے واسطے
درختون پر لعاب سے تنتا ہی کہ جاڑے گرمی کی آفت سے
محفوظ رہے تم نے بجور و ظلم اُس سے چھین لیا اسی واسطے
اللہ نے تم کو اس عذاب میں گرفتار کیا ہی کہ اسے لیکر محنت
سے تانتے بانتے ہو پھر درزی سے سلاتے اور دھوبی سے دھلاتے
ہو غرض ایسے ایسے رنج و محنت اُٹھاتے ہو کہ اُسکو احتیاط
سے رکھتے اور بیچتے ہو ہمیشہ اسی فکر مین خاطان پیچان رہتے
ہو اسی طرح اور لباس کہ بیشتر حیوانات کی کھال بال سے بنتے
ہین خصوص لباس فاخرہ تمھارے اکثر حیوان کی پشم ہوتے
ہین ظلم و تعدی سے انسے چھین کر اپنی طرف نسبت کرتے
ہو اسپر تفاخر کرنا بیجا ہی اگر ہم اسے فخر کرین تو زیب
دیتا ہی کیونکہ اللہ تعالی نے ہمارے بدن پر پیدا کیا ہی کہ ہم اپنے
ستر و لباس کرین اسنے شفقت و مہربانی سے یہہ لباس ہمکو
عطا کیا ہی کہ سردی گرمی سے محفوظ رہین جس وقت ہم پیدا
ہوتے ہین اُسی وقت سے اللہ تعالی ہمارے بدن پر یہہ لباس
بھی پیدا کرتا اُسکی مہربانی سے بے محنت و مشقت یہہ سب ہمکو

ہنیسر ہی اوٗر ہم ہمیشہ دم مرگ تک اسی فکر مین مبتلا رہینگے جو تمھارے جدّ اعلا نے خدا کی نافرمانی کی تھی اسی کے بدلے تم کو یہہ عذاب ہوتا ہی * بادشاہ نے کالیلہ سے کہا کہ آدم کی ابتداے خلقت کا احوال ہمسے بیان کر اُسنے کہا جسوقت اللہ تعالی نے آدم و حوا کو پیدا کیا غذا اوٗر پوشش مثل حیوانات کے اُنکے واسطے مہیا کی چنانچہ پورب کی طرف یاقوت کے پہاڑ پر خط استوا کے نیچے یے درنون رہتے تھے جس وقت اُنکو پیدا کیا صرف ننگے تھے سر کے بالون سے تمام بدن اُنکا چھپا رہتا اوٗر اُنھین بالون کے سبب سردی گرمی سے محفوظ رہتے تھے اس باغ مین چلتے پھرتے اوٗر تمام درختون کے میوے کھاتے تھے کسی نوع کی محنت و مشقت نہ اٹھاتے جسطرح اب یے لوگ اسمین گرفتار ہین حکم الہی یہہ تھا کہ تمام بہشت کے میوے کھاو مگر اس درخت کے نزدیک نجاوین شیطان کے بہکانے سے خدا کی نصیحت بھلا دی اسیوقت سب مرتبہ جاتا رہا سر کے بال گر گئے ننگے ہوگئے فرشتون نے بموجب حکم الہی کے وہان سے نکال باہر کر دیا جیسا کہ جنون کے حکیم نے اس احوال کو پہلی فصل مین مفصل بیان کیا ہی جسوقت درندون کے وکیل نے یہہ احوال بیان کیا

آدمی نے کہا ای درندو تمکو لازم و مناسب نہین ہی کہ ہمارے سامھنے گفتگو کرو بہتر یہہ ہی کہ چپکے ہو رہو کالیلہ نے کہا اسکا کیا سبب کہا اسواسطے کہ حیوانون مین تم سے زیادہ شریر و بدذات کوئی نہین ہی اور کسی حیوان مین تمھارا سا قساوت قلبی نہین اور مردار کھانے مین بھی اتنا حریص کوئی نہین ہی حیوانون کے ضرر کے سوا تم مین کوئی فائدہ نہین ہمیشہ اُنکے قتل و غارت مین رہتے ہو اسنے کہا یہہ کیونکر ہی اسے بیان کر کہا اسواسطے کہ جتنے درند ہین حیوانات کو شکار کر کے کھا جاتے ہین اسکے خون تو رتے اور لوہو پیتے ہین ہرگز انکے حال پر رحم نہین کرتے درندون کے وکیل نے کہا کہ ہم جو یہہ حرکت حیوانون سے کرتے ہین فقط تمھاری تعلیم سے و الا ہم اسے کچھ واقف بھی نہ تھے اسواسطے کہ قبل آدم کے درند کسی حیوان کو شکار نکرتے تھے جو حیوان کہ جنگل بیابان مین مرجاتا تھا اسکا گوشت کھاتے زندہ حیوان کو تکلیف نہ دیتے غرض جب تلک ادھر اُدھر سے گراپڑا گوشت پاتے کسی جاندار کو نہ چھیڑتے مگر وقت احتیاج و اضطرار کے مجبور تھے جب کہ تم پیدا ہوے اور بکری بھیڑ گاے بیل اونٹ گدھے پکڑ کر قید کرنے لگے کسی حیوان کو جنگل مین باقی

نر کھا پھر گوشت انکا جنگل مین کمان سے مانا لاچار ہوکر زندہ
حیوان کو شکار کرنے لگے اور ہمارے واسطے یہہ حلال ہی
جسطرح تمکو اضرار کی حالت مین مردار کھانا روا ہی اور
یہہ جو تم کہتے ہو کہ درندون کے دلون مین قساوت اور بیرحمی
ہی ہم کسی حیوان کو اپنا شاکی نہین پاتے جیسا کچھ تم سے شکوہ
کرتے ہین اور یہہ جو کہتے ہو کہ درند حیوانون کا پیٹ چاک کرکے
لوہو پیتے اور گوشت کھاتے ہین تم بھی یہی کرتے ہو پھر یون
سے کاٹنا ذبح کرکے کھال کھینچنا پیٹ چاک کرکے استخوان
توڑنا بھون کر کھانا یے حرکتین سب تمسے وقوع مین آتی ہین
ہم ایسا نہین کرتے ہین اگر غور و تامل کرو تو معلوم ہو کہ درندون
کا ظلم تمھارے برابر نہین ہی جیسا کہ بہایم کے وکیل نے اول
فصل مین بیان کیا ہی اور تم آپس مین اپنے بھائی بندونسے
یہہ حرکت کرتے ہو کہ درند اُسّے واقف بھی نہین ہین اور
یہہ جو کہتے ہو کہ تمسے کسی کو نفع نہین پہنچتا ہی سو یہہ تو ظاہر
ہی کہ ہماری کھال بال سے تم سب کو نفع پہنچتا ہی اور جتنے
شکاری جانور تمھارے یہان گرفتار ہین شکار کرکے تمکو
کھلاتے ہین مگر یہہ کہو کہ تمسے حیوانات کو کیا فائدہ پہنچتا ہی

نقصان ظاہر ہی کہ حیوانون کو ذبح کرکے انکے گوشت کو کھاتے ہو۔
اور ہم سے تمکو اتنا بخل ہی کہ اپنے مردون کو بھی مٹی مین
گاڑ دیتے ہو کہ ہم کھانے نہ پاوین ہمکو نہ تمھارے زندون سے
فایدہ ہوتا ہی نہ مردون سے اور یہہ جو کہتے ہو کہ درند حیوانون کو
قتل و غارت کرتے ہین سو یہہ تمکو دیکھہ کر درندون نے اختیار
کیا ہی کہ ہابیل قابیل کے وقت سے اسوقت تلک دیکھتے
چلے آتے ہین کہ تم ہمیشہ جنگ و جدل مین مشغول رہتے ہو
چنانچہ رستم اسفندیار جمشید ضحاک فریدون افراسیاب
منوچہر دارا اسکندر وغیرہ ہمیشہ قتال و جدال مین رہے
اور اسی مین کھپ گئے اب بھی فتنہ و فساد مین تم مشغول ہو
تس پر بیحیائی سے فخر کرتے ہو اور درندون کو بدنام کرتے ہو
مکر و بہتان سے چاہتے ہو کہ اپنی مالکیت ثابت کرو جسطرح
تم ہمیشہ جنگ و جدل مین رہتے ہو درندون کو بھی کبھی دیکھا کہ
آپس مین ایک دوسرے کو رنج دیوے اگر درندون کے
احوال کو خوب تامل اور فکر سے دریافت کرو تو معلوم ہو کہ
وے تمسے کہین بہتر ہین انسانون کے وکیل نے کہا اسپر کوئی
دلیل بھی ہی اُسنے کہا جو تمھاری قوم مین زاہد و عابد ہوتے ہین

تمھارے ملک سے نکلکر پہار جنگل مین جہان درندون کے مکان ہین جاتے ہین اور اُنھین سے رات دن گرم صحبت رکھتے ہاین درند بھی اُنکو نہین چھیرتے پس اگر درند تمسے بہتر نہوتے تمھارے زاہد و عابد کا ہیکو اُنکے پاس جاتے کیونکہ صالح اور پرہیزگار شریرون کے پاس نہین جاتے بلکہ اُنسے دور بھاگتے ہاین یہی دلیل ہی کہ درند تمسے بہتر ہین اور دوسری دلیل یہہ ہی کہ تمھارے ظالم بادشاہون کو اگر کسی آدمی کی صلاح و زہد مین شک واقع ہوتا ہی اُسکو جنگل مین نکال دیتے ہین اگر درند اُسکو نہین چھیرتے اُسسے وے معلوم کرتے ہاین کہ یہہ شخص صالح اور متقی ہی کیونکہ ہر ایک جنس اپنی ہمجنس کو پہچان لیتی ہی اسی واسطے درند صالح جانکر اُنسے تعرض نہین کرتے سچ ہی ولی را ولی می شناسد ہان درندون مین شریر اور بدذات بھی ہوتے ہاین سو یہہ کہان نہین ہر جنس مین نیک و بد ہوتے ہاین مگر جو درند کہ شریر ہاین وے بھی نیکون اور صالحون کو نہین چھیرتے پر بدذات آدمیون کو کھاجاتے ہین چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی * نولی بعض الظالمین بعضا بما کانوا یکسبون * یعنے ظالمون پر ہمنے ظالمون کو مسلط کیا ہی کہ اپنے

گناہون کا نتیجہ پاوین جس گھڑی درندون کا دلیل اِس کلام سے فارغ ہوا جنون کے گروہ سے ایک حکیم نے کہا یہہ سچ کہتا ہی جو نیک لوگ ہین وے بدون سے بھاگ کر نیکون سے الفت کرتے ہین اگرچہ غیر جنس ہووین اور جو بد ہین وے بھی نیکون سے بھاگتے اور بدون سے جا کر ملتے ہین اگر انسان شریر و بدذات نہ ہوتے تو عابد و زاہد انکے کاہیکو جنگل پہارٓ مین جا کر رہتے اور درندون سے باوجود غیر جنسیت کے محبت پیدا کرتے کیونکہ اِنکے اُنکے کچھہ مناسبت ظاہری نہین ہی مگر نیک خصلت مین البتہ شریک ہین تمام جنون کی جماعت نے کہا یہہ سچ کہتا ہی اِسمین کچھہ شک نہین انسانون نے ہر طرف سے جو یہہ لعن و طعن سنی نہایت شرمندہ ہوکر سب نے اپنا سر جھکا لیا اتنے مین شام ہوگئی دربار برخاست ہوا سب وہانسے رخصت ہوکر اپنے اپنے مکان کو گئے *

* یہہ فصل انسان اور طوطے کے مناظرے مین *

صبح کے وقت تمام انسان و حیوان دار العدالت مین حاضر ہوئے بادشاہ نے انسانون سے فرمایا کہ اگر تمکو اپنے دعوے پر کوئی دلیل اور بھی بیان کرنا ہو اُسے بیان کرو انسان فارسی نے

کہا کہ ہم مین بہت اوصاف حمیدہ ہین جن سے دعوی ہمارا
ثابت ہوتا ہی بادشاہ نے کہا انھین بیان کرو اسنے کہا
ہمارے گروہ مین بادشاہ وزیر امیر منشی دیوان عامل فوجدار
نقیب چوبدار خادم یار مددگار ہین اُنکے سوا اور بھی بہت فریق
دولتمند اشراف. صاحب مروت اہل علم زاہد عابد پرہیزگار
خطیب شاعر عالم فاضل قاضی مفتی صرفی نحوی منطقی حکیم مہندس
نجومی کاہن معبر کیمیاگر ساحر ہین اور اہل حرفہ معمار جلاہے دھنئے
کفش دوز درزی وغیرہ بہت سے فرقے اور ان سب فرقون
مین ہرایک کے جدے جدے اخلاق واوصاف حمیدہ اور مذہب
وصنایع پسندیدہ ہین یے سب خوبیان اور اوصاف ہمارے
واسطے خاص ہین حیوانون کو انسے بہرہ نہین اسّے یہہ معلوم ہوا
کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین انسان جس وقت یہہ
کہہ چکا طوطے نے بادشاہ سے کہا کہ یہہ آدمی اپنے فرقون کی زیادتی
مین پر افتخار کرتا ہی اگر طایرون کے اقسام کو دریافت کرے تو
معلوم ہو کہ انکے مقابلے مین سے نہایت کم ہین لیکن مین ہرایک
انکے نیک فرقے کے مقابل دوسرا فرقہ بد اور ہرایک صالح کی
جگہہ ایک شقی بیان کرتا ہون کہ انکی قوم مین نمرود فرعون کافر

فاسق مشرک منافق ملحد بدعہد ظالم رہزن جو تیرے رعیت کرتے
اپکے تھو تھے مکار و دغاباز مخنث زانی مغلم جاہل احمق بخیل
انکے سوا اور بھی بہت سے فرقے کہ جنکے قول و فعل قابل بیان کے
نہین ہوتے ہین اور ہم انسے برے ہین مگر بیشتر خصایل حمیدہ
اور اخلاق پسندیدہ مین شریک اسواسطے کہ ہمارے گروہ
مین بھی سردار و رئیس اور یار مددگار ہوتے ہین بلکہ ہمارے
سردار سیاست و ریاست مین انسانونکے بادشاہونسے بہتر ہین
کیونکہ وے فقط اپنی غرض اور منفعت کے لئے رعیت و فوجکی پرورش
کرتے ہین جب کہ مقصد انکا حاصل ہوجاتا ہی اسوقت فوج
و رعایا کے حال پر کچھ خیال نہین کرتے حالانکہ یہہ طریقہ رئیسون
کا نہین ہی ریاست و سرداری کے واسطے لازم ہی کہ بادشاہ
اپنی فوج و رعیت پر ہمیشہ شفقت و مہربانی رکھے جسطرح اللہ
تعالی ہمیشہ اپنے بندون پر رحمت کرتا ہی اسیطرح ہر ایک
بادشاہ کو چاہیے کہ اپنی رعایا پر نظر شفقت کی رکھے اور حیوانون
کے سردار فوج و رعایا کے حال پر ہمیشہ شفقت و مہربانی رکھتے
ہین اسیطرح چونتیون اور طایرون کے رئیس بھی اپنی رعیت
کی درستی اور انتظام مین مصروف رہتے ہین اور جو کچھ

فوج ورعایا سے سلوک واحسان کرتے ہین اُسکا بدلا اور عوض نہین چاہتے اور اپنی اولاد سے بھی پرورش کے عوض نیکی کی توقع نہین رکھتے جسطرح آدمی اولاد کی پرورش کرکے پھر انسے خدمت لیتے ہین حیوان بچون کو پیدا کرکے پرورش کردیتے ہین پھر اُنسے کچھ غرض نہین رکھتے فقط شفقت و مہربانی سے پالتے اور رکھاتے ہین خدا کی راہ پر ثابت قدم ہین کیونکہ وہ بندون کو پیدا کرکے رزق پہنچاتا ہی اور اُنسے شکر کی توقع نہین رکھتا انسانون مین اگر یے فعل بد نہوتے تو اللہ تعالی اُنسے کیون فرماتا کہ شکر کرو ہمارا اور اپنے ماباپ کا ہماری اولاد پر یہہ حکم نہین کیا کیونکہ یے کفر و نافرمانی نہین کرتے طوطا جب وقت اس کلام تک پہنچا جنات کے حکیمون نے بھی کہا یہہ سچ کہتا ہی! انسانون نے شرمندہ ہوکر سر جھکالیا کسی نے کچھ جواب نہ دیا اتنے مین بادشاہ نے ایک حکیم سے پوچھا کہ جن بادشاہون کا وصف بیان کیا کہ اپنی رعیت اور فوج پر نہایت شفقت و مہربانی کرتے ہین وے کون بادشاہ ہین حکیم نے کہا مراد ان بادشاہون سے ملایکہ ہین اسواسطے کہ جتنی حیوانات کی اجناس و انواع و اشخاص ہین سبکے واسطے اللہ کی طرف سے ملایکہ مقرر ہین کہ ہرایک کی

حفاظت اور رعایت کرتے ہین اور ملایکون کے گروہ مین بھی رئیس و سردار ہوتے ہین کہ اپنے اپنے گروہ پر شفقت و مہربانی رکھتے ہین بادشاہ نے پوچھا کہ فرشتون مین یہہ شفقت و مہربانی کہان سے ہوئی اُسنے کہا کہ انھون نے اللہ تعالی کی رحمت سے یہہ فایدہ حاصل کیا ہی کیونکہ جسطرح وہ اپنے بندون پر شفقت کرتا ہی دنیا مین کسیکی شفقت اسکے لاکھوین حصے کو نہین پہنچتی اسواسطے کہ اللہ تعالی نے جب اپنے بندون کو پیدا کیا ہر ایک کی حفاظت کے لئے فرشتے مقرر کئے شکل و صورت نہایت خوبی اور لطافت سے بنائی حواس مدرکہ بخشے نفع اور نقصان سے سبکو خبردار کیا اور اُنھین کے آرام کے واسطے آفتاب و ماہتاب اور بروج و ستارے پیدا کئے درختون کے پھل پتون سے رزق پہنچایا غرض انواع و اقسام کی نعمتین پیدا کین یہہ سب اسکی شفقت و مرحمت پر دلیل ہی بادشاہ نے پوچھا آدمیون کی حفاظت کے واسطے جو ملایکہ مقرر ہین انکا سردار کون ہی حکیم نے کہا وہ نفس ناطقہ ہی کہ جسوقت سے آدم پیدا ہوا اسیوقت سے یہہ اسکے جسم کا شریک ہی جن فرشتون نے کہ بموجب حکم الہی کے آدم کا سجدہ کیا انکو نفس

حیوانی کہتے ہین کہ نفس ناطقہ کے تابع ہین اور جسنے کہ سجدہ
نکیا وہ قوت غضبیہ و نفس امارہ ہی ابلیس بھی اسیکو کہتے ہین
نفس ناطقہ آدم کی اولاد مین ابتک باقی ہی جسطرح صورت
جسمیہ آدم کی ابتک وہی باقی ہی اسی صورت پر پیدا ہوتے
اور رہتے ہین اور اسی صورت سے قیامت کے دن بنی آدم اٹھکر
کر بہشت مین داخل ہونیگے بادشاہ نے پوچھا اسکا کیا سبب
کہ ملایکہ اور نفوس نظر نہین آتے حکیم نے کہا اسواسطے کہ وے
نورانی اور شفاف ہین حواس جسمانی سے محسوس نہین
ہوتے مگر انبیا اور اولیا قلب کی صفائی کے سبب انکو دیکھتے
ہین کیونکہ نفوس انکے تاریکی جہالت سے پاک ہین خواب
غفلت سے بیدار رہتے ہین نفوس اور ملایکہ سے انکو مناسبت
ہی اسواسطے انکو دیکھتے اور انکا کلام سنکر اپنے ابنائے
جنس کو خبر کرتے ہین بادشاہ نے یہہ احوال سنکر حکیم سے
فرمایا جزاک اللہ بعد اسکے طوطے کی طرف دیکھکر کہا تو اپنے
کلام کو تمام کر اُسنے کہا یہہ آدمی جو دعوی کرتا ہی کہ ہماری
قوم مین بہت کاریگر اور اہل حرفہ ہوتے ہین سو یہہ موجب
بات کا نہین ہی کیونکہ ہم مین بھی بعضے حیوان ان صنعتون

ہین اُنکے ہنر یک ہین چنانچہ مکھی اُنکے معمار اور مہندسون سے
تعمیر اور ترمیم مین زیادہ سلیقہ رکھتی ہی اپنے گھر کو بغیر
مٹی اور اینٹ اور چونے اور گچ کے بناتی ہی خط اور دایرہ
کھینچنے مین مسطر اور پرگار کی احتیاج نہین رکھتی اور یے
اسباب و آلات کے محتاج ہونے ہین اسیطرح مکری
کہ سب کیرون سے ضعیف ہی مگر تنے بنے مین انکے جلاہون سے
زیادہ ہوشیار ہی پہلے تو لعاب سے تار کھینچتی ہی بعد
اسکے مثل خطوط کے بناکر پھر اوپر سے اسکو درست کرتی
ہی اور بیچ مین کچھ تھوڑا مکھیونکے شکار کے واسطے کھلا
رکھتی ہی اور اس ہنر مین محتاج کسی اسباب کی نہین
اور جلاہے بغیر اسباب کے کچھ بن نہین سکتے اسیطرح
ریشم کے کیڑے کہ نہایت ضعیف ہین مگر اُنکے کاریگرون
سے علم و ہنر زیادہ جانتے ہین جسوقت کھا کر آسودہ ہوتے
ہین اپنے رہنے کی جگہہ پر آکر پہلے لعاب سے مثل خطوط
باریک کے تنتے ہین بعد اسکے اوپر سے پھر اسکو درست
اور مضبوط کرتے ہین کہ ہوا اور پانی کا اُسمین دخل نہین ہوتا
اور اُسی مین اپنے معمول کے موافق ہو رہتے ہین یے سب بعد

بغیر تعلیم ماں باپ اور استاد کے جانے ہین سوئی تاگے کے محتاج نہین ہوتے جس طرح انکے درزی اور رفوگر بغیر اسکے کچھ بنا نہین سکتے اور ابابیل اپنے گھر کو چھتون کے نیچے معلق ہوا مین بناتی ہی سیڑھی وغیرہ کی محتاج نہین اور بیا بھی کس خوبصورتی سے اپنا گھر بناتا ہی اور دیمک کہ بغیر مٹی اور پانی کے گھر بناتی ہی کسی چیز کی محتاج نہین ہی غرض سب طایر اور حیوان گھر اور آشیانے بناتے اور اولاد کی پرورش کرتے ہین انسانون سے زیادہ شعور و ہنر جانتے ہین چنانچہ شتر مرغ کہ طایر اور بہایم سے مرکب ہی کس خوبی سے اپنے بچون کی پرورش کرتا ہی جس وقت کہ بیس یا تیس انڈے جمع ہوتے ہین تین حصے کرکے بعضون کو مٹی مین بند کرتا ہی اور بعضون کو آفتاب کی گرمی مین اور بعضون کو اپنے پر کے نیچے رکھتا ہی جب کہ بہت سے بچے پیدا ہوتے ہین انکی پرورش کے لئیے زمین کھود کر کیڑون کو نکالتا اور بچون کو کھلاتا ہی آدمیون مین کوئی عورت اسطرح اپنے لڑکے کو پرورش نہین کرتی دائی جنائی خبر لیتی ہی وقت جننے کے پیٹ سے نکال کر نہلاتی دھلاتی ہی اور دودھ پلائی دودھ پلا کر گہوارے مین سلاتی ہی

سب کچھ دے کوتی ہین لڑکے کی ماکو کچھ جر بھی نہین ہوتی اور
لڑکے بھی انکے نسبت احمق ہوتے ہین نفع نقصان اصلا نہین سمجھتے
مدرہ بیس برس کے بعد سن تمیز کو پہنچتے ہین پھر بھی معلم
و ادیب کے محتاج رہتے ہین زندگی بھر لکھنے پڑھنے مین اوقات
بسر کرتے ہین تسپر احمق کے احمق رہتے ہین اور ہمارے
بچے جس وقت پیدا ہوتے ہین اسی وقت ہر ایک نیک و بد
سے واقف ہوجاتے ہین چنانچہ مرغ تیتر باتیر کے انڈے سے
نکلتے ہی بے تعلیم ماباپ کے چگتے پھرتے ہین جو کوئی پکڑنے کا
قصد کرتا ہی اسّے بھاگ جاتے ہین یہہ عقل و شعور انکو اللہ تعالی
کی طرف سے الہام ہوتا ہی کہ سب نیک و بد جانتے ہین سبب
اسکا یہہ ہی کہ یے طایر بچون کے پالنے مین نر اور مادہ دونون
شریک نہین ہوتے جسطرح اور طایر کبوتر وغیرہ کہ نر اور
مادہ ملکر بچون کی پرورش کرتے ہین اسیواسطے خدا نے
انکے بچون کو یہہ عقل عطا کی ہی کہ ماباپ کی پرورش کے محتاج
نہین ہین آپ سے چگتے اور کھاتے ہین جسطرح اور حیوان
و طایر کے بچے دودھ پلانے اور دانہ کھلانے کی احتیاج رکھتے
ہین ویسے یے نہین ہین پس اللہ تعالی کے نزدیک کیا رتبہ

بر آ ہی ہم رات دن اُسکی تسبیح و تہلیل مین مشغول رہے ہین
اسواسطے اسنے ہمارے حال پر یہہ کچھ مہربانی کی ہی اور یہہ جو تم
کہتے ہو کہ ہماری قوم مین شاعر و خطیب اور شاغل و ذاکر ہوتے
ہین اگر طایرون کی زبان سمجھو اور حشرات الارض کی تسبیح
کبیرونکی تکبیر بہایم کی تہلیل ملخ کا ذکر مینڈک کی دعا بلبل کا وعظ
سنگخوارے کا خطبہ مرغ کی اذان کبوتر کا غٹکنا کوے کا غیب سے
خبر دینا ابابیل کا وصف کرنا لوکا خوف خدا سے ڈرانا انکے سوا
چیونٹی مکھی وغیرہ کی عبادت کا احوال جانو تو معلوم ہو کہ اُن مین
بھی فصیح بلیغ شاعر خطیب شاغل ذاکر ہوتے ہین چنانچہ اللہ
تعالی فرماتا ہی * وَاِن مِن شَیءٍ اِلا یُسبِحُ بِحَمدِہٖ وَلٰکِن لا تَفقَهُونَ *
حاصل یہہ ہی کہ ہر ایک شی خدا کی حمد مین تسبیح کرتی ہی
لیکن تم نہین جانتے ہو پس خدا نے تم کو جہان کی طرف نسبت
کی ہی یعنے تم اُنکی تسبیح نہین سمجھتے ہو اور ہمکو علم کی طرف
منسوب کیا اور کہا * کُلٌّ قَد عَلِمَ صَلٰوتَہٗ وَتَسبِیحَہٗ * یعنے ہر ایک
حیوان دعا و تسبیح جانتا ہی پس جاہل و عالم برابر نہین ہوتے
ہمکو تمپر فوقیت ہی پھر کس چیز سے فخر کرتے اور کمرد
بہتان سے کہتے ہو کہ ہم مالک اور حیوان غلام ہین اور

مضمون کا ذکر جو کرتے ہو سو یہہ عمل جاہلون پر چلتا ہی ٭ عورتین اور لڑکے اسکے معتقد ہوتے ہین عقلا کے نزدیک کچھہ اسکا مرتبہ نہین ہی . بعض نجومی حمقا کے بہکانے کے واسطے کہتے ہین کہ فلانے شہر مین دس یا بیس برس کے بعد یہہ حادثہ درپیش ہوگا حالانکہ اپنے احوال سے خبر نہین کہ اُسپر کیا گذریگا اور اسکی اولاد کا کیا حال ہوگا چند مدت کے قبل دیار بعید کا احوال بیان کرتا ہی تاکہ عوام الناس اسکو سچ جانین اور معتقد ہووین نجومیون کے کہنے کا وہی لوگ اعتبار کرتے ہین جو گمراہ و بغی ہین . جسطرح آدمیون کے بادشاہ ظالم و جابر عاقبت کے منکر ہین قضا اور قدر کو نہین جانتے مثل نمرود اور فرعون کے کہ نجومیون کے کہنے سے سیکڑون لڑکے بلکہ ہزارون قتل کروا ڈالے یہہ جانتے تھے کہ دنیا کا انتظام سات ستارون اور بارہ برجون پر موقوف ہی یہہ نہ معلوم تھا کہ بغیر حکم الہی کے جسنے بروج اور ستارون کو پیدا کیا ہی کچھہ نہین ہوتا سچ ہی * مصرع * تقدیر کے آگے کچھہ تدبیر نہین چلتی * آخر خدا نے جو چاہا تھا وہی ہوا بیان اُسکا یہہ ہی کہ نمرود کو نجومیون نے خبر دی کہ ایک لڑکا تمھارے عہد مین پیدا ہوگا

بعد پرورش ہونیکے مرتبۂ عظیم حاصل کر کے بت پرستون کے دین کو برہم درہم کریگا جب کہ انسے پوچھا کس جگہہ اور کونسی قوم مین پیدا ہوگا اور کہان پرورش پاویگا یہہ نہ بتا سکے بادشاہ سے کہا جتنے لڑکے اِس سال پیدا ہووین سب کو حکم قتل کا کیجئے یہہ گمان کیا کہ وہ لڑکا بھی اُنہین قتل ہوجاویگا آخر اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو پیدا کیا اور لڑکا فرون کے شر سے محفوظ رکھا یہی معاملہ فرعون نے بنی اسرائیل سے کیا یہان بھی خدا نے حضرت موسی کو اُنکی بدی سے پناہ مین رکھا غرض نجومیون کا کہنا فقط خرافات ہی تقدیر نہین ٹلتی اور تم اُنسے اپنا فخر کرتے اور کہتے ہو کہ ہماری قوم مین نجومی اور حکیم ہوتے ہین یے لوگ گمراہون کے بہکانے کے واسطے ہین جو لوگ کہ متوکل علی اللہ ہین وے انکی باتون کو نہین مانتے جس وقت طوطا اس کلام تک پہنچا بادشاہ نے اسّے پوچھا اگر نجوم سے بلیات کا دفع ہونا ممکن نہین پھر نجومی اسے کیون سیکھتے اور دلیلون سے ثابت کرتے ہین اور اسے خوف کیون کرتے ہین اُسنے کہا البتہ اسسے بلا کا دفع ہونا ممکن ہی لیکن نہ جسطرح کہ نجومی کہتے ہین بلکہ اللہ تعالی کی استعانت سے

گروہ پیدا کرنے والا نجوم کا ہی بادشاہ نے پوچھا کہ استعانت
اُسکی اللہ سے کیونکر کرے کہا کہ احکام شرعی پر عمل کرے
گریہ وزاری کرنا نماز پڑھنا روزہ رکھنا صدقہ اور زکواۃ دینا
خلوص دل سے عبادت کرنا یہی استعانت ہی جس وقت
اللہ تعالی سے اُسکے دفع ہونیکے واسطے سوال کرے البتہ
خدا محفوظ رکھتا ہی اسواسطے کہ نجومی اور کاہن قبل وقوع
حوادث کے خبر دیتے ہین کہ اللہ تعالی یہ حادثہ ظاہر کریگا اُسکے
واسطے بہتر یہ ہی کہ اُسی اللہ سے اُسکے دفع کے واسطے
دعا مانگے نہ یہ کہ قواعد نجوم پر عمل کرے بادشاہ نے کہا جسوقت
احکام شرعی پر عمل کیا اور بلا اُس سے دفع ہوئی اُس سے یہ لازم
آتا ہی کہ مقدر الہی ٹل جاوے اسنے کہا مقدر اُسکا نہین
ٹلتا مگر جو لوگ کہ اسکے دفع کے واسطے خدا سے مناجات کرتے
ہین انکو اس حادثے سے محفوظ رکھتا ہی چنانچہ منجمون نے
جسوقت نمرود کو خبر دی کہ ایک لڑکا بت پرستون کے دین کا
مخالف پیدا ہوکر تمھاری رعیت اور فوج کو برہم درہم کریگا اور
مراد اُس سے ابرہیم خلیل اللہ تھے اور اللہ تعالی نے اُنکو پیدا کرکے
نمرود اور اُسکی فوج کو انکے ہاتھوں سے ذلیل و خراب کیا اگر

نمرود اسوقت خدا سے اپنی بہتری کے واسطے دعا مانگتا اللہ تعالی
اپنی توفیق سے اُسکو ابراہیم کے دین مین داخل کرتا وہ
اور اسکی فوج ذلت و خرابی سے محفوظ رہتے اسیطرح
موسی کے پیدا ہونے کی جب فرعون کو نجومیون نے خبر دی اگر
خدا سے اپنی بہتری کی واسطے دعا مانگتا اُسکو بھی خدا اُنکے
دین مین داخل کر کے ذلت سے محفوظ رکھتا جسطرح اُسکی
عورت کو اللہ تعالی نے ہدایت کی اور نعمت ایمان کی
بخشی قوم یونس نے جسوقت عذاب مین مبتلا ہو کر خدا سے
دعا مانگی اللہ نے انکو اُس عذاب سے پناہ مین رکھا بادشاہ نے
کہا سچ ہی اب نجوم کا سیکھنا اور قبل وقوع حادثہ کے خبر دینا
اور خدا سے اسکے دفع کرنیکے لئے دعا مانگنا ان سب چیزون کا
فایدہ معلوم ہوا اسیواسطے حضرت موسی نے بنی اسرائیل
کو نصیحت کی تھی کہ جسوقت تم کسی بلا سے خوف کرو اسوقت
خدا سے دعا مانگو اور تضرع و زاری کرو کیونکہ وہ تمکو صدق دعا
کے سبب اُس حادثے سے محفوظ رکھیگا آدم سے لیکر محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وسلم تک یہہ طریقہ جاری تھا کہ ہر ایک حادثے
کے وقت اپنی امت کو یہی حکم کرتے تھے پس لازم ہی کہ احکام

نجوم کے واسطے اس طور پر عمل کرے ۔ جسطرح کہ اس زمانیکے
نجومی خلق کو بہکاتے ہین خدا کو چھوڑ کر گردش فلک کی طرف
دوڑتے ہین مریضون کی صحت کے واسطے بھی پہلے خدا کی طرف
رجوع کرے کیونکہ شفای کلی اُسیکی عنایت اور مہربانی سے
حاصل ہوتی ہی یہہ نچاہیے کہ بارگاہ شافی حقیقی سے پھر کر طبیبون
کے یہان رجوع کرے بعضے آدمی کہ ابتداے مرض مین طبیبونسے
رجوع کرتے ہین انکے علاج سے کچھ فایدہ نہین ہوتا پھر وہانسے
ناامید ہوکر خدا کی طرف رجوع کرتے ہین بلکہ بیدستور عرضیون
پر احوال اپنا نہایت الحاح و زاری سے لکھکر مسجدون
کی دیوارون یا ستونون پر لٹکا دیتے ہین خدا شفا بخشتا ہی
اسیطرح چاہیے کہ تاثیرات نجوم کے واسطے اسی خدا سے رجوع
لاوے نجومیون کے بہکانے پر عمل نکرے چنانچہ ایک بادشاہ تھا
اسکو نجومیون نے خبر دی کہ اس شہر مین ایک حادثہ ہوگا جسسے
شہر کے رہنے والونکو بہت خوف ہی بادشاہ نے پوچھا کسطرح
ہوگا تفصیل اُسکی نہ بتلا سکا مگر اتنا کہا کہ فلانے مہینے فلانی
تاریخ یہہ حادثہ وقوع مین آویگا بادشاہ نے لوگونسے پوچھا
کہ اسکے دفع کے واسطے کیا تدبیر کیا چاہیے جو لوگ کہ اہل شرع تھے

اُنھون نے کہا پھر یہ ہی کہ اس روز بادشاہ اوٗر تمام شہر کے
رہنے والے چھوٹے بڑے بستی سے باہر نکلکر میدان مین
رہین اوٗر خدا سے اسکے دفع کے لئے الحاح و زاری کرین
شاید خدا اُس بلا سے محفوظ رکھے بموجب انکے کہنے کے بادشاہ
اس دن شہر سے باہر جا رہا اوٗر بہت سے آدمی بادشاہ کے
ساتھہ باہر نکلے خدا سے دعا مانگنے لگے کہ اس بلا سے محفوظ رہین
اوٗر تمام رات وہان جاگتے رہے مگر بعضے آدمیون نے نجومی کے
کہنے سے کچھہ خوف نکیا اُسی شہر مین رہ گئے رات کو نہایت
شدت سے پانی برسا وہ شہر زمین نشیب مین واقع تھا
چارون طرف سے پانی کھچ کر شہر مین بھر گیا جتنے آدمی بستی
مین رہ گئے تھے سب ہلاک ہو گئے اوٗر جو لوگ کہ شہر کے باہر دعا
و زاری مین مشغول تھے سلامت رہے جس طرح طوفان سے
نوح اور دوسرے لوگ کہ ایمان لائے تھے محفوظ رہے اوٗر باقی سب
غرق ہو گئے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی * فَاَنْجَیْنَاہُ وَالَّذِینَ
مَعَہُ فِی الْفُلْکِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِینَ کَذَّبُوْا بِاٰیَاتِنَا اِنَّھُمْ کَانُوْا قَوْمًا عَمِینَ *
یعنے نجات دی ہمنے نوح کو اوٗر اُن لوگون کو جو اُسکے ساتھہ کشتی پر
بیٹھے تھے اوٗر جنھون نے ہماری آیتون کو جھوٹھہ جانا تھا اُنکو

غرق کر دیا کیونکہ وہ قوم گمراہ تھی فلاسفی اور منطقی پر جو ہم فخر کرتے ہو سو وے تمھارے فایدے کے واسطے نہین ہین بلکہ تمھین گمراہ کرتے ہین آدمی نے کہا یہہ کیونکر ہی اسے بیان کر کہا اسواسطے کہ وے طریقۂ شریعت سے پھیر دیتے ہین کثرت اختلاف سے احکام دین کے اٹھا دیتے ہین سبکی رائین اور مذہب مختلف بعضے تو عالم کو قدیم کہتے ہین، بعضے ہیولا کو قدیم جانتے ہین. بعضے صورت کے قدم پر دلیل لاتے ہین. بعضے کہتے ہین کہ عاقلین دو ہین بعضے تین عاقلین ثابت کرتے ہین. بعضے چار کے قایل ہین. بعضے پانچ کہتے ہین. بعضے چھہ سے ہمات تلک ترقی کرتے ہین. بعضے صانع اور مصنوع کی معیت کے قایل ہین. بعضے زمانے کو غیر متناہی کہتے ہین. بعضے تناہی پر دلیل لاتے ہین. بعضے معاد کے مقر ہین. بعضے منکر بعضے رسالت اور وحی کا اقرار کرتے ہین. بعضے انکار. بعضے شک مین حیران سرگردان ہین. بعضے عقل و دلیل کے مقر ہین. بعضے تقلید پر قایم ہین انکے سوا اور بھی بہت سے مذاہب مختلف ہین کہ جن مین یے سب گرفتار ہین اور ہمارا دین و طریق ایک ہی خدا کو واحد لاشریک جانتے ہین رات دن اُسکی تسبیح و تہلیل مین

مشغول ہین کسی بدے پر اُسکے اپنا فخر نہین. بیان کرتے جو کچھ
ہماری قسمت مین مقدر کیا ہی اسپر شاکر ہین اسکے حکم سے
باہر نہین ہین یہہ نہین کہتے کہ یہہ کیون اور کس واسطے ہی
جسطرح آدمی اُسکے احکام اور مشیت و صنعت مین اعتراض
کرتے ہین مہندسون اور ساحون پر جو تم اپنا فخر کرتے ہو سو
وے دلیلون کی فکر مین رات دن گھبرائے ہوئے رہتے ہین
جو چیزین کہ وہم و تصور سے باہر ہین اُنکا دعوی کرتے ہین
اور آپ نہین جانتے جو علوم کہ اُن پر واجب ہین اُنکی طرف
میل نہین کرتے خرافات کی طرف جسّے کچھ احتیاج متعلق
نہین قصد کرتے ہین. بعضے اجرام و ابعاد کی مساحت کی فکر
مین رہتے ہین. بعضے پہار اور ابر کی بلندی دریافت کرنیکے واسطے
حیران ہین کتنے دریا اور جنگل ناپتے پھرتے ہین. بعضے افلاک کی
ترکیب اور زمین کے مرکز معلوم کرنیکے واسطے فکر و تامل
کرتے ہین اپنے بدن کی ترکیب و مساحت سے خبر نہین یہہ
نہین جانتے کہ انتریان اور رودے کتنے ہین جوف سینہ مین
کس قدر وسعت ہی دل و دماغ کا کیا حال ہی معدہ کس طور
پر ہی استخوان کی کیا صورت ہی بدن کے جوڑ کس وضع

پر واقع نہین ہے چیزین کہ جنکا جاننا سہل اور پہچاننا واجب ہی
ہرگز نہین جانتے حالانکہ اُنسے اللہ تعالی کی صنعت و قدرت معلوم
ہوتی ہی جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی * مَنْ عَرَفَ
نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ * یعنے جسنے اپنے تئین جانا اسنے خدا کو
پہچانا ساتھہ اِس جہل و نادانی کے بیشتر کلام الہی نہین پڑھتے
فرض و سنت کے احکام نہین جانتے اور طبیبون پر جو تم فخر
کرتے ہو انسے تکو جبھی تلک احتیاج ہی کہ حرص و شہوت
سے مختلف کھانے کھا کر بیمار ہو جاتے ہو اور انکے دروازون
پر قارورہ لیکر حاضر ہوتے طبیب و عطار کے دروازے پر وہی
جاتا ہی جو بیمار ہووے جس طرح نجومیون کے دروازے پر
منحوس اور بدبختون کا مجمع رہتا ہی حالانکہ اُنکے یہان جانے
سے زیادہ نحوست ہوتی ہی اسواسطے کہ سعد اور نحس ساعت
کی تقدیم و تاخیرمین اُنکو اختیار نہین ہی تسپر بھی بعضے نجومی اور
رمال ایک کاغذ لیکر کچھہ مزخرفات احمقون کے بہکانیکے واسطے
لکھہ دیتے ہین یہی حال طبیبون کا ہی کہ انکے یہان التجا لیجانے سے
بیماری زیادہ ہوتی ہی جن چیزون سے کہ مریض بیشتر شفا
پاتا ہی انہین چیزون سے پرہیز بتلاتے ہین اگر طبیعت پر

چھوڑ دیوین تو بیمار کو شفا ہووے بس طبیبون اور نجومیون پر تمھارا فخر کرنا محض حمق ہی ہم انکے محتاج نہین ہین کیونکہ غذا ہماری ایک وضع پر ہی اسی واسطے ہم بیمار نہین ہوتے طبیبون کے یہان التجا نہین لیجاتے کسی شربت اور معجون سے غرض نہین رکھتے شیوہ آزادون کا یہی ہی کہ کسی سے احتیاج نرکھین یہہ طریقہ غلامون کا ہی کہ ہر ایک کے یہان دوڑتے پھرتے ہین اور سوداگر معمار اور زراعت کرنیوالے جن پر تم اپنا فخر کرتے ہو سووے غلامون سے بھی بدتر ہین فقیر و محتاج سے بھی زیادہ ذلیل ہین رات دن محنت و مشقت مین گرفتار رہتے ہین ایک ساعت آرام نہین کرنے پاتے ہمیشہ مکانات بناتے ہین حالانکہ آپ اُن مین نہین رہنے پاتے زمین کھودکر درخت بٹھلاتے ہین پھل اور میوہ اسکا نہین کھاتے انسے زیادہ کوئی احمق نہین ہی کہ مال و متاع جمع کرکے وارثون کو چھوڑ جاتے ہین اور آپ ہمیشہ فاقہ کشی مین رہتے ہین سوداگر بھی ہمیشہ مال حرام جمع کرنیکی فکر مین رہتے ہین گرانی کی امید پر غلہ مول لیکر رکھتے ہین قحط کے دنون مین گران قیمت بیچتے ہین فقیر اور غریب کو کچھ نہین دیتے ایک بار سب مال

مدّت کا جمع کیا ہوا غارت ہو جاتا ہی دریا مین ڈوب جاتا یا
چور لیجاتا ہی یا کوئی ظالم بادشاہ چھین لیتا ہی پھر تو خراب
و ذلیل ہو کر دربدر محتاج پھرتے ہین تمام عمر اپنی ہرزہ گردی
مین ضایع کرتے ہین وے تو یہہ جانتے ہین کہ ہمنے فایدہ اُٹھایا
یہہ نہین معلوم کہ نقد عزیز کہ عبارت زندگی سے ہی مفت
ہاتھہ سے دیا آخرت کو دنیا کے واسطے بیچا دنیا
بھی حاصل نہوئی دین برباد گیا دبدھا مین دونو گئے مایا ملی .
نہ رام اگر اس ظاہری فایدے پر تم افتخار کرتے ہو تو ہم
اس پر لعنت کرتے ہین اور یہہ جو کہتے ہو کہ ہماری قوم مین
صاحب مروت ہین سو غلط ہی عزیز و اقربا اور ہمسایے اُنکے
فقیر محتاج ننگے بھوکھے گلی گلی سوال کرتے پھرتے ہین یے انکے
حال پر نگاہ نہین کرتے اسی کو مروت کہتے ہین کہ آپ فراغت
سے اپنے گھرون مین عیش کرین عزیز و اقربا اور ہمسائے
گدائی کرین اور یہہ جو کہتے ہو کہ ہماری قوم مین منشی اور دیوان
ہوتے ہین اُن پر بھی تمکو فخر کرنا لایق نہین ہی اُنسے زیادہ
شریر و بدذات دنیا مین کوئی نہین ہی فطرت و دانائی
اور زبان درازی و خوش تقریری سے ہر ایک ہمچشم

کی بیخ کنی مین رہے ہین ظاہر مین بہت عبارت آرائی اور رنگینی سے خطوط دوستانہ لکھتے ہین پر باطن مین اُنکی بیخ و بنیاد کھودنے کی فکر مین مصروف رہتے ہین رات دن یہی خیال رہتا ہی کہ فلانے شخص کو اس کام سے موقوف کرکے کسی اور شخص کو کچھ نذرانہ لیکر مقرر کیجئے غرض کسی مکر و حیلے سے اسکو معزول ہی کر دیتے ہین اور زاہدون عابدون کو جو تم اپنے زعم مین نیک جانتے ہو اور یہہ گمان کرتے ہو کہ دعا اور شفاعت اُنکی خدا کے نزدیک قبول ہوتی ہی اُنھون نے بھی تمکو اپنا زہد اور تقوی دکھلا کر فریب دیا ہی کیونکہ ظاہر مین یہہ انکا عبادت کرنا داڑھی بڑھانا لبون کے بال لینا پیراہن پہننا موٹے کپڑے پراکتفا کرنا پیوند پر پیوند لگانا چپکے رہنا کسی سے نبولنا کم کھانا لوگون سے اخلاق کرنا احکام شریعت کے سکھلانا دیر تک نماز پڑھنا کہ پیشانی پر داغ پڑ گئے ہین کھانا کم کھانے سے ہونٹھ لٹک آئے ہین دماغ خشک بدن دبلا رنگ متغیر ہو گیا ہی یہہ صرا سر مکر و زور رہی دل مین بغض و کینہ اتنا بھرا ہی کہ کسی کو موجود نہین سمجھتے ہمیشہ خدا پر اعتراض کرتے ہین گرا بلیس شیطان

کو کیون پیدا کیا فاسق اؤر فاجر کس واسطے مخلوق ہوئے
انکو رزق کیون دیتا ہی یہہ بات غیر مناسب ہی ایسے ایسے
وسواس شیطانی دلون مین اُنکے بھرے ہین تمکو تو وے نیک معلوم
ہوتے ہین مگر خدا کے نزدیک اُنسے زیادہ بد کوئی نہین ہی
اُن پر کیا فخر کرتے ہو تُمھارے واسطے تو یے لوگ عار و ننگ
ہین اؤر عالم و فقیہہ تُمھارے وے بھی دنیا کے واسطے کبھی
حرام کو حلال کرتے ہین اؤر کبھی حلال کو حرام بتاتے ہین خدا کے
کلام مین بے معنی تاویلین کرتے ہین اصل مطلب کو اخذ منفعت
کے واسطے پھیر ڈالتے ہین زہد و تقوی کا کیا امکان دوزخ انھین
لوگونکے واسطے ہی جن پر تم فخر کرتے ہو اؤر قاضی مفتی تُمھارے
جب تلک کہین نوکر نہین ہوتے صبح و شام مسجدون مین جاکر نماز
پڑھتے اؤر لوگون کو وعظ نصیحت کرتے ہین جب کہ قاضی یا مفتی
ہوئے پھر تو غریبون اؤر یتیمون کا مال لیکر ظالم بادشاہون کو
خوشامد سے پہنچاتے ہین رشوت لیکر حق تلفی کرتے ہین جو راضی
نہین ہوتا اُسکو خوف اؤر چشم نمائی سے راضی کرتے ہین
غرض یے لوگ سخت مفسد ہین کہ حق کو ناحق اؤر ناحق کو حق کر دیتے
ہین خدا کا خوف مطلق نہین رکھتے اُنھین لوگون کے واسطے

عذاب و عقاب ہی اور اپنے خلیفون اور بادشاہون کا جو تم ذکر کرتے ہو کہ یے پیغمبرون کے وارث ہین اُنکے اوصاف ذمیمہ ظاہر ہین کہ یے بھی طریق نبوی چھوڑ کر پیغمبرون کی اولاد کو قتل کرتے ہین ہمیشہ شراب پیتے اور خدا کے بندون سے اپنی خدمت لیتے ہین سب آدمیون سے اپنے تئین بہتر جانتے ہین دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہین جب کہ ان مین کوئی شخص حاکم ہوتا ہی جسنے کہ قدیم سے انکے جد و آبا کی خدمت کی ہی اُسیکو پہلے قید کرتے ہین حق خدمت اُسکا بالکل دل سے بھلا دیتے ہین اپنے عزیزون اور بھائیون کو طمع دنیا کے واسطے مار ڈالتے ہین یہہ خصلت بزرگون کی نہین ہی ان بادشاہون اور امیرون پر فخر کرنا تمھارے واسطے ضرر ہی اور پھر دعوی ملکیت کا بغیر دلیل اور حجت کے سراسر مکر و غدر *

* دیمک کے احوال مین *

جس گھڑی طوطا اس کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے جن اور انس کی جماعت کی طرف دیکھکر کہا کہ دیمک باجود اسکے کہ ہاتھہ پاون کچھہ نہین رکھتی مٹی کیونکر اٹھاتی اور اپنے بدن پر مکان اپنا محراب دار بناتی ہی اسکا احوال ہمسے بیان کرو

عبرانیون کی جماعت سے ایک شخص نے کہا کہ اس کیڑے
کو جن مٹی اٹھا دیتے ہین اسواسطے کہ اسنے انسے یہ احسان
کیا تھا کہ حضرت سلیمان کا عصا کھا لیا وے گر پڑے جنون نے جانا
اُنھون نے وفات پائی وہانسے بھاگے اور محنت و عذاب سے
انکو مخلصی ہوئی بادشاہ نے جنون کے عالمون سے پوچھا کہ یہ
شخص جو کہتا ہی تم بھی کچھ اس بات سے واقف ہو سب
نے کہا ہم کیون کر کہین کہ جنات مٹی اور پانی اسکو اٹھا کر
دیتے ہین اسواسطے کہ اگر جنون سے اسنے یہی سلوک کیا تھا
جو کہ اس شخص نے بیان کیا تو اب بھی وے اس محنت و
مشقت مین گرفتار ہین مخلصی نہوئی کیونکہ حضرت سلیمان بھی
انسے مٹی پانی اٹھوا کر مکانات بنواتے تھے اور کسی طور کی
تکلیف انکو نہین دیتے تھے حکیم یونانی نے بادشاہ سے کہا ایک
وجہ اسکی مجھکو معلوم ہی بادشاہ نے کہا بیان کر اسنے کہا کہ
دیمک کی خلقت عجیب و غریب ہی طبیعت اسکی نہایت
بارد تمام بدن مین تخلخل اور مسام ہمیشہ کھلے رہتے ہین ہوا جو اندر
جسم کے جاتی ہی کثرت برودت سے منجمد ہو کر پانی ہو جاتی
ہی ظاہر بدن پر وہی ٹپکتا ہی اور غبار جو اسکے بدن پر پڑتا ہی

میاں ہوکر جم جاتا ہی اسکو یہہ جمع کرکے اپنے بدن پر پناہ کے
واسطے مکان بناتی ہی کہ ہر ایک آفت سے محفوظ رہے اؤر
وہ ہو نتھہ بھی اسکے نہایت تیز ہوتے ہیں کہ انسے پھل پتے
لکڑی کاٹتی ہی اؤر اینٹ پتھر مین سوراخ کرتی ہی بادشاہ نے
مالخ سے کہا کہ دیمک کپڑونکی قسم سے ہی اؤر تو کپڑون کا دوکیاں
ہی تو بتا کہ یہہ حکیم یونانی کیا کہتا ہی مالخ نے کہا یہہ سچ کہتا ہی مگر
تمام وصف اسکا نہ بیان کیا کچھ باقی رہ گیا بادشاہ نے کہا تو اسے
تمام کر اسنے کہا اللہ تعالی نے جبکہ تمام حیوانات کو پیدا کیا اؤر
ہر ایک کو اپنی نعمتین عطا کین حکمت و عدل سے سبکو برابر رکھا
بعضون کو جسم اؤر دلیل دونوں برا اؤر بھاری بخشا مگر نفس
انکا نہایت ذلیل و خراب کیا اؤر بعضون کو جسم چھوٹا اؤر
ضعیف دیا لیکن نفس انکا نہایت عالم و عاقل کیا زیادتی اؤر کمی
ادھر اُدھر کی برابر ہوگئی چنانچہ ہاتھی باوجود بڑے جسم
کے اتنا ذلیل النفس ہی کہ ایک لڑکے کا تابع ہو جاتا ہی کاندھے پر
چڑھ کر جدھر چاہے لیجاوے اونٹ باوصف اسکے
کہ گردن اؤر جسم نہایت طول طویل ہی مگر احمق اتنا ہی
کہ جسنے مہار پکڑ لی اسکے پیچھے چلا جاتا ہی اگر چوہا بھی چاہے تو

اسکو لئے پھرے اور بچھو اگرچہ جسم مین چھوٹا ہی پر
جس وقت ہاتھی کو ڈنک مارتا ہی تو اسکو بھی ہلاک کرتا ہی
اسی طرح یہہ کیڑا جسے دیمک کہتے ہین اگرچہ جسم مین بہت
چھوٹا اور کم زور ہی مگر نہایت قوی النفس ہی غرض جتنے
کیڑے کہ جسم مین چھوٹے ہین وے سب عاقل اور ہوشیار
ہوتے ہین بادشاہ نے پوچھا اسکا کیا سبب کہ بڑے جسم
والے احمق اور چھوٹے جسم کے عاقل ہوتے ہین اسمین کیا
حکمت الٰہی ہی کہا خالق نے جب کہ اپنی قدرت کاملہ سے
معلوم کیا کہ جن حیوانون کے جسم بڑے ہین وے رنج اور
مشقت کے قابل ہین پس اگر انکو نفس قوی عطا کرتا
ہرگز کسیکے تابع نہوتے اور چھوٹے جسم والے اگر عاقل و عالم
نہوتے تو ہمیشہ رنج اور تکلیف مین رہتے اسیواسطے اُنکو نفس
ذلیل اور انکو نفس عاقل عطا کیا بادشاہ نے کہا اسکو مفصل بیان
کر اسنے کہا ہر ایک صنعت مین خوبی یہہ ہی کہ صانع کی صنعت
کسی پر معلوم نہو کہ کس طرح بناتا ہی جسطرح مکھی بغیر مسطر
اور پرگار کے اپنے گھر مین انواع و اقسام کے زاوئے اور
دایرے بناتی ہی کچھ دریافت نہین ہوتا کہ کیونکر بناتی اور یہہ

موم و شہد کہان سے لاتی ہی اگر جسم اسکا بڑا ہوتا تو
یہہ صنعت اسکی ظاہر ہوجاتی اسیطرح ریشم کے کپڑے
کو اُنکا بھی تنّا بنّا کسی کو معلوم نہین ہوتا یہی حال دیمک کا ہی کہ
اسکے مکان بنانے کی حقیقت کچھ نہین کھلتی یہہ نہین دریافت ہوتا
کہ کسطرح مٹی اُٹھاتی اوٗر بناتی ہی حکماء فلاسفی اسکے منکر ہین کہ
وجود عالم کا بغیر ہیولا کے ممکن ہی اللہ تعالی نے مکھی کی صنعت
کو اسپر دلیل کیا ہی کیونکہ وہ بغیر ہیولا کے موم کے گھر بناتی
اوٗر شہد سے قوت اپنا جمع کرتی ہی اگر انکو یہہ گمان ہی کہ وہ
پھول اوٗر پتے سے اسکو جمع کرتی ہی یے بھی اسکو جمع کر کے کچھ
بنانے کیون نہین اوٗر اگر پانی اوٗر ہوا کے درمیان سے جمع کرتی
ہی اگر آپ بصارت رکھتے ہین اسکو دیکھتے کیون نہین کہ
کسطرح جمع کرتی اوٗر گھر اپنا بناتی ہی اسی طرح ظالم بادشاہون کے
واسطے کہ بغی اوٗر گمراہ ہین اُسکی نعمت کا شکر نہین کرتے چھوٹے
جسم کے حیوانون کو اپنی قدرت و صنعت پر دلیل کیا ہی
چنانچہ نمرود کو پشے نے قتل کیا باوجود اسکے کہ سب حشرات
الارض مین چھوٹا ہی اوٗر فرعون نے جسوقت گمراہی اختیار کی
اوٗر حضرت موسی سے بغی ہوگیا اللہ تعالی نے فوج مکھی کی .. بھیجی

کہ انھون نے جاکر اسکو زیر و زبر کیا اسیطرح اللہ تعالی نے جب
حضرت سلیمان کو سلطنت و نبوت بخشی اور تمام جن و انس کو
انکے تابع کیا اکثر گمراہون کو انکے مرتبۂ نبوت مین شک ہوا کہ
انھون نے یہہ سلطنت مکر و حیلہ کے سے بہم پہچائی ہی ہر چند کہ
وے کہتے تھے کہ مجھکو اللہ تعالی نے اپنے فضل و احسان سے یہہ
مرتبہ بخشا ہی تسپر بھی انکے دل سے شک نہ گیا یہان تک کہ
اللہ تعالی نے اسی دیمک کو بھیجا اُسنے آکر حضرت سلیمان کا عصا
کھا لیا ہے تو محراب مین گر پڑے مگر کسی جن و انس کو یہہ طاقت
نہوئی کہ اُنپر جرات کر سکے یہہ قدرت اللہ تعالی کی گمراہون کے
واسطے نصیحت ہی کہ اپنے دیل دول اور دبدبے پر فخر
کرتے ہین ہر چند کہ سب صنعتین اور قدرتین اسکی دیکھتے ہین
تسپر بھی عبرت نہین پکڑتے ان بادشاہون کے سبب جو
ہمارے ادنی کیڑون سے عاجز ہین اپنا فخر کرتے ہین اور صدف
کہ جس مین موتی پیدا ہوتا ہی سب دریائی جانورون سے جسم
مین چھوتی اور ضعیف ہی مگر علم و دانائی مین سب سے دانا
اور ہوشیار ہی قعر دریا مین اپنا قوت و رزق پیدا کر کے
دیتھی ہی پانی برسنے کے دن تہ کے اندر سے نکل کر پانی کے

اوپر سے بہری ہی دو کان اسکے نہایت بڑے ہوے ہین انکو کھول دیتی ہی جس وقت مینہہ کا پانی اسکے اندر جاتا ہی فی الفور بند کر لیتی ہی کہ دریاے شور کا پانی اسمین نہ ملنے پاوے بعد اسکے پھر دریا کی تہ مین چلی جاتی ہی مدت تک ان دو سیپیون کو بند رکھتی ہی یہان تک کہ وہ پانی پختہ ہو کر موتی ہو جاتا ہی بھلا ایسا علم کسی انسان مین کا ہیکو ہی خدا نے انسانون کے دلون مین دیبا اوٗر حریر و ابریشم کی محبت بہت دی ہی سو وہ ان چھوٹے کیڑونکے لعاب سے ہوتے ہین کھانے مین شہد زیادہ لذیذ جانتے ہین سو وہ مکھی سے پیدا ہوتا ہی. مجلسون مین موم کی بتیان روشن کرتے ہین وہ بھی اسیکی بدوٗلت ہی. بہتر سے بہتر انکی زینت کے واسطے موتی ہی سو اس چھوٹے کیڑے کی حکمت سے پیدا ہوتا ہی. جسکا مین نے ابھی مذکور کیا اللہ تعالی نے ان کیڑون سے ایسی نفیس چیزین اسواسطے پیدا کی ہین کہ یے آدمی انکو دیکھکر اسکی صنعت و قدرت کا اقرار کرین باوجود اسکے کہ سب قدرتین اوٗر صنعتین دیکھتے ہین تسپر غافل ہین گمراہی اوٗر کفر مین اوقات ضایع کرتے ہین اسکی نعمت کا شکر نہین کرتے غریب اوٗر عاجز بندون پر

اسکی جبر اور ظلم کرتے ہین جسوقت ملخ اس کلام سے فارغ
ہوا بادشاہ نے انسانون سے کہا اب کچھ اور بھی تمکو کہنا باقی ہی
انھون نے کہا ابھی بہت فضیلتین ہم مین باقی ہین جنسے ثابت
ہوتا ہی کہ ہم مالک اور یہ ہمارے غلام ہین بادشاہ نے کہا
انہین بیان کرو اُن مین سے ایک آدمی نے کہا صورتین ہماری
واحد ہین اور انکی صورتین شکلین مختلف اِسّے معلوم ہوا کہ
ہم مالک یے غلام ہین اسواسطے کہ ریاست و مالکیت کے
واسطے وحدت مناسب ہی اور کثرت کو عبودیت سے
مشابہت ہی بادشاہ نے حیوانون سے کہا تم اُسکا کیا جواب
دیتے ہو سب حیوانون نے ایک گھڑی متفکر ہو کر سر جھکا لیا
بعد ایک دم کے ہزار داستان طایرون کے وکیل نے کہا یہہ
آدمی سچ کہتا ہی لیکن اگرچہ صورتین حیوانون کی مختلف ہین
پر نفوس سبکے متحد ہین اور انسانون کی صورتین گو کہ واحد
ہین مگر نفوس اُنکے جدے جدے ہین بادشاہ نے کہا اسپر دلیل
کیا ہی کہا اختلاف دین اور مذہب کا اسپر دلالت کرتا ہی
کیونکہ اُن مین ہزارون ہی فرقے ہین یہود نصاری مجوس
مشرک کافر بت پرست آتش پرست اختر پرست اسکے سوا

ایک دین مین بہت سے طریقے ہوتے ہین جسطرح اگلے
حکما مین سب کی رائین جدی جدی تھین چنانچہ یہودیون مین
سامری عبالی جالوتی نصرانیون مین نسطوری یعقوبی ملکائی
مجوسیون مین ازتشتی زروانی خرمی مزکی بہرامی مانوی
مسلمانون مین شیعہ سنی خارجی رافضی ناصبی مرجی قدری
جہمی معتزلی اشعری وغیرہ کتنے ہی فرقے ہوتے ہین کہ سب کے
دین و مذہب مختلف ایک دوسرے کو کافر جانتا اور لعنت
کرتا ہی اور ہم سب اختلاف سے بری ہین مذہب و اعتقاد
ہمارا واحد ہی غرض سب حیوان موحد اور مومن ہین شرک
و نفاق اور فسق و فجور نہین جانتے اُسکی قدرت اور
وحدانیت مین اصلا شک و شبہہ نہین کرتے خالق و رازق برحق
جانتے ہین اُسیکو رات دن یاد کرتے اور تسبیح و تکبیر مین
مشغول رہتے ہین مگر یہ آدمی ہماری تسبیح سے واقف
نہین ہین فارس کے رہنے والے نے کہا کہ ہم بھی خدا کو خالق و
رازق اور واحد لاشریک جانتے ہین بادشاہ نے پوچھا پھر
تمھارے دین اور مذہب مین اتنا اختلاف کیون ہی اسنے کہا
دین و مذہب راہ اور وسیلہ ہی کہ جس سے مقصود حاصل ہو

اور مقصود و مطلوب سب کا ایک ہی ہی کسی راستے سے
پہنچین جس طرف جاوین خدا ہی کی طرف رجوع کرتے ہین بادشاہ
نے پوچھا اگر سب کا قصد یہی ہی کہ خدا کی طرف پہنچین پھر
ایک دوسرے کو کیون قتل کرتا ہی اسنے کہا دین کے واسطے
نہین کیونکہ دین مین کچھ کراہیت نہین ہی بلکہ ملک کے واسطے
کہ یہہ سنت دین ہی بادشاہ نے کہا اسے مفصل بیان کر اُسنے کہا
ملک اور دین دونون توام ہین کہ ایک بدون دوسرے کے
نہین رہسکتا مگر دین مقدم اور ملک موخر ہی ملک کے واسطے
دین ضرور ہی کہ سب آدمی دیانت دار ہووین اور دین کے
واسطے ایک بادشاہ چاہیے کہ خلق مین بحکومت احکام دین
کے جاری کرے اسیواسطے بعضے اہل دین بعضون کو ملک
اور ریاست کے واسطے قتل کرتے ہین ہر ایک اہل دین
یہی چاہتا ہی کہ سب آدمی ہمارا ہی مذہب و دین اور احکام
شریعت کے اختیار کرین اگر بادشاہ متوجہ ہوکر سنے تو مین ایک
دلیل واضح اُسپر بیان کرون فرمایا بیان کر اُسنے کہا قتل کرنا نفس
کا جمیع دین و مذہب مین سنت ہی اور نفس کا قتل کرنا یہہ ہی
کہ طالب دین اپنے تئین قتل کرے اور ملک کا طریقہ یہہ ہی کہ

ملک کسی کے دوسرے طالب کو قتل کرے بادشاہ نے کہا ملک کی طلب کے واسطے بادشاہون کا قتل کرنا ظاہر ہی مگر طالب دین اپنے نفس کو کیونکر قتل کرتے ہین اِسے بیان کر اسنے کہا دین اسلام مین بھی یہہ امر ظاہر تر ہی چنانچہ اسد تعالیٰ فرماتا ہی * اِنَّ اللهَ اشْتَرىٰ مِنَ الْمُؤمِنِينَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ * حاصل یہہ ہی کہ اسد تعالیٰ نے مومنون سے نفس و مال اُنکا مول لیکر اُنکے واسطے جنت مقرر کی ہی کہ خدا کی راہ پر قتل کرتے ہین اوٗر آپ قتل ہوجاتے ہین اسکے سوا اوٗر بھی بہت سی آیتین اِس مقدمے پر ناطق ہین اوٗر ایک مقام پر موافق حکم توریت کے یہہ فرمایا ہی * فَتُوبُوا اِلىٰ بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ * یعنی اگر خدا کی طرف رجوع کرتے ہو تو اپنے تئین قتل کرو کہ یہہ خدا کے نزدیک بہتر ہی اوٗر حضرت عیسیٰ نے جس وقت کہا راہ خدا مین کون ہمارا مددگار ہی سب دوستون نے کہا کہ ہم راہ خدا مین مددگار ہین اُس وقت حضرت عیسیٰ نے فرمایا اگر ہماری مدد کیا چاہتے ہو تو موت اوٗر دار کے واسطے مستعد ہو کہ ہمارے ساتھہ آسمان پر چلکر اپنے بھائیونکے قریب رہوگے

اور اگر ہماری مدد نکروگے تو ہمارے گروہ نے تم نہین ہو آخروے سب خدا کی راہ پر قتل ہوگئے اور حضرت عیسیٰ کے دین سے نہ پھرے اسیطرح اہل ہند برہمن وغیرہ اپنے تئین قتل کرتے ہین اور جیتے جی طالب دین کے واسطے جل جاتے ہین اعتقاد اُنکا یہہ ہی کہ سب عبادتون مین یہی خدا کے نزدیک بہتر ہی کہ توبہ کرنے والا اپنے تئین قتل کرے اور بدن کو جلا دیوے کہ سب گناہ اِسے عفو ہو جاتے ہین اسیطرح اہل دیانت کے عالم اپنے نفس کو حرص و شہوت سے باز رکھ کر عبادت کا بوجھ اٹھاتے ہین یہانتک اپنے نفس کو ذلیل کرتے ہین کہ دنیا کی حرص و ہوس کچھ باقی نہین رہتی غرض اسیطور پر سب اہل دین اپنے نفس کو قتل کرتے ہین اور اُسکو عبادت عظیم جانتے ہین کہ اسکے سبب آتش دوزخ سے نجات پاکر بہشت مین پہنچتے ہین مگر ہر ایک دین و مذہب مین نیک اور بد ہوتے ہین لیکن سب بدون مین وہ شخص نہایت بد ہی کہ روز قیامت کا مقر اور ثواب حسنات کا امیدوار نہووے اور گناہونکی مکافات سے خوف نکرے اُسکی وحدانیت کا مقر نہووے کیونکہ رجوع سبکی اسیکی طرف ہی

انسان فارسی نے جسوقت یہہ احوال بیان کرکے سکوت کیا ہندی نے کہا کہ بنی آدم حیوانون سے عدد اجناس اور انواع اور اشخاص مین بہت زیادہ ہین اسواسطے کہ تمام ربع مسکون مین انیس ہزار شہر ہین کہ انواع و اقسام کی خلقت ان مین رہتی ہی چنانچہ چین ہند سند حجاز یمن حبش نجد مصر اسکندریہ قیروان اندلس قسطنطنیہ آذربیجان ارمن شام یونان عراق بدخشان جرجان جیلان نیشاپور کرمان کابل ملتان خراسان ماوراءالنہر خوارزم فرغانہ وغیرہ ہزارون شہر و بلاد ہین کہ جن کا شمار نہین ہو سکتا ان شہرون کے سوا جنگلون پہارون اور جزیرون مین بھی ہزارون آدمی استقامت اور سکونت رکھتے ہین ہر ایک کی زبان رنگ اخلاق طبیعت مذہب صنعت مختلف ہی اللہ تعالی سبکو رزق پہنچاتا اور اپنی حفاظت مین رکھتا ہی یہہ کثرت عدد اور اختلاف احوال اور انواع و اقسام کے مقاصد و مطالب اسپر دلالت کرتے ہین کہ انسان اپنی غیر جنس سے بہتر ہین انکے سوا جو اور حیوانات کی خلقت ہی اسپر فوقیت رکھتے ہین لہذا اس سے یہہ معلوم ہوا کہ انسان مالک اور سب حیوان انکے غلام ہین انکے

سوا اوٗر بھی فضیلتین ہم مین ہین کہ جنکی شرح نہایت طول طویل
ہی سیندک نے بادشاہ سے کہا کہ اِس آدمی نے انسانون کی کثرت
بیان کی اوٗر اسپر فخر کرتا ہی اگر دریائی جانورون کو دیکھے
اوٗر اُنکی انواع و اقسام کی شکلین اوٗر صورتین مشاہدہ کرے
تو اُسکے نزدیک انسان بہت کم معلوم ہووین اوٗر شہر و بلاد
جو بیان کئے وے بھی کمتر نظر آوین کیونکہ تمام ربع مسکون مین
پندرہ دریا بڑے ہین دریاء روم دریاء جرجان دریاء گیلان
دریاء قلزم دریاء فارس دریاء ہند دریاء سند دریاء چین دریاء
یاجوج دریاء اخضر دریاء عربی دریاء شمال دریاء حبش دریاء
جنوب دریاء شرقی اوٗر پانسو دریا چھوٹے اوٗر دو سی بڑے ہین
مثل جیحون و دجلہ اوٗر فرات و نیل وغیرہ کے کہ ہر ایک کا طول
سوکوس سے لیکر ہزار کوس تلک ہی باقی اوٗر جنگل بیابان مین جو
چھوٹے بڑے نالے ندی تالاب حوض وغیرہ ہین انکا شمار نہین ہو سکتا
اوٗر اُنمین مچھلی کچھوے نہنگ سوس گھڑیال وغیرہ ہزارون
قسم کے دریائی جانور رہتے ہین جنکو سواے اللہ تعالی کے کوئی نہین
جانتا اوٗر شمار نہین کر سکتا ہی بعضے کہتے ہین دریائی جانورون کی
سات سی جنس ہین سواے انواع و اشخاص کے اوٗر خشکی کے

رہنے والے وحوش و درند و بہایم وغیرہ کی بادسو جنس ہین سواے انواع و اشنجا کے اوٗر یے سب خدا کے بندے اوٗر مملوک ہین کہ اُسنے سبکو اپنی قدرت سے پیدا کیا اوٗر رزق دیا اوٗر ہمیشہ ہر ایک بلا سے محفوظ رکھتا ہی کوئی امر انکا اسے چھپا نہین ہی اگر یہہ انسان تامل کرکے حیوانات کے گروہ کو دریافت کرے تو ظاہر ہو کہ انسانون کی کثرت و جمعیت اُسپر نہین دلالت کرتی کہ وے مالک اوٗر حیوان غلام ہین *

* عالم ارواح کے بیان مین *

مین نے کہ جس گھڑی اِس کلام سے فارغ ہوا جن کے ایک حکیم نے کہا ای انسانون اوٗر حیوانون گروہ کثرت خلایق کی معرفت سے تم غافل ہو وے لوگ جو روحانی اوٗر نورانی ہین کہ جسم سے کچھ علاقہ نہین رکھتے اُنکو نہین جانتے ہو اوٗر وے ارواح مجرد ہ اوٗر نفوس بسیطہ ہین کہ طبقات افلاک پر رہتے ہین بعضے اُنہین سے کہ گروہ ملایکہ ہین وے کرہٗ افلاک پر متعین ہین اوٗر بعضے کہ کرہٗ زمہریر کی وسعت مین رہتے ہین وے جنات اوٗر گروہ شیاطین ہین پس اگر تم اِس خلایق کی کثرت کو دریافت کرو تو معلوم ہو کہ انسان اوٗر حیوان اُنکے مقابلے مین کچھ وجود نہین رکھتے اسواسطے کہ کرہٗ زمہریر کی وسعت دریا اوٗر خشکی سے دہ چند ہی اوٗر کرہٗ

سے دعوی کا صدق ظاہر ہوا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ ان مین
ایک جماعت ایسی ہی کہ وے مقرب الہی ہین اور انکے
واسطے اوصاف حمیدہ صفات پسندیدہ اخلاق جمیلہ
ملکیہ سیرتین عادل قدسیہ احوال عجیبہ غریبہ ہی کہ زبان
اونکی بیان سے قاصر ہی عقل اونکی کنہ صفات مین عاجز ہی
تمام واعظ اور خطیب ہمیشہ مدت العمر انکے وصف کے بیان
مین پیروی کرتے ہین پر قرار واقعی انکی کنہ معارف کو نہین
پہنچتے اب بادشاہ عادل ان غریب انسانون کے حق مین کہ
حیوانات جنکے غلام ہین کیا حکم کرتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ سب
حیوانات انسانون کے تابع اور زیر حکم رہین اور انکی فرمان
برداری سے تجاوز نکرین حیوانون نے بھی قبول کیا اور راضی
ہو کر سب نے بحفظ و امان وہان سے مراجعت کی

* تمام شد رسالہ اخوان الصفا *

* خاتمہ الطبع *

مخفی ضمیر منیر شایقان قمر منزلت و مشتریان مشتری مرتبت
کے نرہے کہ یہہ قصہ اخوان الصفا اول زبان عربی سے فارسی مین
ترجمہ ہوا تھا * پھر مولوی اکرام علی صاحب نے اُردو زبان مین

ترجمہ کیا اس مین بیان ادمار و حیوان کے مباحثے کا ہی رو برو
بادشاہ جنون کے عبارت اسکی نہایت سلیس مرغوب خاطر
خاص و عام ہی پند و نصیحت سے بھرا ہوا ہر ایک مقام ہی
واسطے چند بار قالب طبع مین آیا جسنے اُسکو پڑھا لطف
ظ اتھایا اب جو بندۂ پر گناہ محمد فیض اللہ نے دیکھا کہ خواہان
سکے بے حساب ہین اور یہہ نسخہ بہت کم یاب لہذا اپنے
ی چھاپے خانے مین کہ واقع مچھوا بازار ہی بہ تصحیح حافظ اکرام
د صاحب متخلص بضیغم کے سنہ ۱۲۶۸ ہجری مین روح بخش قالب
کیا اغلب ہی کہ مطبوع طبع شایقان حکایات نادرات کے ہو *

	۱۵	پانتھو	پانتھوں
	۱	اُن لو	اُن کو
	۱۴	جنون کی	حیوانون کے
	۸	کشی	کسی
۵۷	۱۰	دلری	دلیری
۸۰	۴	مچھرون	مچھرون
۸۲	۶	چوتھیا	چوتھا